سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2009

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2009

(جمعرات 25، جمعتہ المبارک 26، ہفتہ 27، سوموار 29، منگل 30۔ جون اور بدھ یکم جولائی
2009)

(یوم الخمیس یکم، یوم الجمع 2، یوم السبت 3، یوم الاثنین 5، یوم الثلاثہ 6، یوم الاربعاء 7-رجب 1430ھ)

پندرھویں اسمبلی: تیرھواں اجلاس

جلد13 (حصہ دوم) : شمارہ جات 8تا13

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

تیرہواں اجلاس

جمعرات، 25-جون2009

جلد 13 : شمارہ 8

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1-	ایجنڈا ------------	753
2-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	761
3-	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	762
	پوائنٹ آف آرڈر	
4-	صدر تھانہ جڑانوالہ میں جھوٹے مقدمہ میں گرفتار شخص کی پولیس کے ہاتھوں ہلاکت ------------	763
5-	علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور کے ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر یاور سعید کو ترقی دے کر لیور ٹرانس پلانٹیشن یونٹ کا سربراہ بنانے کا مطالبہ ------------	766

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک استحقاق	
6-	ایس ایچ او شاہدرہ لاہور کا بھاری نفری کے ہمراہ معزز رکن کے گھر پر بلا جواز ریڈ ------------	768
7-	ڈی پی او شیخوپورہ کا معزز پارلیمنٹیرین کے خلاف نازیبا الفاظ کا استعمال ------------	770
	تحاریک التوائے کار	
8-	منڈی احمد آباد (اوکاڑہ) میں سب انسپکٹر کا گھر میں بلا اجازت داخل ہو کر اہل خانہ کو تشدد کا نشانہ بنانا ------------	774
9-	مغلپورہ اور باغبانپورہ لاہور (واساسب ڈویژن) میں واٹر سپلائی اور سیوریج کے مسائل سے عوام الناس کو پریشانی کا سامنا ------------	776
10-	سابق معزز رکن اسمبلی و ضلعی صدر مسلم لیگ (ن) وہاڑی ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈوگر کے قتل کے ملزمان کو گرفتار کرنے کا مطالبہ ------------	777
11-	اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے طلباء کے پُرامن احتجاج پر لاٹھی چارج ------------	779
12-	پراپرٹی ٹیکس کے عملہ اور افسران کی ملی بھگت سے پراپرٹی	

	کی غلط تشخیص سے مالکان کو مالی پریشانی کا سامنا	781
13۔	محکمہ خزانہ کا فنڈز کے اجراء پر اپنی غلطی کی درستی نہ کرنے سے سکولوں کی اپ گریڈیشن نہ ہونے کی وجہ سے مقامی طلباء وطالبات کو داخلہ میں پریشانی کا سامنا	784
	پوائنٹ آف آرڈر	
14۔	صدر مملکت کی زیر صدارت ارسا کی میٹنگ میں پنجاب کے نہری پانی میں کمی کا فیصلہ	787
	سرکاری کارروائی	
	عام بحث	
15۔	سالانہ بجٹ برائے سال 10-2009 کے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری (۔۔۔جاری)	799

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

جمعتہ المبارک، 26۔جون 2009

جلد 13 : شمارہ 9

16۔	ایجنڈا	869
17۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	871
18۔	نعت رسول مقبولﷺ	872
	پوائنٹ آف آرڈر	
19۔	سابق امیر جماعت اسلامی میاں طفیل محمد (مرحوم) اور رہنما پیپلز پارٹی جناب ظاہر حسن ڈار کی اہلیہ کے لئے دعائے مغفرت	873
20۔	کورم کی نشاندہی	874
	تحاریک استحقاق	

21۔ منڈی احمد آباد (اوکاڑہ) میں سب انسپکٹر کا گھر میں بلا اجازت داخل ہو کر اہل خانہ کو تشدد کا نشانہ بنانا (۔۔۔جاری) ------------ 875

22۔ ڈی پی او شیخوپورہ کا معزز پارلیمنٹیرین کے خلاف نازیبا الفاظ کا استعمال (۔۔۔جاری) ------------ 877

پوائنٹ آف آرڈر

23۔ صدر مملکت کی زیر صدارت ارسا کی میٹنگ میں پنجاب کے نہری پانی میں کمی کا فیصلہ (۔۔۔جاری) ------------ 889

رپورٹیں (توسیع)

24۔ مسودہ قانون (ترمیم) بنک آف پنجاب مصدرہ 2009 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے فنانس کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------ 900

25۔ نشان زدہ سوال نمبر 334 پیش کردہ سید حسن مرتضیٰ کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------ 901

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

26۔ مجلس استحقاقات کی رپورٹیں بابت سال 09-2008 ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------ 902

27۔ مسودہ قانون (ترمیم) امتناع پرائیویٹ منی لینڈنگ مصدرہ 2007 کے بارے میں سپیشل کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------ 902

قرار دادیں

28۔ ڈاکٹر مسرت حسن ایم پی اے W-345 کو سٹینڈنگ کمیٹی برائے ہیلتھ کی بجائے لائبریری اور محترمہ ساجدہ میر ایم پی اے W-336 کو لائبریری کمیٹی کی بجائے سٹینڈنگ کمیٹی برائے ہیلتھ کا رکن قرار دینا ------------ 903

29۔ قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک ------------ 904

30۔ سابق امیر جماعت اسلامی میاں طفیل محمد (مرحوم)
کو خراج تحسین پیش کیا جانا ---------- 905

سرکاری کارروائی

مسودات قانون (جو ایوان میں پیش کئے گئے)

31۔ مسودہ قانون مالیات پنجاب مصدرہ 2009 ---------- 907
32۔ منظور شدہ اخراجات کا گوشوارہ برائے سال 10-2009 ---------- 909
33۔ آرڈیننس (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں مجریہ 2009 ---------- 909
34۔ آرڈیننس (ترمیم) رجسٹریشن سوسائٹیز مجریہ 2009 ---------- 910
35۔ مسودہ قانون واہ یونیورسٹی مصدرہ 2009 ---------- 910

رپورٹ (جو ایوان میں پیش ہوئی)

36۔ پنجاب کے میڈیکل اینڈ ہیلتھ انسٹی ٹیوشنز کی سالانہ کارکردگی کی رپورٹیں
برائے سال 08-2007 ---------- 911

نمبر شمار | مندرجات | صفحہ نمبر

ہفتہ، 27۔جون 2009

جلد 13 : شمارہ 10

37۔ ایجنڈا ---------- 913
38۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ---------- 915
39۔ نعت رسول مقبول ﷺ ---------- 916

پوائنٹ آف آرڈر

40- پنجاب ہاؤس اسلام آباد میں معزز اراکین اسمبلی کو کمروں کی الاٹمنٹ میں مشکلات کا سامنا ------------ 917

41- کیمپ جیل لاہور کے عملہ کی کرپشن میں انتہا ------------ 918

تحاریک استحقاق

42- حکومت پنجاب اور پرائیویٹ کمپنی کا فیصل آباد تا لاہور سڑک کی تعمیر کے معاہدہ کو خفیہ رکھنا اور اسمبلی کو قانون سازی سے روکنا(---جاری) ------------ 923

43- ایس ایچ او شاہدرہ لاہور کا بھاری نفری کے ہمراہ معزز رکن کے گھر پر بلا جواز ریڈ ------------ 924

پوائنٹ آف آرڈر

44- صدر مملکت کی زیر صدارت ''ارسا'' کی میٹنگ میں پنجاب کے نہری پانی میں کمی کا فیصلہ (---جاری) ------------ 925

سرکاری کارروائی

عام بحث

45- ضمنی بجٹ برائے سال 09-2008 پر عام بحث ------------ 936

پوائنٹ آف آرڈر

46- اٹک کے کالا چٹا رینج (Range) میں آگ لگنے اور لکڑی چوری سے محکمہ کو کروڑوں روپے کا نقصان (---جاری) ------------ 941

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
47-	ضمنی بجٹ برائے سال 09-2008 پر عام بحث (---جاری) ------------	946

سوموار، 29- جون 2009

جلد 13 : شمارہ 11

48۔	ایجنڈا ------------	1065
49۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	1071
50۔	نعت رسول مقبولﷺ ------------	1072
	پوائنٹ آف آرڈر	
51۔	شیخوپورہ روڈ کوٹ عبدالمالک میں ٹرک ڈرائیور کا قتل ------------	1073
52۔	اٹک کے جنگل کالا چٹا رینج میں لکڑی چوری سے محکمہ کو کروڑوں روپے کا نقصان (۔۔۔جاری) ------------	1080
	تحاریک استحقاق	
53۔	ایکسیئن واپڈا ٹاؤن شپ لاہور کا خاتون رکن اسمبلی کو گھریلو میٹر کاٹنے کی دھمکیاں ------------	1115
	تحاریک التوائے کار	
54۔	جعلی عاملوں کے شہر میں ڈیرے، انتظامیہ کی ملی بھگت سے لوٹ مار ------------	1120
55۔	بہاولنگر میں مشکوک اشخاص کا کلرک کو ہراساں کرنے پر ڈی سی او آفس کے عملے کا احتجاج ------------	1121
56۔	فیصل آباد پولیس کی ملی بھگت سے اغوا برائے تاوان کی وارداتوں میں اضافہ سے شہریوں میں خوف وہراس ------------	1123
57۔	مغلپورہ اور باغبانپورہ (واساسب ڈویژن) میں واٹر سپلائی اور سیوریج کے مسائل سے عوام الناس کو پریشانی کا سامنا (۔۔۔جاری) ------------	1126

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹ (توسیع)	
58۔	ڈاکٹر اسد معظم ایم پی اے، پی پی۔67 کی رہائش گاہ پر ہونے والے	

	واقعہ کے بارے میں سپیشل کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	1131
	سرکاری کارروائی	
59۔	ضمنی بجٹ بابت سال 2008-09 کے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری	1132
60۔	منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ برائے سال 2008-09 کا ایوان میں پیش کیا جانا	1166

منگل، 30۔جون 2009

جلد 13 : شمارہ 12

61۔	ایجنڈا	1169
62۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	1173
63۔	نعت رسول مقبولﷺ	1174
	سوالات (محکمہ امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ)	
64۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	1175
65۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	1221
	پوائنٹ آف آرڈر	
66۔	حلقہ پی پی۔165 شیخوپورہ میں لائیو سٹاک کے فارمز کے بارے میں سوال کے غلط جواب کی فراہمی	1230
67۔	قواعد انضباط کار اور قواعد انصرام کار صوبائی اسمبلی پنجاب میں ترمیم کا مطالبہ	1235
	تحاریک استحقاق	
68۔	ایس ایچ او تھانہ شاہدرہ لاہور کا خاتون رکن اسمبلی کے ساتھ نامناسب رویہ	1248

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
69۔	پنجاب ہاؤس اسلام آباد کے کمپٹرولر کا معزز رکن اسمبلی کے ساتھ ہتک آمیز رویہ ------------	1249
	تحاریک التوائے کار	
70۔	چنیوٹ کے لئے ترقیاتی منصوبوں کی وزیر اعلیٰ اور اے ڈی پی کی منظوری کے باوجود مکمل نہ ہونے سے عوام الناس کو پریشانی کا سامنا------------	1254
71۔	ملٹی نیشنل کمپنیوں کے تیار کردہ شیمپو اور کریموں میں استعمال ہونے والے کیمیکل ایس ایل ایس سے جلدی امراض میں اضافے کا خدشہ ------------	1257
72۔	قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 87 کے تحت تحریک التوائے کار پر بحث کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کرنے کی تحریک ------------	1265

بدھ، یکم جولائی 2009

جلد 13 : شمارہ 13

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
73۔	ایجنڈا ------------	1283
74۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	1285
75۔	نعت رسول مقبولﷺ ------------	1286
76۔	حکومت اور اپوزیشن کے درمیان ایوان میں پیش آنے والے ناخوشگوار واقعہ پر جناب سپیکر کی رولنگ ------------	1287
77۔	ایوان میں پیش آنے والے ناخوشگوار واقعہ پر جناب سپیکر کی رولنگ پر حکومت اور اپوزیشن کا بھرپور اعتماد کا اظہار ------------	1290
	پوائنٹ آف آرڈر	
78۔	پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں اضافہ سے غریب عوام کے	

	مالی بوجھ میں مزید اضافہ ------------	1295
	سوالات (محکمہ جات سماجی، بہبود، ترقی خواتین اور بیت المال)	
79۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	1301

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
80۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	1328
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
81۔	مسودہ قانون واہ یونیورسٹی مصدرہ 2009 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	1358
	تعزیت	
82۔	ڈاکٹر اسد اشرف ایم پی اے کے والد محترم کی وفات پر دعائے مغفرت ------------	1358
	پوائنٹ آف آرڈر	
83۔	پنجاب ہاؤس اسلام آباد میں معزز اراکین اسمبلی کو کمروں کی الاٹمنٹ میں مشکلات کا سامنا (---جاری) ------------	1359
	تحاریک استحقاق	
84۔	سیکرٹری انفارمیشن و کلچر کا معزز رکن اسمبلی کے ساتھ نامناسب رویہ ------------	1364
85۔	ڈائریکٹر ایکسائز و ٹیکسیشن کا معزز رکن اسمبلی کے خلاف میڈیا پر بے بنیاد اور جھوٹا پراپیگنڈہ ------------	1367
	پوائنٹ آف آرڈر	
86۔	وزیر اعلیٰ کی جانب سے ہوم اکنامکس کالج لاہور کی لیکچرار کو خلاف پالیسی سرکاری رہائش گاہ کی الاٹمنٹ ------------	1369
87۔	معزز خاتون رکن اسمبلی کے گھر کے سامنے بارود سے بھری وین کی اطلاع کے باوجود کوتوالی تھانہ فیصل آباد کا ایکشن نہ لینا ------------	1372

88۔ ملتان نشتر میڈیکل کالج وہسپتال میں پروفیسروں،اسسٹنٹ پروفیسروں اور ڈاکٹروں کی کمی ----------- 1374
89۔ ایکسائز و ٹیکسیشن میں عملہ کی عرصہ تعیناتی اور کرپشن پر ایوان میں پیش ہونے والی تحریک التواء پر کمیٹی بنانے کا مطالبہ ----------- 1375

تحاریک التوائے کار
90۔ سابق معزز رکن اسمبلی و ضلعی مسلم لیگ صدر(ن)وہاڑی ڈاکٹر نذیر احمد عرف مٹھو ڈوگر کے قتل کے ملزمان کو گرفتار کرنے کا مطالبہ(۔۔جاری) ----------- 1380
91۔ قواعد کی معطلی کی تحریک ----------- 1386

سرکاری کارروائی

مسودات قانون(جو زیر غور لائے گئے)
92۔ مسودہ قانون یونیورسٹی آف واہ مصدرہ2009 ----------- 1387
93۔ مسودہ قانون جنرل پراویڈنٹ انویسٹمنٹ فنڈ پنجاب مصدرہ2009 ----------- 1402
94۔ اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ----------- 1414
95۔ انڈکس

753

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،25۔جون 2009

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سالانہ گوشوارہ بجٹ بابت سال 10۔2009

مطالبات زر برائے سال 10۔2009 پر بحث اور رائے شماری

مطالبہ نمبر PC-21001	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 33 لاکھ 51 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد افیون برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 10-2009 جلد اول کے صفحات 1 تا 9 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-21002	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 2 کروڑ 49 لاکھ 63 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد مالیہ اراضی برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 10-2009 جلد اول کے صفحات 11 تا 24 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-21003	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 14 کروڑ 38 لاکھ 23 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد صوبائی آبکاری برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 10-2009 جلد اول کے صفحات 25 تا 40 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-21004	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 13 کروڑ 64 لاکھ 47 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد اسٹامپ برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 10-2009 جلد اول کے صفحات 41 تا 50 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC-21005

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک ارب 5 کروڑ 97 لاکھ 12 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد جنگلات برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 10-2009 جلد اول کے صفحات 51 تا 75 ملاحظہ فرمائیں۔

754

مطالبہ نمبر PC-21006

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 27 لاکھ 21 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد رجسٹریشن برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 10-2009 جلد اول کے صفحات 77 تا 85 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC-21007

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 3 کروڑ 14 لاکھ 62 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد اخراجات برائے قوانین موٹر گاڑیاں برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 10-2009 جلد اول کے صفحات 87 تا 101 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC-21008

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 7 کروڑ 45 لاکھ 42 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد دیگر ٹیکس و محصولات برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 10-2009 جلد اول کے صفحات 103 تا 122 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC-21009

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 8-ارب 59 کروڑ 68 لاکھ 66 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد آبپاشی و بحالی اراضی برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 10-2009 جلد اول کے صفحات 123 تا 261 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC-21010

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 9-ارب 16 کروڑ 93 لاکھ 55 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد انتظام عمومی برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 10-2009 جلد اول کے صفحات 279 تا 736 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC-21011

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 4۔ارب 30کروڑ 46لاکھ 81ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2010 کو ختم ہونے والے مالی سال10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد نظام عدل برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 10-2009 جلد اول کے صفحات 737 تا791 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC-21012

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 3۔ارب 34کروڑ 23لاکھ 36ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2010 کو ختم ہونے والے مالی سال10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد جیل خانہ جات وسزا یافتگان کی بستیاں برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 10-2009 جلد اول کے صفحات 793تا830 ملاحظہ فرمائیں۔

755

مطالبہ نمبر PC-21013

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 43۔ارب 22کروڑ 30لاکھ 93ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2010 کو ختم ہونے والے مالی سال10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد پولیس برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 10-2009 جلد اول کے صفحات 831 تا926 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC-21014

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 3کروڑ 41لاکھ 46 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2010 کو ختم ہونے والے مالی سال10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد عجائب خانہ جات برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 10-2009 جلد اول کے صفحات 927 تا940 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC-21015

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 21۔ارب 26کروڑ 71لاکھ 74ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد تعلیم برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 10-2009 جلد اول کے صفحات 941 تا1076 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC-21016

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 22۔ارب 54کروڑ 65لاکھ 90ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2010 کو ختم ہونے والے مالی سال10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد خدمات صحت برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 10-2009 جلد دوم کے صفحات 1 تا 295 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC-21017	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 81 کروڑ 20 لاکھ 25 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد صحت عامہ برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 10-2009 جلد دوم کے صفحات 297 تا 325 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-21018	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 5۔ارب 41 کروڑ 54 لاکھ 19 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد زراعت برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 10-2009 جلد دوم کے صفحات 327 تا 450 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-21019	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 23 کروڑ 85 لاکھ 74 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ماہی پروری برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 10-2009 جلد دوم کے صفحات 451 تا 466 ملاحظہ فرمائیں۔

756

مطالبہ نمبر PC-21020	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک ارب 77 کروڑ 61 لاکھ 82 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ویٹرنیری برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 10-2009 جلد دوم کے صفحات 467 تا 578 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-21021	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 8 کروڑ 87 لاکھ 35 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد امداد باہمی برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 10-2009 جلد دوم کے صفحات 579 تا 602 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-21022	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 3۔ارب 40 کروڑ 64 لاکھ 26 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد صنعتیں برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 10-2009 جلد دوم کے صفحات 603 تا 653 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 83 کروڑ 27 لاکھ 19	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال

PC-21023	ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2010 کو ختم ہونے والے مالی سال2009-10 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد متفرق محکمہ جات برداشت کرنے پڑیں گے۔	2009-10 جلد دوم کے صفحات 655 تا737 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-21024	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 2۔ارب 34 کروڑ 64 لاکھ 99 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 2009-10 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد سول ورکس برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 2009-10 جلد دوم کے صفحات 739 تا786 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-21025	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 2۔ارب 59 کروڑ 70 لاکھ 24 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2010 کو ختم ہونے والے مالی سال2009-10 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد مواصلات برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 2009-10 جلد دوم کے صفحات 787 تا835 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-21026	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک ارب 16 کروڑ 11 لاکھ 59 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2010 کو ختم ہونے والے مالی سال2009-10 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 2009-10 جلد دوم کے صفحات 837 تا854 ملاحظہ فرمائیں۔

757

مطالبہ نمبر PC-21027	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 2 کروڑ 22 لاکھ 68 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2010 کو ختم ہونے والے مالی سال2009-10 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ریلیف برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 2009-10 جلد دوم کے صفحات 855 تا866 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-21028	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 19۔ارب روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2010 کو ختم ہونے والے مالی سال2009-10 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد پینشن برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 2009-10 جلد دوم کے صفحات 873 تا878 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-21029	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 9 کروڑ 77 لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 2009-10 جلد دوم کے صفحات 879

	30-جون2010 کو ختم ہونے والے مالی سال10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ برداشت کرنے پڑیں گے۔	تا903 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-21030	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 26-ارب 70 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2010 کو ختم ہونے والے مالی سال10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد سبسڈیز برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 10-2009 جلد دوم کے صفحات 905 تا909 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-21031	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک کھرب 21 -ارب 10 کروڑ 91 لاکھ 95 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2010 کو ختم ہونے والے مالی سال10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد متفرقات برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 10-2009 جلد دوم کے صفحات 911 تا1051 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-21032	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 4 کروڑ 15 لاکھ 58 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2010 کو ختم ہونے والے مالی سال10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد شہری دفاع برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 10-2009 جلد دوم کے صفحات 1053 تا1067 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-21033	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 90-ارب 2-کروڑ 6-لاکھ 26 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد غلہ اور چینی کی سرکاری تجارت برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 10-2009 جلد دوم کے صفحات 837 تا854 ملاحظہ فرمائیں۔ 758
مطالبہ نمبر PC-21034	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک کروڑ 68 لاکھ 93 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2010 کو ختم ہونے والے مالی سال10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد میڈیکل سٹور اور کوئلے کی سرکاری تجارت برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 10-2009 جلد دوم کے صفحات 1087 تا1097 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 10 کروڑ روپے سے	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال

PC-21035	زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 2009-10 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد قرضہ جات برائے سرکاری ملازمین برداشت کرنے پڑیں گے۔	2009-10 جلد دوم کے صفحات 1099 تا 1103 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-21036	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 86۔ارب 22 کروڑ 5 لاکھ 5 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 2009-10 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ترقیات برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر (ترقیات) برائے سال 2009-10 جلد اول کے صفحات 1 تا 954 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-21037	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 9۔ارب 57 کروڑ 65 لاکھ 24 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 2009-10 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد تعمیرات آبپاشی برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر (ترقیات) برائے سال 2009-10 جلد دوم کے صفحات 955 تا 1002 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-21038	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 31 کروڑ 44 لاکھ 59 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 2009-10 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد زرعی ترقی و تحقیق برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر (ترقیات) برائے سال 2009-10 جلد دوم کے صفحات 1003 تا 1010 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-21040	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 2۔ارب 50 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 2009-10 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ٹاؤن ڈویلپمنٹ برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر (ترقیات) برائے سال 2009-10 جلد دوم کے صفحات 1011 تا 1016 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-21041	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 52۔ارب 4 کروڑ 83 لاکھ 5 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 2009-10 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد شاہرات و پل برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 2009-10 جلد دوم کے صفحات 837 تا 854 ملاحظہ فرمائیں۔

759

مطالبہ نمبر PC-21042	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 27۔ارب 97 کروڑ 44 لاکھ 8 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر (ترقیات) برائے سال 2009-10 جلد دوم کے

	لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2010 کو ختم ہونے والے مالی سال10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد سرکاری عمارات برداشت کرنے پڑیں گے۔	صفحات1267تا1583ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-21043	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 9۔ارب 61 کروڑ 39 لاکھ 85 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2010 کو ختم ہونے والے مالی سال10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد قرضہ جات برائے میونسپلیٹیز/ خود مختار ادارہ جات وغیرہ برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر (ترقیات) برائے سال10-2009 جلد دوم کے صفحات1585تا1606ملاحظہ فرمائیں۔

761

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا تیرھواں اجلاس

جمعرات،25۔جون2009

(یوم الخمیس،یکم رجب1430ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز،لاہور میں صبح 10بج کر40منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

أَفَحَسِبۡتُمۡ أَنَّمَا خَلَقۡنَـٰكُمۡ عَبَثً۬ا وَأَنَّكُمۡ إِلَيۡنَا لَا تُرۡجَعُونَo فَتَعَـٰلَى ٱللَّهُ ٱلۡمَلِكُ ٱلۡحَقُّ‌ۖ لَآ إِلَـٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ ٱلۡعَرۡشِ ٱلۡكَرِيمِ o وَمَن يَدۡعُ مَعَ ٱللَّهِ إِلَـٰهًا ءَاخَرَ لَا بُرۡهَـٰنَ لَهُ ۥ بِهِۦ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ ۥ عِندَ رَبِّهِۦۤ‌ۚ إِنَّهُ ۥ لَا يُفۡلِحُ ٱلۡكَـٰفِرُونَo وَقُل رَّبِّ ٱغۡفِرۡ وَٱرۡحَمۡ وَأَنتَ خَيۡرُ ٱلرَّٲحِمِينَ o

سُوۡرَةُ المؤمنون آیات 115 تا 118

سو تم کیا خیال رکھتے ہو کہ ہم نے تمہیں کھیلنے کے لئے بنایا ہے اور تم ہمارے پاس لوٹ کے نہیں آؤ گے o سو بہت برتر ہے اللہ وہ سچا بادشاہ ہے کوئی حاکم نہیں اس کے سوا وہ خاص تخت کا مالک ہے o جو کوئی پکارے اللہ کے ساتھ دوسرا حاکم جس کی کوئی سند نہیں اس کے پاس اس کا حساب ہے اس کے رب کے پاس بے شک منکر فلاح نہیں پائیں گے oآپ کہہ دیں اے رب معاف فرما اور تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے o

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبولﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

یہ دنیا اِک سمندر ہے مگر ساحل مدینہ ہے
ہر اِک موج بلا کی راہ میں حائل مدینہ ہے
زمانہ دھوپ ہے اور چھاؤں ہے بس ایک بستی میں
یہ دنیا جل کے بجھ جاتی مگر شامل مدینہ ہے
مدینے کے مسافر تجھ پہ مرے جان و دِل قرباں
تری آنکھیں بتاتی ہیں تری منزل مدینہ ہے
شرف مجھ کو بھی حاصل ہے محمدﷺ کی غلامی کا
وہ مرے دِل میں رہتے ہیں مرا بھی دِل مدینہ ہے
یہ دنیا جل کے بجھ جاتی مگر شامل مدینہ ہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

میاں شفیع محمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، اب تحاریک استحقاق کا وقت ہے۔

میاں محمد شفیع: جناب سپیکر! پنجاب کا پانی بند کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ جنگ کی خبر ہے کہ "سندھ کی زرعی ضروریات پوری ہونے تک تربیلا میں پانی ذخیرہ نہ کرنے کی ہدایت، چشمہ جہلم اور تونسہ پنجند کی نہریں بند" اور یہ "The Nation" اخبار میں یہ خبر چھپی ہے اس کی کٹنگ میرے پاس ہے اس میں کہا گیا ہے کہ "No Taunsa-Panjnad water for Punjab". تو ارسا ایک اتھارٹی ہے---

جناب سپیکر: جی، آپ اس پر بحث نہ فرمائیں۔ گزارش یہ ہے کہ آپ کچھ لکھ پڑھ کر ہمیں بھی دیں اس طرح تو کوئی طریقہ نہیں ہے نا۔ آپ تشریف رکھیں جب منسٹر صاحب آئیں گے پھر آپ پوائنٹ آف آرڈر لیں۔

پوائنٹ آف آرڈر
صدر تھانہ جڑانوالہ میں جھوٹے مقدمہ میں گرفتار شخص کی پولیس کے ہاتھوں ہلاکت

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: تحریک استحقاق نہیں لینا چاہتے؟

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! میں نے مختصر سی بہت ضروری بات کرنی ہے اگر آپ اجازت دے دیں؟

جناب سپیکر: جی۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! کل میرے حلقہ پی پی۔153 جڑانوالہ میں ایک وقوعہ ہوا ہے جس کی وجہ سے کل مجھے بجٹ جیسے اہم اجلاس کو چھوڑ کر واپس اپنے حلقہ میں جانا پڑا۔ قصہ یوں ہے کہ صدر جڑانوالہ میں ایک جھوٹا مقدمہ درج ہوا جس میں تیس آدمی پکڑے گئے اور دوران تفتیش

ایس ایچ او کے ہاتھوں ایک آدمی مارا گیا۔ کل جب ان کے رشتہ دار لاش لینے کے لئے آئے تو ان کو ڈرا دھمکا کر واپس کرنا چاہا، پھر روڈ بلاک ہوئی جڑانوالہ سے لاہور روڈ بارہ گھنٹے تک بلاک رہی۔ یہ کام ہو گیا لیکن یہاں جو ستم ظریفی ہے وہ یہ ہے کہ جو فیصل آباد ضلع پولیس کے higher officials ہیں وہ ابھی تک دباؤ ڈال رہے ہیں کہ اس پرچہ کو ختم کرایا جائے۔ یہ کہانی یہیں ختم نہیں ہوتی اس سے پہلے بھی اسی تھانے کے اندر پولیس کے ہاتھوں ایک قتل ہوا۔ ڈاکٹروں اور پولیس کی ملی بھگت سے وہ سارے کا سارا کیس hush up ہو گیا۔ پرچہ درج نہیں ہوا۔ اس کے بعد پولیس نے تیرہ آدمی اغوا کئے۔ ہائی کورٹ کے حکم پر پرچہ درج ہوا ایس ایچ او وہیں بیٹھا رہا ہے اس کو ہائی کورٹ کے حکم کے بعد بھی تبدیل نہیں کیا گیا۔ اب حالت یہ ہے کہ آدمی قتل ہوا ہے، 302 کا پرچہ درج ہو گیا ہے اور وہ ایس ایچ او وہیں کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اور میری گزارش ہے کہ یہ law and order situation کہاں پر جاری ہے اور یہاں پر کہانی ختم نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر! I hope کہ میری بات آپ تک پہنچ رہی ہے۔

جناب سپیکر: جی، میں سن رہا ہوں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! جب ہم تمام فیصل آباد کے ایم پی ایز پچھلی law and order meeting میں اکٹھے ہوئے اور ڈی پی او صاحب اور سی سی پی او صاحب کی توجہ اس طرف مبذول کروائی کہ یہ حالات ہو رہے ہیں، ہائی کورٹ کا پرچہ ہے اور آپ کا S.H.O ابھی تک بیٹھا ہوا ہے۔ آدمی اغوا کر کے پولیس سٹیشن میں لائے گئے۔ اس کے باوجود آج پندرہ دن ہو گئے ہیں ڈی پی او صاحب نے کوئی action نہیں لیا تو میں آپ کی وساطت سے ارباب اقتدار تک یہ درخواست کرنا چاہوں گا کہ اس صورتحال کا نوٹس لیا جائے کہ پیشتر اس کے کہ حالات مزید بگڑ جائیں۔

جناب سپیکر: میجر صاحب! اگر آپ اس کو کسی تحریر میں لے کر آتے اور اس کا جواب بھی لیتے جیسا کہ تحریک التوائے کار۔۔۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! میری خواہش تھی لیکن مصیبت یہ ہے اور حالات کا تقاضا یہ ہے کہ میں procedure میں نہ الجھوں۔ مجھے تو نتیجہ چاہئے، مجھے تو رزلٹ چاہئے اور عوام کو رزلٹ چاہئے، عوام ان procedures کو نہیں جانتے جو میرے اور آپ کے درمیان ہیں۔ تحریک التوائے کار کب آئے گی؟ میری کئی تحاریک استحقاق ہیں جو پچھلے ایک سال سے توجہ کی منتظر ہیں۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر!۔۔۔
جناب سپیکر: جی، آپ کی بات سن لی۔ جی۔
جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! میجر صاحب نے جو issue اٹھایا ہے اس پر میں نے Call Attention Notice بھی دیا ہے اس کو مہربانی کر کے take up کر لیں۔ یہ extra judicial killing کا trend نکل پڑا ہے اور اس کو ختم کرنے کے لئے پولیس کو لگام دینے کی بہت سخت ضرورت ہے۔ بہت شکریہ
جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!
وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترم میجر ریٹائرڈ رانا صاحب نے یہاں پر جو بات کی ہے تو اس کے بارے میں off hand میرے پاس کوئی information نہیں ہے۔ اگر یہ تحریری طور پر دیتے، جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے کیونکہ Call Attention Notice ابھی take up ہو نہیں سکتا اور آج چونکہ general motions take up ہوں گی، اگر میجر صاحب اس کی تحریر بنا کر دے دیں تو ان کی مہربانی ہو گی، ورنہ میں within fifteen minutes اس کے متعلق پوری معلومات حاصل کر کے ہاؤس کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)
جناب سپیکر: شکریہ۔
جناب آصف منظور موہل: پوائنٹ آف آرڈر۔
جناب طاہر اقبال چودھری: پوائنٹ آف آرڈر۔ بڑا اہم معاملہ ہے۔
جناب سپیکر: کوئی ایسا شخص ہے جو کہے کہ میرا معاملہ اہم نہیں ہے۔ (قہقہے)
جی، موہل صاحب!
جناب آصف منظور موہل: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں صرف clarification کے لئے یہ point raise کر رہا ہوں کہ آج کے ہمارے بڑے ہی نامور اخبار "نوائے وقت" میں اس کے city page پر خبر چھپی ہے کہ "واسا کے سات افسر اور چھ ارکان اسمبلی مطالعاتی دورے پر جنوبی افریقہ روانہ" اور اس کے اندر انہوں نے آصف منظور موہل کا بھی ذکر کیا ہے جو کہ آپ کے سامنے موجود کھڑا ہے تو میں اس لئے clarification چاہتا ہوں کہ کہیں اپوزیشن یہ نہ سمجھے کہ پنجاب حکومت اپنے پارلیمانی

سیکرٹریوں کو بھی سرکاری خرچوں پر بھیج رہی ہے۔میں یہاں پر موجود ہوں اور میرے لئے یہ بڑے فخر کی بات ہوتی کہ اگر "نوائے وقت" یہ چھاپ دیتا کہ آصف منظور موہل جنوبی پنجاب کے شہر بہاولنگر روانہ ہوگئے ہیں۔بہت شکریہ

جناب طاہر اقبال چودھری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رپورٹر صاحبان! آئندہ احتیاط کیا کریں۔جی!

جناب طاہر اقبال چودھری: جناب سپیکر! ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈوگر بورے والا کے سابق ایم پی اے ہیں ان کے لئے تحریک التوائے کار جمع کروائی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ۔۔۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کیا کر رہے ہیں؟ جب تحریک التوائے کار کا وقت آئے گا تو آپ ضرور اس پر اپنی بات کیجئے۔جی، محترمہ!

علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور کے ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر یاور سعید کو ترقی دے کر لیور ٹرانس پلانٹیشن یونٹ کا سربراہ بنانے کا مطالبہ

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر! میں ایک اہم مسئلہ کی طرف ایوان اور آپ کی توجہ دلانا چاہتی ہوں کہ علامہ اقبال میڈیکل کالج کے گریڈ 19 کے ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر یاور سعید صاحب ہیں، وہ The only authorized sargeon in Pakistan ہیں اور وہ انگلینڈ سے آئے ہیں اور liver transplantation کے سرجن ہیں لیکن ان کی جگہ 2007 میں ڈاکٹر انوار الحق کو promote کر دیا گیا اور ان کو پروفیسر بنا دیا گیا جبکہ ان کا حق تھا لیکن اس کے باوجود وہ چپ ہیں اور اب جبکہ ہم liver transplantations سرجری کا یونٹ بنانے جا رہے ہیں تو میرا خیال ہے کہ اس طرح کے ڈاکٹر کو neglect کرنا یا ignore کرنا پوری پاکستانی قوم کے ساتھ زیادتی ہے۔ان کے batch کے جتنے بھی ڈاکٹر ہیں جو انگلینڈ میں ان کے ساتھ تھے وہ انڈیا میں موجود ہیں اور ان کو گورنمنٹ نے یونٹ کھول کر دیئے ہوئے ہیں اور انہوں نے چار پانچ یونٹ وہاں پر بنا لئے ہیں تو کیا یہ پاکستانی عوام کے ساتھ زیادتی نہیں کہ ایک authorized surgeon یہاں پر موجود ہیں اور انہوں نے liver plantation کی سو فیصد کامیابی کے ساتھ سرجری کی ہے لیکن ان کو promotion نہیں دی گئی۔میں پوچھتی ہوں کہ

کیوں نہیں دی گئی؟ یہ معاملہ اس وجہ سے اہم ہے کہ 30۔جون تک promotion کے cases جانے ہیں اور اگر Health Minister صاحب اس کے اوپر توجہ دیں تو میرا خیال ہے کہ ایسے قابل ڈاکٹر کو neglect نہ کیا جائے اور اس کو Liver translantation Unit میں involve کیا جائے اور اس کو وہاں پر authorized کیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، وزیر صحت!

محترمہ سکینہ شاہین خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ میں نے floor منسٹر صاحب ان کو دیا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

وزیر صحت و خوراک (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! ہماری فاضل رکن نے ایک اہم مسئلہ کی طرف توجہ مبذول کروائی ہے تو اس سلسلے میں جو میرے پاس information ہے اس میں ڈاکٹر یاور سعید صاحب کا کیس بنا کر P.S.P کو بھجوا دیا گیا ہے اور Liver Diseases Management Cell کے لئے ان کا نام propose کیا گیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ایسے لوگوں کی ضرورت ہے اور انشاء اللہ یہ کیس ضرور ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! اب آپ فرمائیں۔ اس کے بعد پوائنٹ آف آرڈر نہ کیجئے گا کیونکہ تحاریک استحقاق رہتی ہیں۔

محترمہ سکینہ شاہین خان: جناب سپیکر! میں آپ کی شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے پوائنٹ آف آرڈر کے لئے ٹائم دیا اور میرا پوائنٹ آف آرڈر میرے متعلقہ نہیں ہے۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر این اے۔118 سے متعلقہ ہے جو کہ لاہور کے اندر شامل ہوتا ہے اور پی پی۔137 اور 138 کے رہائش پذیر یعنی پسماندہ علاقے شاہدرہ کے مکین جو کہ ان پر Ravi toll tax لاگو نہیں ہوتا لیکن وہ مسلسل pay کر رہے ہیں اور پچھلے سال بھی میں دو تین دفعہ اس point کو raise کر چکی ہوں۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر اعلیٰ پنجاب اور جناب سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ بیٹھے ہوئے ہیں، لاء منسٹر صاحب اور آپ سب سے میری گزارش ہے کہ اس ہاؤس سے resolutions پاس ہوئی ہیں تو اس سنگین اور اہم مسئلہ پر فوری کچھ نہ کچھ کر کے شاہدرہ کے مکینوں کو relief دیا جائے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کچھ لکھ کر دیں۔

محترمہ سکینہ شاہین خان: جناب سپیکر! میں کئی بار یہ مسئلہ لکھ کر دے چکی ہوں۔

جناب سپیکر: اس کو ہاؤس میں پیش کریں اور پھر ہم اس پر کچھ کر سکیں گے۔ جی، تحریک استحقاق۔۔۔

جناب ثناء اللہ خان مستی خیل: پوائنٹ آف آرڈر۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوگا۔ جناب غلام حبیب اعوان صاحب! اپنی تحریک استحقاق پیش کریں۔

ایس ایچ او شاہدرہ لاہور کا بھاری نفری کے ہمراہ معزز رکن کے گھر پر بلا جواز ریڈ

جناب غلام حبیب اعوان: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 7۔اپریل 2009 کو میں اسلام آباد تھا کہ رات گیارہ/بارہ بجے کے دوران تھانہ شاہدرہ لاہور کے ایس ایچ او ریاض عباس نے میرے گھر واقع 39۔بی۔I، گلبرگ III لاہور میں بھاری نفری کے ہمراہ raid کیا۔ چادر چاردیواری کا تقدس پامال کرتے ہوئے گھر میں داخل ہو گئے۔ میرے ذاتی گارڈ جو چاردیواری کے اندر بیٹھے تھے ان کو پکڑ لیا اور ان سے weapons بھی چھین لئے۔ اسی دوران میرا بھائی اپنی گاڑی پر آیا تھا تو انہوں نے اس کی گاڑی پر فائرنگ کر دی۔ انہوں نے بڑی مشکل سے جان بچائی جبکہ میرے گارڈ کو گرفتار کر کے پولیس لے گئی۔ جب مجھے اسلام آباد میں اس واقعہ کے بارے میں پتا چلا تو میں نے تھانہ غالب مارکیٹ جس کی حدود میں میرا گھر واقع ہے سے معلومات حاصل کیں تو انہوں نے اس raid کے بارے میں لاعلمی کا اظہار کیا۔ میں نے متعلقہ D.S.P, S.P اور S.S.P اور دیگر پولیس کی ایجنسیوں سے معلومات حاصل کیں لیکن تمام نے اس raid کے بارے میں لاعلمی کا اظہار کیا۔ بڑی مشکل سے پتا چلا کہ یہ raid ایس ایچ او شاہدرہ نے کیا ہے۔ میں نے ان سے رابطہ کیا تو انہوں نے قرآن مجید کی قسم کھا کر کہا کہ اس نے یہ raid لاعلمی اور غلط فہمی کی بنا پر کیا۔ آپ اور آپ کے تمام ملازمین بے قصور ہیں۔ میں نے ان کو کہا کہ آپ پھر میرے بے گناہ ملازمین جن کو

گرفتار آپ نے کیا ہے کو چھوڑ دیں تو انہوں نے کہا کہ اب جب آپ اس واقعہ کے بارے میں تمام متعلقہ افسران کے علم میں لا چکے ہیں میں ان کو مجبوراً چھوڑ نہیں سکتا، ان افراد کو سگیاں پل لاہور پر ایک ڈکیتی کی واردات میں شک کی بنا پر گرفتار کیا گیا ہے۔ لہذا آپ صبح رانا جبار S.P کے دفتر حاضر ہو جائیں۔ وہاں سے یہ آدمی چھڑوالیں۔ میرے ان بے گناہ اور شریف ملازمین پر ساری رات ایس ایچ او ریاض عباس نے تشدد کیا جس کا ثبوت ان کی میڈیکل رپورٹ سے ثابت ہے۔ دوسرے دن ان کو چھوڑا گیا۔ پولیس کے اس بلاجواز میرے گھر پر raid کرنے، چادر و چار دیواری کا تقدس پامال کرنے اور میرے بے گناہ ملازمین کو گرفتار کرنے اور ان پر تشدد کرنے پر میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: اب آپ تشریف رکھیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کو ہفتے والے دن تک کے لئے pending فرما دیں۔ ابھی اس کا جواب موصول نہیں ہوا۔ میں متعلقہ افسران کو بھی بلوا لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: کب تک pending کیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): ہفتے والے دن تک pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اسے Saturday تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

جناب غلام حبیب اعوان: جناب سپیکر! جب میں ایس پی صاحب کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے کہا کہ اس ایس ایچ او نے غلط فہمی کی بنیاد پر کیا ہے لیکن دوسرے دن مجھے کہا گیا کہ سگیاں پل ڈکیتی میں ملوث ہیں تو میں نے ان سے کہا کہ آپ اسے check کریں۔ میں نے ان کو بتایا کہ میں لاہور واہگہ بارڈر سے belong کرتا ہوں، میرے والد صاحب دو دفعہ ضلع کونسل کے چیئرمین رہ چکے ہیں۔ ملک معراج خالد میری فیملی کے بزرگ ہیں۔ میرے حلقے میں چار تھانے اور دو چوکیاں ہیں آپ ان سے میری reputation کے بارے میں پوچھ لیں۔ میں اس طرح کے بندے نہیں رکھ سکتا۔ اس کے بعد میں نے ان سے کہا کہ مقدمہ درج کیا جائے لیکن کوئی نہیں ہوا بلکہ ابھی تک میرے لائسنسی ہتھیار بھی واپس نہیں آئے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب نے پرسوں تک ٹائم لیا ہے۔انشاء اللہ ٹھیک ہو جائے گا۔

جناب غلام حبیب اعوان: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلی تحریک استحقاق پیر اشرف رسول صاحب کی طرف سے ہے۔

ڈی پی او شیخوپورہ کا معزز پارلیمنٹیرین کے خلاف نازیبا الفاظ کا استعمال

پیر محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 18-5-2009 کو آئی جی پنجاب تھانہ شرقپور ضلع شیخوپورہ میں آئے۔ میں وہاں پر ان کو ملنے کے لئے چلا گیا۔ دوران ملاقات ڈی پی او شیخوپورہ کی موجودگی میں، میں نے آئی جی پنجاب کو خصوصی طور پر اپنے حلقہ پی پی۔164 اور مجموعی طور پر ضلع شیخوپورہ میں پولیس کی غیر تسلی بخش کارکردگی کی بابت آگاہی کی اور یہ بھی بتایا کہ ڈی پی او شیخوپورہ اسامہ ممتاز کی تعیناتی کے دوران ضلع شیخوپورہ میں جرائم کی شرح میں اضافہ ہو گیا ہے۔اس وقت وہاں پر چودھری علی اصغر منڈا صاحب ایم پی اے بھی میرے ساتھ موجود تھے۔آئی جی پنجاب نے ہماری بات سننے کے بعد تھانہ شرقپور سے رخصت ہوتے ہوئے ڈی پی او شیخوپورہ کو ہدایت کی کہ اس وقت تھانہ میں موجود معزز ممبران پیر محمد اشرف رسول اور علی اصغر منڈا ہیں اور میرے پاس جو شکایت آئی ہے اسے دور کیا جائے۔اس کے بعد میری اور علی اصغر منڈا ایم پی اے صاحب کی ڈی پی او شیخوپورہ کے ساتھ بات چیت شروع ہو گئی۔ دوران گفتگو میں نے اپنے حلقے تھانہ فیروزوالا میں ہونے والے جرائم، منشیات فروشی، ڈکیتیاں اور قبضہ گروپ کی نشاندہی کی تو ڈی پی او شیخوپورہ نے اس حقیقت کو تسلیم کیا کہ ان کی تعیناتی کے دوران ضلع بھر میں جرائم کی شرح میں اضافہ ہوا ہے۔میں نے کہا کہ جرائم کی شرح میں اضافے کی ذمہ داری پولیس پر آتی ہے تو جواباً ڈی پی او شیخوپورہ نے تمام سیاست دانوں کو غلیظ گالیاں دیں جو کہ میں اس معزز ایوان میں بیان نہیں کر سکتا کیونکہ وہ بیان کرنے کے قابل نہیں ہیں۔انہوں نے کہا کہ ضلع شیخوپورہ میں جرائم کی شرح میں اضافے کی ذمہ داری ایم این ایز، ایم پی ایز اور تمام سیاست دانوں پر ہے تو اس بات پر میں نے شدید احتجاج کیا۔ ڈی پی او شیخوپورہ تھانہ شرقپور سے اٹھ کر چلا گیا۔ڈی پی او شیخوپورہ کے تمام منتخب

نمائندوں، سیاستدانوں کے بارے میں نازیباالفاظ استعمال کرنے پر نہ صرف میرا بلکہ میرے ساتھ اس پورے معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کوئی short statement بھی دینا چاہیں گے؟

پیر محمد اشرف رسول: جی، جناب والا! اس واقعہ کے دو دن بعد اخبار میں آیا کہ اس ڈی پی او نے میرے اور علی اصغر منڈا کے خلاف تھانہ شرقپور میں کوئی رپورٹ بھی درج کی ہے۔ (شیم، شیم)
جب میں اس سلسلے میں ڈی آئی جی اور آئی جی صاحب سے ملا تو انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے اور آئی جی صاحب نے شیخوپورہ کے تمام ایم پی ایز کے سامنے کہا کہ اس کی رپورٹیں ٹھیک نہیں ہیں۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ اور بیوروکریسی سیاستدانوں کو گالیاں دینے والوں کو تحفظ دیتے رہیں گے۔ ہم تو صرف عزت کے لئے سیاست میں آئے ہیں۔ ایک ایس پی جو گریڈ 18/19 کا ہوتا ہے وہ سیاستدانوں کو گالیاں دیتا ہے۔ سیاستدان بننا اتنی آسان بات نہیں ہے۔ سیاستدان بننے کے لئے بے نظیر بھٹو کی طرح جان کی قربانی دینا پڑتی ہے۔ سیاستدان بننے کے لئے نواز شریف اور شہباز شریف کی طرح اپنے باپ کے آخری دیدار، جنازے میں بھی نہیں جانے دیا جاتا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہاں پر اس ایوان میں پنجاب کی تمام بیوروکریسی اور پولیس والوں کو چیلنج کرتا ہوں جنہیں شاید اپنے علم اور field پر بڑا ناز ہے۔ آپ باہر سے کوئی ایسا پروفیسر بلائیں اور ایک مہینے کے بعد پیپر لے لیں تو اس اسمبلی کا ایک عام ایم پی اے اس بیوروکریسی سے زیادہ نمبر لے سکتا ہے۔ جو یہ کہا جاتا ہے کہ بیوروکریسی بڑی پڑھی لکھی ہے اگر ڈی پی او اور آئی جی صاحب کو اتنا ہی شوق ہے تو پھر پنجاب کے کسی حلقے سے الیکشن لڑ کر اپنی good governance دیکھ لیں۔ وہ جب بھی بات کرتے ہیں سیاستدانوں کے خلاف کرتے ہیں۔ ہم اس لئے الیکشن لڑ کر اس اسمبلی میں نہیں آئے کہ ہم اپنے طبقے کے خلاف گالیاں سنیں۔ میں نے اس واقعہ کی بہت سے لوگوں سے شکایت کی ہے۔ میں آئی جی صاحب سے ملا تو انہوں نے ہمیں لالی پاپ دے دیا کہ ٹھیک ہے کرتے ہیں کرتے ہیں۔ یہ بہت زیادتی ہے اور میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ آپ اس معزز ایوان کے custodian ہیں لہذا آپ اسے مجلس استحقاق کے حوالے کریں۔

جناب سپیکر: آپ کو کس نے بتایا ہے کہ انہوں نے آپ کا اور علی اصغر منڈا صاحب کا نام کہیں درج کیا ہے؟

پیر محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! تمام اخبارات میں آیا ہے۔

جناب سپیکر: اخبارات کی بات چھوڑیں۔

پیر محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! میری عرض تو سن لیں۔ یہ تمام اخبارات میں آیا ہے۔ ہمارا ڈی پی او شیخوپورہ کیپٹن ہے، آئی ایس آئی میں بھی رہا ہے اور اس نے انٹرنیٹ پر بھی بہت اچھے طریقے سے چلایا ہے۔ چونکہ ہم حکومتی بنچوں پر بیٹھے ہیں اس لئے مجبور ہیں ورنہ جو اس کی حرکات ہیں اور وہ جو کچھ شیخوپورہ میں کر رہا ہے ہم بھی اس کا جواب دے سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب! یہ بڑا serious معاملہ ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! معزز رکن نے جو short statement دی ہے میں بالکل اسے confined نہیں کرتا لیکن چونکہ ابھی یہ کاپی موصول ہوئی ہے لہذا آپ اسے کل تک pending فرما دیں۔ جن دوستوں کا تعلق شیخوپورہ سے ہے میں ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ یہ کل صبح اجلاس سے پہلے 9:30 پر دس منٹ کے لئے میرے آفس میں تشریف لے آئیں۔ انہوں نے جن لوگوں کے متعلق بات کی ہے یہ تمام موجود ہوں گے اور یہ بات ثابت ہونے پر ان کے خلاف سخت ترین کارروائی کی جائے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ آپ اکٹھے رانا صاحب سے ملیں۔

حاجی لیاقت علی: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! جب سے یہ اسمبلی معرض وجود میں آئی ہے۔ پولیس کے خلاف اتنی تحاریک استحقاق آئی ہیں کیا کسی ایک پر بھی کوئی عمل ہوا ہے یا کسی کو سزا ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: ایسے نہ کہیں بہت سے عمل ہوئے ہیں۔ آپ اس بات کو چھوڑیں۔ شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں محترم حاجی صاحب کے علم میں یہ لانا چاہوں گا کہ کوئی ایک بھی تحریک استحقاق ایسی نہیں ہے بلکہ کوئی ایسا پوائنٹ آف آرڈر بھی نہیں ہے جو کہ یہاں پر raise ہوا اور اس پر عمل نہ ہوا ہو۔

جناب سپیکر: حاجی صاحب! آپ اطمینان رکھیں۔ مہربانی، تشریف رکھیں۔

حاجی لیاقت علی: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ اس پر عملدرآمد ہونا چاہئے اور پتا بھی چلے کہ عمل درآمد ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، عملدرآمد ہوتا ہے۔

حاجی لیاقت علی: جناب سپیکر! عملدرآمد تو نہیں ہوتا۔آج ساری تحاریک استحقاق پولیس کے خلاف آئی ہیں، روزانہ پولیس کے خلاف تحاریک آ رہی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، جب یہاں پر کوئی تحریک آتی ہے تو اس پر عمل ہوتا ہے۔

رانا تنویر احمد ناصر: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں نے دو چار دن پہلے بھی اس ہاؤس میں DPO شیخوپورہ کے نارواروّیہ کے بارے میں بات کی تھی کہ DPO شیخوپورہ غلط طریقے سے behave کر رہا ہے اور وہاں پر law and order کی صورتحال انتہائی خراب ہو چکی ہے۔پیر صاحب نے جو تحریک استحقاق پیش کی ہے اگر یہ بنتی ہے تو اسے کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: پہلے اس تحریک کا جواب آنے دیں اس کے بعد فیصلہ کریں گے۔

جناب طاہر احمد سندھو: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! یہ ایک عام روایت ہے کہ پولیس misbehave کرتی ہے۔ ہمارے معزز، قابل احترام وزیر قانون صاحب نے فرمایا ہے کہ کل جواب آنے پر اس تحریک پر بات کی جائے گی۔ میرا خیال ہے کہ معزز رکن کی short statement کے بعد کسی سے جواب لینے یا کسی کو سننے کا جواز نہیں بنتا۔ اس کو پہلے OSD لگائیں، اس کو وہاں سے ٹرانسفر کریں پھر بعد میں بے شک جواب لیں یا اسے سنیں۔

جناب سپیکر: آپ ماشاءاللہ وکیل ہیں اور آپ پڑھاتے بھی ہیں۔ کیا کسی کو unheard condemn کیا جا سکتا ہے؟ معزز رکن کی بات اپنی جگہ پر درست ہے لیکن DPO کا موقف بھی ہمیں سننے دیں۔ وزیر قانون صاحب نے کل ساڑھے نو بجے کا وقت دیا ہے۔

جناب طاہر احمد سندھو: جناب سپیکر! ٹرانسفر punishment نہیں ہے، ٹرانسفر کوئی action نہیں ہے۔ اسے punishment دینے کے لئے سننا ضروری ہے، ضرور سنیں لیکن meanwhile اس کو OSD لگائیں۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی، تشریف رکھیں۔ اگر اس نے کوئی ایسا کام کیا ہو گا تو یقیناً وہ OSD لگے گا۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میری یہ تجویز ہے کہ ان پولیس والوں کی جو تنخواہیں بڑھی ہیں ان کو کم کر دیا جائے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر:اب ہم تحاریک التوائے کار take up کرتے ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 120/09 جناب خالد جاوید اصغر گھرال، جناب محمد شفیق خان، جناب شیر علی خان اور ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ کی طرف سے ہے۔

منڈی احمد آباد (اوکاڑہ) میں سب انسپکٹر کا گھر میں بلا اجازت داخل ہو کر اہل خانہ کو تشدد کا نشانہ بنانا

جناب محمد شفیق خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "خبریں" مورخہ 7۔اپریل 2009 کی خبر کے مطابق منڈی احمد آباد میں خاتون کے گھر میں داخل ہو کر سب انسپکٹر رشتہ داروں سے مل کر تشدد کرتا رہا اور برہنہ کر کے گلیوں میں گھسیٹتا رہا۔ محلہ داروں کی منت سماجت پر جان بخشی کی۔ پولیس افسران اپنے پیٹی بند بھائی کو قانونی کارروائی سے بچانے میں مصروف رہے۔ مقامی تھانہ کے ایس ایچ او نے متاثرہ خاتون کو بے عزت کر کے دفتر سے نکال دیا۔ DPO اوکاڑہ اور SDPO دیپالپور کو تحریری درخواستیں دینے کے باوجود ملزمان کے خلاف قانونی کارروائی نہ ہو سکی۔ اُلٹا متاثرہ خاتون کو سنگین نتائج کی دھمکیاں ملزمان دے رہے ہیں۔ تفصیل کے مطابق فاطمہ بی بی نے وزیر اعلیٰ اور آئی جی پولیس کو دی گئی درخواست میں الزام لگایا ہے کہ وہ خاوند شجاع کے ساتھ رشتہ دار کے گھر ملنے آئی ہوئی تھی کہ وہاں کا رہائشی محمد اکرم وٹو سب انسپکٹر تھانہ کنگن پور اپنے بیٹے وسیم اکرم اور رشتہ دار احمد یار وٹو، احمد خان کھرل، طارق اور دیگر افراد کے ساتھ گھر میں آکر اس کے خاوند شجاع اور کزن امجد کو مارنا شروع کر دیا اور گاڑی میں بٹھا کر لے جانے لگا تو اس کے رشتہ داروں اور محلے داروں نے منت سماجت کر کے سب انسپکٹر اکرم وٹو کے چنگل سے چھڑایا۔ فاطمہ بی بی نے بتایا کہ جب اس سلسلہ میں تحریری درخواست لے کر وہ مقامی تھانہ میں گئی تو انسپکٹر ملک محمد اسلم اعوان نے اسے بے عزت کر کے دفتر سے نکال دیا اور پیٹی بند بھائی کے خلاف قانونی کارروائی کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ فاطمہ بی بی نے وزیر اعلیٰ سے انصاف کی اپیل کی ہے اور کہا ہے کہ اگر اسے انصاف نہ ملا تو وہ خود سوزی

کرے گی۔اس خبر سے عوام میں تشویش پائی جاتی ہے۔لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! معزز اراکین نے یہ تحریک پیش کی ہے اور جس طرح سے انہوں نے اپنی تحریک میں بیان کیا ہے واقعی اس بارے میں مقدمہ نمبر 71 مورخہ 7-04-2009 بجرم 452,345,379,148,149 تھانہ منڈی احمد آباد رجسٹرڈ ہوا تھا لیکن اب اس میں latest position یہ ہے کہ تفتیش بذریعہ نذیر احمد SI عمل میں لائی گئی۔دوران تفتیش مدعیہ مقدمہ نے بیان حلفی پیش کیا کہ اس نے ملزمان کے خلاف غلط فہمی کی بناء پر مقدمہ درج کروایا تھا اب اس کی غلط فہمی دور ہو گئی ہے۔معززین نے فریقین کے درمیان صلح کروا دی ہے اور وہ مقدمہ کی پیروی نہ کرنا چاہتی ہے۔اگر مقدمہ خارج کر دیا جائے تو اسے کوئی اعتراض نہ ہو گا جس پر مدعیہ کے بیان حلفی کی روشنی میں مقدمہ ہذا میں مورخہ 8-4-2009 کو رپورٹ اخراج مرتب ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر! اس تحریک سے پہلے بات ہو رہی تھی کہ کسی پوائنٹ آف آرڈر اور کسی تحریک استحقاق یا تحریک التوائے کار کو un-noticed نہیں جانے دیا گیا لیکن اگر بعد میں کوئی خود معاف کر دے تو پھر اس کا کوئی علاج نہیں ہے۔نہ حکومت کے پاس اور نہ ہی میرے پاس اس کا کوئی علاج ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! میں اسی تحریک التوائے کار کے ضمن میں گزارش کرنا چاہتا ہوں، جیسا کہ وزیر قانون صاحب نے تفصیل ارشاد فرمائی ہے ہم اس سے مطمئن ہیں، بے شک آپ اس کو dispose of کر دیں۔ہم اپوزیشن بنچوں کی طرف سے اپنے تحفظات کا اظہار کرنا چاہتے ہیں کہ صوبہ پنجاب کے اندر جہاں بھی پولیس کے خلاف خبر یا کوئی مقدمہ آتا ہے تو اس آفیسر کے وہاں پر رہتے ہوئے چند دنوں کے اندر ہی مدعی صلح کے لئے راضی ہو جاتے ہیں۔وہ بے چارے اس پولیس کا pressure برداشت کر ہی نہیں سکتے۔ہر سال ان کی تنخواہیں double ہو رہی ہیں اور بے شمار قسم کے ان کے اختیارات ہیں۔میں جناب کی وساطت سے نہایت ادب سے عرض کرنا چاہوں گا کہ آئندہ سے جب بھی کسی پولیس آفیسر کے خلاف کوئی تحریک آئے تو پہلے اس کو وہاں سے remove

کیا جائے۔ وزیر قانون صاحب نے جو کچھ فرمایا ہم اس کارروائی سے مطمئن ہیں۔ آپ اس تحریک کو dispose of فرما سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: تو یہ تحریک dispose of کی جاتی ہے۔ جی، مولانا صاحب! آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میری ایک تحریک التوائے کار نمبر 299/09 ہے۔ میری گزارش ہے کہ اسے out of turn take up کر لیا جائے اور مجھے پڑھنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: مولانا صاحب! اس کے لئے تو ایک لمبا procedure اختیار کرنا پڑے گا۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! آپ اجازت عنایت فرمادیں۔

جناب سپیکر: نہیں، میری اجازت سے اس طرح تو نہیں ہو گا۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! پہلے آپ کی اجازت سے out of turn کئی تحاریک take up ہو چکی ہیں۔ اگر آپ نے پہلے اجازت دی ہے تو پھر مجھے بھی اجازت عنایت فرمائیں۔ کئی مرتبہ معزز ممبران نے out of turn تحاریک پڑھی ہیں، مجھے بھی اسے out of turn پڑھنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ لمبا کام کرنا پڑتا ہے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! چھوٹا سا کام ہے، میں آدھے منٹ میں پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، اس بارے میں ہاؤس کی sense لے لیتے ہیں۔ کیا محمد نوید انجم صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 299/09 کو out of turn لے لیا جائے؟

معزز ممبران: لے لیا جائے۔

جناب سپیکر: چلیں جی، اب آپ اپنی تحریک التوائے کار نمبر 299/09 پڑھیں۔

مغلپورہ اور باغبانپورہ (واسا سب ڈویژن) میں واٹر سپلائی اور سیوریج کے مسائل سے عوام الناس کو پریشانی کا سامنا

جناب محمد نوید انجم: جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ L.D.A. واسا نے مغل پورہ اور باغبانپورہ سب ڈویژن کو آج سے پچیس تیس سال قبل قائم کیا تھا۔ اس

وقت ان دونوں سب ڈویژن کی آبادی محدود تھی مگر اب ان کی آبادی 200/300 فیصد تک بڑھ چکی ہے مگر ابھی تک ان دونوں سب ڈویژنوں کو تقسیم کر کے مزید سب ڈویژن نہیں بنائی گئی۔ ان دونوں سب ڈویژنوں میں سات سے آٹھ یونین کونسل فی کس شامل ہیں جبکہ باقی پورے شہر کی تمام سب ڈویژن تین چار یوسی پر مشتمل ہیں۔ ان دونوں سب ڈویژنوں کی آبادی بڑھنے کے ساتھ ساتھ ان میں واسا نے سٹاف کی تعداد نہ بڑھائی ہے جس کی وجہ سے اس علاقہ میں واٹر سپلائی اور سیوریج کے مسائل بڑھ گئے ہیں جس کی وجہ سے ان دونوں سب ڈویژنوں کی عوام میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب والا! یہ چونکہ out of turn لی گئی ہے اس لئے اس کا جواب ابھی موصول نہیں ہوا اس لئے میری یہ گزارش ہوگی کہ اس کو ہفتہ کے روز تک pending فرمادیں اس دن انشاء اللہ تعالیٰ جواب پیش کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: اس کو ہفتہ کے روز تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

جناب طاہر اقبال چودھری: جناب والا! میری بھی ایک تحریک التوائے کار ہے اسے بھی out of turn take up کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: فرمائیں۔ اس کا نمبر کیا ہے؟

جناب طاہر اقبال چودھری: تحریک التوائے کار نمبر 301/09

سابق معزز رکن اسمبلی و ضلعی صدر مسلم لیگ (ن) وہاڑی ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈوگر کے قتل کے ملزمان کو گرفتار کرنے کا مطالبہ

جناب طاہر اقبال چودھری: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 31/5/2009 کی خبر کے مطابق ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈوگر سابق ایم پی اے و ضلعی صدر

مسلم لیگ (ن) کو عبدالستار ڈوگر اور اس کے ساتھیوں نے رات کی تاریکی میں قتل کر دیا اور لاش اپنے ساتھ لے گئے۔ تفصیل کے مطابق اس المناک قتل کے نامزد ملزمان ابھی تک گرفتار نہیں ہوئے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مذکور مٹھو ڈوگر اپنے علاقہ کی ہر دل عزیز شخصیت تھے اور مظلوموں اور غریبوں کی آواز تھے۔ ان کے قتل کے باعث پورا علاقہ سراپا احتجاج ہے اور عوام میں غم و غصہ کی فضا پائی جاتی ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں کہ ڈاکٹر نذیر مٹھو ڈوگر واقعی اپنے علاقے کی ایک بہت ہر دلعزیز شخصیت تھے اور انہوں نے پچھلے پانچ سال اس معزز ایوان کے رکن ہونے کے ناتے ایک بہت ہی کلیدی اور بہت ہی اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے اپنی پارٹی کے ساتھ بڑی commitment نبھائی۔ ہمیں ان کے اس بہیمانہ طریقے سے ہلاکت پر انتہائی افسوس ہے اور طاہر اقبال چودھری صاحب نے جو تحریک پیش کی ہے میں ان سے یہ گزارش کروں گا کہ اس کا جواب ہم بروز ہفتہ منگوا لیتے ہیں اور اس کے بعد اگر ایوان نے اس پر بحث کرنا مناسب سمجھی تو اس پر مجھے انشاء اللہ کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

جناب طاہر اقبال چودھری: جناب والا! میں نے اس پر Call Attention Notice بھی دیا ہوا ہے۔ میری اس سلسلے میں بھی گزارش ہے کہ اسے بھی سوموار کے لئے fix کر دیں۔

جناب سپیکر: وہ فرما رہے ہیں اس کو بھی سوموار کے لئے رکھ لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک کے جواب میں ہی پوری تفصیل آ جائے گی اور اس میں محترم محرک کی satisfaction کے لئے مقامی تفتیشی اور ڈی پی او جو ہیں ان کے ساتھ بیٹھ کر اس معاملے کو resolve کر لیا جائے گا۔ ان کی کوئی apprehension ہے یا کوئی reservation ہے تو اس کو دیکھ لیتے ہیں۔ اس کے بعد بھی اگر Call Attention Notice کو لینے کی ضرورت ہوئی تو اسے بھی take up کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا: جناب والا! میری بھی ایک انتہائی اہم تحریک التوائے کار ہے اسے بھی out of turn take up کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: کیا فرما رہے ہیں۔ ہاؤس کی کیا رائے ہے؟

معزز ممبران: اجازت دے دی جائے۔

جناب سپیکر: فرمائیں۔ اس کا نمبر کیا ہے؟

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے طلباء کے پُرامن احتجاج پر لاٹھی چارج

جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا: اس کا نمبر ہے 311/09

میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جنگ"، "خبریں"، "ایکسپریس" اور دوسرے مقامی اخبارات میں 3۔جون اور 7۔جون 2009 میں بے شمار خبریں شائع ہوئی ہیں کہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے شعبہ ریاضی کے طلبا و طالبات نے اپنے مطالبات کے لئے احتجاج کیا تو یونیورسٹی انتظامیہ نے اس احتجاج کو روکنے کے لئے تشدد کیا۔ اصل معاملہ یوں ہے کہ مورخہ 2۔جون 2009 کو اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے شعبہ ریاضی کے طلبا و طالبات نے اپنے چیئرمین ڈاکٹر طاہر محمود کی جارحانہ پالیسیوں کے خلاف احتجاج کیا کیونکہ وہ مسلسل طلبا کو ڈراتا دھمکاتا اور ان کی عزت نفس پر حملہ کرتا تھا اور طالبات کو تنگ کرتا تھا۔ طلبہ کا پرامن احتجاج جاری تھا کہ وہاں پر کھڑے انتظامیہ کے لوگ DSA شمس البصر، ڈین فیکلٹی آف سائنس ڈاکٹر معظم نے تمام سکیورٹی گارڈز کو حکم دیا کہ طلبا و طالبات پر ڈنڈے برسائے جائیں تاکہ ان کے اس احتجاج کو ختم کیا جائے۔ اس دوران شعبہ ریاضی کے تمام طلبا و طالبات نے اپنے شعبہ کے تمام اساتذہ کو فون کیا کہ ان پر لاٹھی چارج کیا جا رہا ہے اور وہ ان کی مدد کو پہنچیں اور آکر ان کی جان بچائیں لیکن شعبہ ریاضی کے صرف ایک استاد توصیف اسلم آئے اور انہوں نے تمام سکیورٹی گارڈز کے آگے ہاتھ جوڑے اور ان کو پیچھے ہٹایا اس دوران گارڈز نے ان پر بھی ڈنڈے برسائے۔ یوں وہاں پر ماحول ایسے بن گیا جیسے میدان جنگ ہو۔ اس واقعہ کے بعد طلبا و طالبات نے اس واقعہ کی انکوائری کا مطالبہ کیا اور انکوائری کی یقین دہانی بھی کرائی گئی لیکن اگلے دن یونیورسٹی کو تا حکم ثانی بند کر دیا گیا۔

اس تمام واقعے میں یونیورسٹی کے طلباوطالبات شدید زخمی ہوئے۔ مزید یہ کہ طلباوطالبات کو فیل کرنے، سمسٹر میں لٹکائے رکھنے اور یونیورسٹی سے نکالنے کی دھمکیاں بھی دی جا رہی ہیں۔ اس معاملے میں طلباوطالبات کی جانب سے اپیل کی گئی ہے کہ وائس چانسلر ڈاکٹر بلال خان، چیئرمین شعبہ ریاضی ڈاکٹر طاہر محمود، DSA شمس البصر اور ڈین فیکلٹی آف سائنس ڈاکٹر معظم اور چیف سکیورٹی آفیسر کو اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور سے فوری طور پر نکالا جائے کیونکہ یہ یونیورسٹی میں تعلیم نہیں شر پھیلا رہے ہیں۔ ان کی وجہ سے آئندہ کوئی بھی اپنی بہن اور بیٹی کو اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں نہیں بھیجے گا۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو سوموار تک کے لئے pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: اس کو سوموار تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: جناب والا! میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں اور آپ کی توجہ چاہتا ہوں کہ گیارہویں اجلاس کی ایک تحریک التوائے کار ہے جو کہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں ہے اور جب میں نے رانا ثناء اللہ خان کی خدمت میں عرض کی کہ تحریک التوائے کار پر ابھی تک کچھ نہیں ہوا۔ رانا صاحب محترم نے فرمایا کہ یہ بڑی عجیب بات ہے کہ وہ تحریک التوائے کار کہاں گئی؟ اب جناب! بات یہ ہے کہ جو ایک اہم تحریک التوائے کار تھی جو پیش ہو چکی ہے وہ ابھی تک pending ہے اور آج حالت یہ ہے۔ میں نے اس کی کاپی نکلوائی ہے تو میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اس کو دوبارہ پڑھوں۔ آپ رانا صاحب سے پہلے observation لے لیں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! اس کو دوبارہ پڑھ لیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جی، بالکل پڑھ لیا جائے۔

جناب سپیکر: اس کا نمبر کیا ہے؟

پراپرٹی ٹیکس کے عملہ اور افسران کی ملی بھگت سے پراپرٹی کی غلط تشخیص سے مالکان کو مالی پریشانی کا سامنا

شیخ علاؤالدین: اس کا نمبر ہے 308/09

میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پراپرٹی ٹیکس کا عملہ صوبہ میں کروڑوں روپے کی کرپشن میں ملوث ہے۔ پراپرٹی ٹیکس کے عملے نے ٹیکس دہندگان جن کو پورا عزت واحترام ملنا چاہئے کو ڈرانے دھمکانے کے لئے غنڈوں اور بدمعاشوں کی خدمات بھی حاصل کی ہوئی ہیں۔ یہ امر حقیقت ہے کہ پراپرٹی مالکان کو کبھی سرخ اور کبھی کالا نوٹس بھیجا جاتا ہے۔ پھر وارنٹ گرفتاری جس کا انہیں قانوناً اختیار نہ ہے بھیج دیتے ہیں۔ پہلے جان بوجھ کر پراپرٹی کی غلط تشخیص اور اکثر فرضی کرایہ داروں کے نام ڈالے جاتے ہیں۔ مالکان جائیداد کے نام بھی دانستہ بدل دیئے جاتے ہیں اور پھر ان کی درستی کے لئے علیٰحدہ مطالبہ ہوتا ہے۔ عملہ اپنے افسران کی ملی بھگت سے اکیسویں صدی میں بھی اٹھارویں اور انیسویں صدی کے مہاراجوں اور سکھ دور حکومت کے تاریخی بدنام اہلکاروں کی یاد دلاتا ہے۔ پراپرٹی ٹیکس کا عملہ اور افسران محکمے میں ایک بار بھرتی کے بعد یہیں سے ریٹائر ہوتے ہیں اور کرپشن کے ایسے طریقے جانتے ہیں جس کو سپر کمپیوٹر بھی نہیں پکڑ سکے گا۔ ایک ہی بازار اور ایک ہی علاقہ کی پراپرٹیوں کے ٹیکس میں زمین وآسمان کا فرق رکھا جاتا ہے جس نے پیسے دے دیئے اس کا ٹیکس چودہ سو روپے اور جس نے نہ دیئے اس کا ایک لاکھ چالیس ہزار روپے سالانہ ہو جاتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ پراپرٹی ٹیکس کے تمام عملہ اور افسران کو فوری طور پر ایسے محکموں میں بھیجا جائے جہاں قطعاً direct public dealing نہ ہو۔ ویسے بھی taxation reforms میں frequent transfer taxation law کا بنیادی اصول طے شدہ ہے۔ ایسی ترامیم بہت ضروری ہیں جس سے ٹیکس گزار اور عملہ کا آپس میں تعلق ختم ہو جائے اور عملہ کے صوابدیدی اختیارات نہ رہیں۔ تمام کار خاص جو اصل میں محکمہ کے ریٹائرڈ ملازمین ہیں پر نظر رکھنا بہت ضروری ہے جو بددیانت ملازمین کے ایجنٹ کا کردار بخوبی سے نبھا رہے ہیں۔ یہ امر بھی یقینی بنایا جائے کہ پراپرٹی ٹیکس میں کوئی نیا ملازم تین سال سے زائد نہ رہ سکے۔ پراپرٹی ٹیکس کے عملے کو ٹیکس دہندگان کا احترام وسلیقہ سکھایا جائے۔ ان تمام امور کے ساتھ ساتھ محکمہ کے تمام بددیانت ملازمین جن کے نام کوئی صیغہ راز نہ ہیں اور جنہیں سب جانتے ہیں کے شاہانہ

رہن سہن اور بود و باش کو بھی مد نظر رکھا جائے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! میں اس میں تھوڑا سا add کرنا چاہوں گا کہ جب میں نے یہ تحریک پیش کی تھی اس کے بعد باقاعدہ پراپرٹی ٹیکس کے عملے نے میری ذاتی لاہور کی پراپرٹی سے چھیڑ چھاڑ شروع کی اور جو ہو رہا ہے میں تو اس سے نمٹ ہی رہا ہوں لیکن میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جن بڑے ہوٹلوں کو شراب فروخت کرنے کی اجازت دی گئی ہے صرف وہاں کا ریکارڈ نکال لیں کہ وہاں پچھلے پانچ چھ سال سے وہی لوگ بیٹھے ہوئے ہیں اور اس کے علاوہ پچھلے دور حکومت میں مجھے کہا گیا تھا کہ گاڑیوں کی رجسٹریشن کے بارے میں کوئی foolproof system بنا کر دیں۔ میں نے گورنمنٹ کے کہنے پر اس وقت کے سیکرٹری کو سارا system بنا کر دیا تھا۔ آپ کو پتا ہے کہ فرید کورٹ ہاؤس میں روزانہ سینکڑوں / ہزاروں لوگ آکر پریشان ہوتے ہیں اس سسٹم کو دومنٹ میں سیدھا کیا جا سکتا ہے اگر اس سسٹم کے تحت گاڑیوں کو رجسٹر کرا کر سڑکوں پر لایا جائے۔

جناب سپیکر! اب یہاں پر حالات یہ ہیں کہ سینما ہال پر کوئی ٹیکس نہیں، chair lift پر کوئی ٹیکس نہیں اور سرکس پر کوئی ٹیکس نہیں تو اس طرح اگر ان heads کو بھی چھوڑ دیا گیا ہے اور ابھی ہمارے محترم وزیر خزانہ نے جو بجٹ دیا ہے اس میں انہوں نے کہا ہے کہ ہم اس سال recovery زیادہ کریں گے، کم از کم اس عملے سے تو کبھی recovery نہیں ہو گی۔ میں یہاں پر ان لوگوں کے نام نہیں لینا چاہتا، میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اس پر ایک کمیٹی بنائیں میں ثابت کر سکتا ہوں کہ اس head میں گورنمنٹ کا کتنا نقصان ہو رہا ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! محترم شیخ صاحب نے جو بات کی ہے میں کہوں گا کہ ان کی تحریک کو pending کر لیں اور میں تھوڑا سا یہ بھی کہوں گا کہ اس سال ہم نے خصوصی طور پر محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی capacity building کے لئے فنڈز رکھے ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ ہم اس سال نئے لوگ بھی اس محکمے میں hire کریں گے اور اس کی total capacity building کی جائے گی تاکہ ہم نے جتنا ریونیو اکٹھا کرنا ہوتا ہے اس کے لئے واقعی اس محکمے میں سٹاف کم ہے۔ اس کو ہم بالکل بہتر کر رہے ہیں ان کی ٹریننگ بھی کریں گے۔ شیخ صاحب نے سینما، سرکس اور

chair lift پر ٹیکس کے حوالے سے جو بات کی ہے پچھلی گورنمنٹ میں انہیں exempt کیا گیا تھا تو ہم اس کو بھی review کر رہے ہیں۔ چیف منسٹر صاحب نے اس پر ایک سپیشل کمیٹی بنا دی ہے ہم شیخ صاحب سے بھی اس پر consult کر لیں گے اگر آپ اس پر ہاؤس کی بھی کوئی کمیٹی بنانا چاہیں تو وہ آپ کی صوابدید ہے۔ ویسے اس پر چیف منسٹر صاحب نے already ایک کمیٹی بنائی ہے اور ہم شیخ صاحب سے ان کی proposals لینا چاہیں گے کیونکہ ہم نے اس کو finalize کر کے ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ڈیپارٹمنٹ کو بہتر کرنا ہے اور revenue collection بڑھانا ہے۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب نے نشاندہی کی ہے کہ جو لوگ ہوٹلوں کو شراب کے پرمٹ دیتے ہیں وہ عرصہ دراز سے ادھر بیٹھے ہوئے ہیں ان کا آپ نوٹس نہیں لے سکتے؟

وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں نے اسی لئے کہا ہے کہ اگر اس تحریک کو pending کر دیں تو میں انہیں exactly بتا سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: میں اس پر کمیٹی نہیں بناتا اس کو Monday تک pending کرتے ہیں۔ آپ ان کے ساتھ بیٹھ کر اس پر مفصل رپورٹ تیار کر کے مجھے بھی بتائیں اور جتنے لوگ اتنے عرصے سے وہاں پر لگے ہوئے ہیں ان کو وہاں سے فارغ کیا جائے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے بات کو سمجھ لیا ہے۔ میں اس معزز ایوان کے سامنے صرف ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ صرف گاڑیوں کی رجسٹریشن میں، میں انہیں full bank guarantee دیتا ہوں اور جتنی ان کی income ہے اس میں 25 فیصد اضافے کا کہتا ہوں۔ اگر یہ 10۔ارب کی بنک گارنٹی کہتے ہیں میں دیتا ہوں اور میں 25 فیصد ان کا ٹیکس بڑھانے کو تیار ہوں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ شراب کے پرمٹوں پر جو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں یہ بڑے بڑے لوگوں کو ہلا دیتے ہیں، خود نہیں ہلتے، ان کی اتنی powerful line ہے۔ باقی میرے بھائی منسٹر صاحب اپنے طور پر کوشش کر کے دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ بھی میری تھوڑی سی رہنمائی فرمائیں گے تاکہ جو لوگ اتنے عرصے سے بیٹھے ہیں ایک لسٹ مجھے بھی بنا کر دیں تاکہ ان کے ساتھ کوئی discussion ہو تو انہیں بتایا جائے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ ٹھیک ہے لیکن اب آپ اس پر Monday کو ایک کمیٹی ضرور بنا دیں تاکہ یہ مسئلہ حل ہو۔ میں ریکارڈ پر ایک بات لانا چاہتا ہوں جو ابھی میاں صاحب نے کہی ہے۔ منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ ہم نئے لوگ لا رہے ہیں، نہیں جناب! نیا خون تب کام کرتا ہے جب پہلے والا گندا خون نکالا جائے۔ جب تک گندا خون نہیں نکلے گا نیا خون کچھ نہیں کرے گا۔ اس گندے خون کو کہیں اور بھیج دیں، بہت سارے ایسے ڈیپارٹمنٹ ہیں یا ان سے ویسے ہی جان چھڑا لیں، انہیں golden shake hand دے دیں بلکہ انہیں تو golden shake hand کی بھی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ان کے پاس اتنا پیسا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کو انشاء اللہ satisfied کریں گے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! جہاں پر آپ اتنی مہربانی کر رہے ہیں میری بھی ایک تحریک التوائے کار نمبر 171/09 ہے اس کو بھی پیش کرنے کی اجازت دے دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، چیمہ صاحب! پیش کریں۔

محکمہ خزانہ کا فنڈز کے اجراء پر اپنی غلطی کی درستی نہ کرنے سے سکولوں کی اپ گریڈیشن نہ ہونے کی وجہ سے مقامی طلباء وطالبات کو داخلہ میں پریشانی کا سامنا

چودھری عامر سلطان چیمہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ محکمہ فنانس پنجاب نے بروئے چٹھی نمبری W&M-1-31/2006-07 مورخہ 15-مارچ 2007 بر تعمیل ڈائریکٹو جناب وزیراعلیٰ پنجاب نمبر DS-ICM/06/OT-4/135335 مورخہ 2-ستمبر 2006 ضلع سرگودھا کے تین سکولوں کی اپ گریڈیشن کے لئے فنڈز جاری کئے جن میں (I) اپ گریڈیشن گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 119 شمالی کو ہائر لیول کے لئے 7.775 ملین روپے (II) اپ گریڈیشن گورنمنٹ بوائز ہائی سکول چک نمبر 109 جنوبی کو ہائر لیول کے لئے 9.168 ملین روپے اور (II) اپ گریڈیشن گرلز ہائی سکول چک نمبر 109 جنوبی کو ہائر لیول کے لئے 4.071 ملین روپے جاری کر دیئے۔ بعد ازاں فنانس ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب نے ان ہی تین سکولوں (i) گرلز ہائی سکول چک 119 شمالی کے لئے 3.888 ملین روپے (ii) بوائز ہائی سکول چک 109 جنوبی کے لئے 4.584 ملین روپے

اور (iii) گرلز ہائی سکول چک109 جنوبی کے لئے 4.071 ملین روپے دوبارہ جاری کر دیئے۔ عوام کے نمائندوں کے مطابق وزیر اعلیٰ پنجاب نے بذریعہ ڈائریکٹو نمبر DS-1(CMS)/07/OT-4/176645 مورخہ 17۔اپریل 07 اور نمبر RO(ADP)P&D/2006-LDP(17)1 مورخہ 12۔ مئی 07 بعد میں دوبارہ وصول ہونے والے فنڈز کے عوض تین متبادل سکولوں (I) اپ گریڈیشن گرلز ہائی سکول 113 جنوبی کو ہائر لیول کے لئے مبلغ 7.915 ملین (II) اپ گریڈیشن گرلز ہائی سکول چک 104 شمالی کو ہائر درجہ دینے کے لئے مبلغ 7.915 ملین روپے کی متبادل سکیموں کی منظوری فرمائی۔

فنانس ڈیپارٹمنٹ پنجاب نے دوبارہ جاری شدہ رقم 12.543 ملین روپے متبادل سکیموں پر خرچ کرنے کے لئے corrigendum جاری کر دیا اور اس طرح تین متبادل سکیموں پر کام جاری کر دیا گیا ہے لیکن محکمہ فنانس نے دوبارہ غلطی کرتے ہوئے بقایا رقم مبلغ 8.756 ملین روپے بذریعہ چٹھی نمبر FD.W&M-1-31/2007-08 مورخہ 2007-9-8 کی رقم پہلے تین سکولوں کے لئے جاری کر دی جبکہ دراصل یہ رقم تین متبادل سکولوں کے لئے جاری کی جانی تھی۔ ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر سرگودھا نے بروئے چٹھی نمبری P&D-2008/57/iv-A-67 مورخہ 15-01-2008 کو جناب سیکشن آفیسر (W&M) فنانس ڈیپارٹمنٹ پنجاب کو اس غلطی کی درستی کے لئے corrigendum جاری کرنے کی استدعا کی تاکہ وصول شدہ رقم کو اصل ترمیم شدہ سکولوں پر خرچ کیا جا سکے اور جاری کام مکمل کئے جا سکیں لیکن ایک سال سے زائد عرصہ گزرنے کے باوجود غلطی کی درستی نہیں کی جا رہی اور موقع پر ٹھیکیداروں نے کام بند کر رکھا ہے، اس طرح جن عوام کے مطالبہ پر یہ متبادل سکول منظور کئے گئے تھے وہ نہایت پریشانی میں مبتلا ہیں کہ اتنا عرصہ گزرنے کے باوجود ان کے بچوں کو اپنے نزدیکی سکولوں میں داخلہ کی سہولت سے بلاوجہ محروم رکھا جا رہا ہے اور وہ اپنے بچوں کو دور دراز سکولوں میں بھیجنے پر مجبور ہو رہے ہیں، سال 09-2008 بھی اختتام پذیر ہونے والا ہے اور اگر یہ موصول شدہ رقم خرچ نہ ہوئی تو ضائع جائے گی اور ایک طرف حکومت کا کثیر سرمایہ جو خرچ ہوا ہے ضائع جائے گا تو دوسری طرف عوام بھی اس سے استفادہ نہیں حاصل کر پائیں گے اور اخراجات میں بھی اضافہ ہو گا۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک میں بڑے لمبے چوڑے فنڈز کی بات کی گئی ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ چیمہ صاحب کے گزشتہ regime کے اثر ور سوخ کا شاخسانہ لگتا ہے۔ اس میں جو اصل صورتحال ہے اسے محکمہ خزانہ سے منگوا لیتے ہیں اس لئے اس تحریک کو سوموار تک pending کر لیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو سوموار تک pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! میرے محکمہ تعلیم کے حوالے سے کچھ points رہ گئے تھے مجھے اجازت دی جائے کہ میں اپنی بات کر سکوں۔

جناب سپیکر: کیا آپ تقریر کرنا چاہتی ہیں، شعر پڑھنا چاہتی ہیں یا کیا کہنا چاہتی ہیں؟

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! میں تعلیم کے بارے میں کچھ کہنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: آپ دو منٹ میں اپنی بات مکمل کر لیں۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! میں ایک منٹ میں اپنی بات مکمل کر لوں گی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی، محترمہ رفعت سلطانہ ڈار!

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! میرا یہ points بہت ضروری تھا۔ اس دن وقت ختم ہو گیا تھا اور میں بات نہیں کر سکی تھی۔ میرے لئے یہ بات کرنا بڑا ضروری ہے۔

جناب سپیکر! ایجوکیشن کا محکمہ نہایت اہمیت کا حامل محکمہ ہے مگر نرسری اور montesori سکولوں نے اودھم مچایا ہوا ہے، یہ اپنی من مانی کرتے ہیں۔ یہ ہر سال اپنی مرضی سے بہت زیادہ فیسیں بڑھا دیتے ہیں۔ انہوں نے اپنی کنٹینیں بنائی ہوئی ہیں اور وہاں یہ چھوٹی چھوٹی سموسیاں 15/15 روپے میں بچوں کو بیچتے ہیں، چھوٹی چھوٹی disposable mineral water کی بوتلیں 30/30 روپے میں بچوں کو فروخت کرتے ہیں۔ ان کا کوئی طریق کار نہیں ہے۔ انہوں نے فیسیں بھی زیادہ رکھی ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر! اگر سرکاری سکولوں کی طرف دیکھیں تو وہاں امتحان کا طریق کار نہایت غلط ہے۔ جب ایک بچہ کمرہ امتحان میں داخل ہوتا ہے تو اس وقت اس کی چیکنگ نہیں ہوتی، جب وہ کمرہ امتحان میں بیٹھ جاتا ہے، 20 منٹ تک پیپر کرتا ہے تو بعد میں اگر اس کی جیب سے موبائل نکل آتا ہے تو

وہ چھین لیتے ہیں۔ وہ موبائل واپس بھی نہیں کرتے اور اس بچے کو تین سال کے لئے امتحانات سے باہر بھی کر دیا جاتا ہے۔ اتنی بڑی سزا تو کسی چوری کی بھی نہیں ہوتی جو اس بچے کو دی جاتی ہے۔ جب بچے کو اتنی بڑی سزا دی جائے تو وہ بچہ گھر والوں اور سکول والوں سے باغی ہو جاتا ہے۔ وہ معاشرے میں ناسور بن جاتا ہے۔ اس چیز کو ہم نے سختی سے روکنا ہے۔

جناب سپیکر! میرا تیسرا پوائنٹ یہ ہے کہ کہیں جون کے مہینے میں رزلٹ آ رہا ہے، کہیں مئی کے مہینے میں اور کہیں فروری کے مہینے میں رزلٹ آ رہا ہے۔ پہلے طریق کار یہ ہوتا تھا کہ 31۔مارچ کو رزلٹ آتا تھا۔ اس کا سب کو پتا ہوتا تھا کہ 31۔مارچ کو بچوں کا رزلٹ آئے گا۔ اب یہ اپنی من مانی کرتے ہیں۔ میری تجویز یہ ہے کہ چھوٹی جماعت سے لے کر میٹرک تک کا رزلٹ 31۔مارچ کو آنا چاہئے۔ اس سے کم از کم کوئی regularity تو پاکستان میں نظر آئے گی، کوئی punctuality تو نظر آئے گی اور کسی چیز کا وجود تو نظر آئے گا۔ اس طرح تو پتا ہی نہیں چلتا کہ ہمارے ملک میں امتحانات کا طریق کار کیا ہے؟ شکریہ

جناب سپیکر: آپ کا بہت شکریہ

پوائنٹ آف آرڈر

صدر مملکت کی زیر صدارت ارسا کی میٹنگ میں پنجاب کے نہری پانی میں کمی کا فیصلہ

میاں شفیع محمد: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! آپ نے فرمایا تھا کہ جب وزیر آبپاشی آئیں گے تو آپ بات کر لیجئے گا۔

جناب سپیکر: وزیر آبپاشی تشریف لا چکے ہیں۔ میاں شفیع محمد صاحب! آپ اپنی بات repeat کر دیں۔

میاں شفیع محمد: جناب سپیکر! میں repeat کر رہا ہوں کہ جنگ اخبار میں خبر لگی ہے کہ "سندھ کی زرعی ضروریات پوری ہونے تک تربیلا میں پانی ذخیرہ نہ کرنے کی ہدایت۔ چشمہ، جہلم اور تونسہ پنجند کی نہریں بند۔" اس کے علاوہ Nation میں لکھا ہے کہ No Taunsa-Punjnad water for Punjab

جناب سپیکر! ارسا ایک اتھارٹی ہے جو پانی کی تقسیم کا فیصلہ کرتی ہے۔ یہ فیصلہ کراچی میں جناب صدر کی زیر صدارت ہوا ہے۔ یہ کس اختیار کے تحت فیصلہ کیا گیا ہے اور کیسے پنجاب کا پانی cut کیا گیا ہے؟ یہاں پنجاب اسمبلی in session ہے اور ہمارا حق مارا جا رہا ہے۔ ہمارے حلقوں سے فون آ رہے ہیں کہ تمام نہریں بند ہیں۔ اس کے علاوہ پہلے ہی زمینداروں پر ظلم ہو رہا ہے تو یہ مزید ظلم کیوں کیا جا رہا ہے اور اس کا کیا سدباب وزیر آبپاشی یا حکومت پنجاب کرے گی؟ حکومت یہاں پر اس کا جواب دے۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! میں اپنے بھائی کی بات کو آگے بڑھاتا ہوں کہ "The News" کی خبر ہے کہ پورے پنجاب کو بند کر کے 25 ہزار کیوسک پانی سندھ کو اس کے اپنے حصے سے over and above ملے گا۔ یہ پانی کی بہت بڑی مقدار ہے۔ اس سے پورا پنجاب بنجر ہو جائے گا۔ اس سلسلہ میں ہمارے وزیر آبپاشی صاحب تشریف رکھتے ہیں اور خوش قسمتی سے یہ سینئر منسٹر بھی ہیں اور پاکستان پیپلز پارٹی کے یہاں representatives بھی ہیں۔ یہ چیز قطعاً کسی طور پر بھی قابل قبول نہیں ہے کہ پورے پنجاب کو بنجر کیا جائے۔ یہاں حد تو یہ ہے کہ کالا باغ ڈیم نہیں بننے دیا جا رہا اور وہاں کا وافر پانی سندھ کا سمندر میں گر رہا ہے۔ یہ انتہائی serious معاملہ ہے۔ آپ اس پر بات کرنے کے لئے ایک دن رکھیں۔ یہاں پورے پنجاب کے زمیندار بیٹھے ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اخبار میں لکھا ہوا ہے کہ:

> Sindh Irrigation Minister Syed Murad Ali Shah said that Punjab till today (Wednesday) was getting 3000 qusics water through Taunsa-Punjnad canal, which from Thursday would be provided to Sindh following the closure of the respected canal.

جناب سپیکر! Thursday یعنی آج canal بند کر دی جائے گی۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! آپ یہ سمجھیں کہ جتنے لوگ سندھ سے پانی لیتے ہیں۔ آج سے ان کا حقہ پانی بند ہو گیا ہے۔ ہمیں یہ قطعاً کسی صورت میں قبول نہیں ہے۔ آپ اس پر پورا دن رکھیں اور وزیر آبپاشی اس کی وضاحت کریں۔ اگر اس قسم کی کوئی move وہاں سے چلی ہے اور پیپلز پارٹی کے higher یہ

کر رہے ہیں تو یہ انتہائی ظلم ہے۔ یہ ظلم ہم قطعاً نہیں ہونے دیں گے اور میں یہ کہوں گا کہ کسی بھی زمیندار کو یہاں بیٹھنے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ایک ایسے فیصلے کا سندھ سے اعلان ہوا ہے جبکہ پنجاب اسمبلی کا اجلاس بھی ہو رہا ہے۔ سندھی ہمارے بھائی ہیں اور پہلے بھی یہ ہوتا رہا ہے کہ پنجاب اسمبلی میں باقاعدہ announce کیا جاتا تھا یا پنجاب اسمبلی کے چیف ایگزیکٹو یا ان کی کابینہ کی طرف سے ایک فیصد یا 2 فیصد cut کر کے کچھ کیوسک کا announce کیا جاتا تھا۔ وہ ہمارے بھائی ہیں۔ ان کو پانی دیا جانا چاہئے، وہ پانی جتنا چاہیں لیں لیکن ایک بات جو فرمائی گئی ہے کہ 35 ملین ایکڑ فٹ پانی سمندر میں گر رہا ہے۔ اس کو بچانے کے لئے کچھ نہیں کیا جا رہا لیکن یہ فیصلہ جو ہے۔ پنجاب کے پانی کے بارے میں، اس کے خون کے بارے میں اور bread and butter کے بارے میں ہے اگر پنجاب کا فیصلہ پنجاب میں ہی ہو جاتا تو زیادہ اچھا تھا۔ جناب آصف علی زرداری پاکستان کے دورے پر تشریف لائے ہیں تو آتے ہی انہوں نے یہاں پر یہ فیصلہ کیا ہے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ان کی allied حکومت کے یہاں پر چیف ایگزیکٹو قائد ایوان میاں شہباز شریف صاحب ہیں، میں ان کا اسم شریف لے رہا ہوں ویسے تو میں یہاں قائد ایوان سے ہی پکارا کرتا ہوں۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ جب پنجاب میں چیف ایگزیکٹو موجود ہیں تو وہ ان سے کہتے تو وہ کر دیتے، اب ان سے کروانے کی بجائے انہی کے کام کئے گئے۔ میں جناب کی وساطت سے نہایت ادب سے عرض کروں گا کہ چیف ایگزیکٹو پنجاب کے ہیں، پانی پنجاب کا کٹ رہا ہے، فصل پنجابیوں کی مرنی ہے، پیٹ خالی پنجابیوں کے ہونے ہیں اور اگر ڈھور ڈنگر چارے کے بغیر مرنے ہیں تو وہ پنجابیوں کے مرنے ہیں لہٰذا اس کے لئے فیصلہ بھی ادھر ہی ہونا چاہئے نہ کہ پنجاب کے کام سندھ میں ہوں۔ اب یہ روش ترک کر دی جائے کہ پنجاب کے فیصلے باہر ہوں اور میرا خیال ہے کہ آئندہ نہیں ہوں گے۔ یہاں پر صاحب اقتدار تشریف فرما ہیں تو میں اس چیز پر believe نہیں رکھتا کیونکہ وہ ایک mandate کے ذریعے یہاں پر آئے ہیں اور میں اپنے بھائی کے اس بیان کو بھی نہیں مانتا جو رات سے چینلز پر پٹیاں چل رہی ہیں کہ ہماری وجہ سے ان کے جھنڈے قائم ہیں۔ ان کے جھنڈے ان کے اپنے mandate کی وجہ سے قائم ہیں۔ یہ تو ایک additional سی support انہیں کی گئی ہے جو کسی وقت بھی withdraw ہو

سکتی ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ پنجاب کے پانی کے فیصلے پنجاب کے اندر کئے جائیں۔ میں بہت مشکور ہوں گا۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! میں clarification کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! ایک body constituted ہے جس کا نام ارسا ہے تو پنجاب کے فیصلے اگر پنجاب میں نہیں ہونے تو پھر ارسا کی body constituted کیوں ہے؟ یہ تو ان کے دور میں بھی constituted تھی۔ ہم اب اس کو بالکل نہیں مانتے اور ہم اس پر احتجاج کریں گے۔

میاں محمد رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں رفیق صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ 1999 میں جب پرویز مشرف جرنیل نے قبضہ کیا تو بھارت نے بگلیہار ڈیم بنانا شروع کر دیا اور بگلیہار ڈیم کے ساتھ ساتھ چناب کا پانی بھی روک دیا، دریائے جہلم پر بھی ڈیم بنانے شروع کر دیئے ہیں اور اب سندھ کا پانی روکنے کا بھی بھارت نے پورا بندوبست کر لیا ہے جس کی پاکستان کو صحرا بنانے کی مذموم کوشش ہے۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ جرنیلوں نے تین دریا پہلے بیچے اور ہمارے حصے میں آئے ہوئے باقی کے تین دریا بھی جرنیل نے بیچ دیئے ہیں۔ یہ پاکستان اور پنجاب کے ساتھ جرنیلی اور غداری ہے۔ پاکستان کے باقی کے تین دریا جو پاکستان کے حصے میں آئے تھے ان کا پانی بھی بھارت نے روکا ہے لیکن کسی جرنیل نے جرأت نہیں کی بلکہ انہی کے دور میں دریاؤں کا پانی بند کر کے 8ہزار کیوسک روزانہ کی کمی کی جا رہی تھی اور آج ایک لاکھ کیوسک روزانہ ہمیں ہندوستان کم دے رہا ہے جو انہی جرنیلوں کی وجہ سے ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: بہت مہربانی۔

چوہدری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! اسی point پر میں تھوڑا سا عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! 1962 کے accord سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہمیں صرف اس کو ایک متفقہ قرارداد میں تبدیل کرنا ہے کہ ہم یہ نہیں ہونے دیں گے۔ میں حکومتی

بنچوں پر بیٹھے ممبران سے بھی گزارش کروں گا کہ وہ بھی مہربانی کر کے اس issue میں ہمارا ساتھ دیں کہ ہم یہ پانی بند نہیں ہونے دیں گے۔ ہمارا ہاؤس اس پر متفقہ قرارداد لے کر آئے۔

چوہدری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں صرف ایک منٹ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ابھی سردار صاحب کھڑے ہیں، ذرا ان کی بات سن لیں۔ جی، سردار صاحب!

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ پنجاب بھر کے لئے یہ نہایت سنجیدگی کا مسئلہ ہے جو ہمارے لئے پریشانی کا مسئلہ بن چکا ہے۔ وزیر آبپاشی صاحب یہاں پر موجود ہیں تو اخبارات کے ذریعے جو خبر ہے کہ صدر صاحب نے ارسا کی میٹنگ بلا کر ان کو ہدایت کی ہے کہ تونسہ پنجند لنک کو بند کر دیا جائے اور پانی تونسہ بیراج جانے دیا جائے۔ معاہدے جن کا اپوزیشن بنچوں سے بھی ذکر کیا جا رہا ہے، یہ water accord میں موجود ہیں اور water accord کے مطابق پنجاب کو پانی کا share ملتا ہے اور اس سے زیادہ ایک بوند بھی نہیں ملتا۔ اسی معاہدے کے تحت downstream تونسہ بیراج اور downstream پنجند سندھ کو پانی جاتا ہے۔ صدر صاحب کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ unilaterally کسی کو اپنے share of irrigation water سے محروم کر دیں۔ پنجند سے نیچے جتنا رقبہ کاشت کیا جاتا ہے اس سے کتنے اربوں کا نقصان ہوا ہے اس کا اندازہ یہاں بیٹھے ہوئے نہیں ہو سکتا اور کتنے لاکھوں لوگوں کا روزگار اس پانی سے منسلک ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہماری زراعت کا ذریعہ بنایا ہوا ہے۔ میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ ہاؤس کی متفقہ recommendation ہونی چاہئے کہ فوری مرکزی کابینہ کا اجلاس بلایا جائے اور اس معاملے کو مرکزی کابینہ میں زیر بحث لایا جائے یا پھر Council of Common Interest جہاں پر پنجاب کی بھی نمائندگی ہوگی تو اس کا فوری اجلاس بلایا جائے اور اس میں یہ مسئلہ پیش کیا جائے کیونکہ ہم خاموشی سے یہ قبول نہیں کر سکتے۔ یہ پنجاب کا اس قدر نقصان ہے جس کا estimate یہاں بیٹھے ہوئے نہیں لگایا جا سکتا۔ میں یہاں پر آپ کی وساطت سے یہ درخواست کروں گا کہ ہمارے coalition partner وزیر آبپاشی یہاں پر موجود ہیں وہ آج ہی اسی وقت آپ کی ہدایت کے تحت وزیر اعظم سے رابطہ کریں اور اس سنگین مسئلے کا حل آج ہی ہونا چاہئے۔ بہت شکریہ

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جو میں بتانا چاہتا ہوں وہ انتہائی اہم مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ کیا کرتے ہیں، پلیز تشریف رکھیں۔ وزیر آبپاشی بات کرنا چاہ رہے ہیں پہلے آپ ان کی بات سنیں۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جو بات میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ پنجند نہر کی فوری بندش کے حوالے سے ہے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! میں بھی آپ کے ساتھ ہوں، ذرا تشریف رکھیں۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): صرف ایک منٹ بات کروں گا۔

جناب سپیکر: جی، پہلے آپ اپنی بات کر لیں۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آج کے اخبار میں تین اہم فیصلے جناب زرداری صاحب کے حوالے سے آئے ہیں جن میں پنجند نہر کی فوری بندش، تربیلا اور منگلا میں پانی کی سٹوریج کا روکا جانا اور منگلا سے سندھ کو پانی کی فراہمی شامل ہیں۔ یہ فیصلے پنجاب حکومت اور پنجاب اسمبلی کو اعتماد میں لئے بغیر کئے گئے ہیں جو ہمارے صوبہ پنجاب کو تباہ و برباد کرنے کا منصوبہ ہے۔ پنجند کی نہر یک طرفہ طور پر بند کر دی گئی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ یہ بھی حکم ملا ہے کہ منگلا ڈیم سے پانی سندھ کو دیا جائے گا جبکہ پہلے سے تسلیم شدہ ہے کہ منگلا ڈیم پر صرف پنجاب کا حق ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ تربیلا ڈیم میں پانی کی سٹوریج بند کر دی گئی ہے یہ ظلم عظیم ہے، یہ پورے پنجاب کو بنجر بنانے کی سازش ہے۔ صرف جنوبی پنجاب میں ہی نہیں بلکہ پورے صوبہ پنجاب کی زراعت کو تباہ کیا جا رہا ہے اور اب فصلیں بھی نہیں ہو سکیں گی۔ ہمیں ربیع کے سیزن میں پانی ہی نہیں ملے گا تو میں اس حوالے سے صرف اتنی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بہت سنجیدہ مسئلہ ہے۔ kindly باقی تمام معاملات کو ایک طرف رکھ کر اسی موضوع کو حل کیا جائے کیونکہ پورے صوبے کا مسئلہ ہے۔ جنوبی پنجاب کے حقوق کی تو بات کرتے ہیں تو آج جنوبی پنجاب کا پانی ہی بند کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، سینئر منسٹر صاحب!

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): شکریہ۔ جناب سپیکر! مجھے انتہائی افسوس ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی کے صدر پر یہ کہا جا رہا ہے کہ انہوں نے میٹنگ کی اور پنجاب کا حصہ کاٹا۔ میں ان

بھائیوں سے گزارش کروں گا کہ پاکستان میں صرف ایک سیاسی جماعت ہے جسے چاروں صوبوں کے عوام کا اعتماد اور حمایت حاصل ہے۔ جب بھی خون کی ضرورت پڑی تو سب سے پہلے گردن ہماری کٹی۔

"اہل چمن کہتے ہیں یہ چمن ہمارا ہے تمہارا نہیں"

ہم نے اس ملک کو صرف پانی نہیں بلکہ اپنا خون بھی دیا ہوا ہے۔ بات کرنے سے پہلے اپنے گریبانوں میں جھانکا کریں۔ یہ جو تانگہ پارٹی ہے یہ ایک ایک شہر کی پارٹی ہے اور یہ پاکستان پیپلز پارٹی پر تنقید کرنے سے پہلے اپنے گریبانوں میں جھانکیں۔ جہاں تک پانی کا تعلق ہے تو پنجاب کو اس کا پورا پانی کل بھی مل رہا تھا۔ آج بھی مل رہا ہے، تربیلا ڈیم کا پانی پچھلے سال کے مقابلے میں سے 90 فٹ نیچے چلا گیا تھا اس لئے تمام صوبوں کا پانی کم کیا گیا ہے۔ جو کل سے improve ہونا شروع ہوا ہے اور اگلے دو دنوں میں وہ پورا ہو جائے گا۔ کسی قرارداد کی ضرورت ہے، نہ کسی کو وزیراعظم سے بات کرنے کی ضرورت ہے، میں یہ assure کرتا ہوں کہ پنجاب کا ایک کیوسک پانی بھی اگر کاٹا گیا تو میں ہاؤس سے استعفیٰ دے دوں گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب یہاں پر پنجاب کے عوام کے حقوق کی بات ہوتی ہے تو جو ایک یا دو منتخب ہونے والی جماعتوں کے بھی پارلیمانی لیڈر ہیں ہم ان کو بھی عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں بلکہ ان کی designated seats پر بھی ہم اپنے کسی ساتھی کو بیٹھنے نہیں دیتے۔ جو بھی یہاں پر حق کی بات کرتا ہے ہم اس کا ساتھ دیتے ہیں۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو اپنے حق کی بات کی گئی ہے اور یہ جو نشاندہی کی گئی ہے اس پر ناراض ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب نشاندہی کرنے والے ہمارے ساتھی اور میرے محترم سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ ہیں۔ ہر نشاندہی کرنے والے کو تانگہ پارٹی کہہ دینا یہ نہایت ہی نامناسب ہے۔ پارٹیاں تانگے پر آتی ہیں یا کسی اور چیز پر آتی ہیں مگر ان کو اس طرح نہیں کہنا چاہئے۔ ہم نے پنجاب کے کسانوں کے حق کی بات کی ہے اور اس کا فیصلہ یہاں ہو۔ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ اس بات کا فیصلہ آپ کر دیں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! میری بات مکمل نہیں ہوئی۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس کے بہت حصے ہیں، دوسرا حصہ جو ہم نے نہیں چھیڑا وہ آپ سے متعلقہ نہیں ہے کہ تربیلا میں storage بند کر دی جائے۔ storage بند کرنے کا مطلب ہے کہ اس indirectly

میں سردیوں میں پانی نہیں چھوڑا جائے گا، ٹربائنز نہیں چلیں گی۔ بجلی کے لئے سردیوں میں بھی لوگ ترسیں گے۔ ایک بچے کو بھی پتا ہے کہ جب storage بند کر دی جائے تو ٹربائن نہیں چل سکتی۔ چونکہ پانی نہیں چھوڑا گیا اس لئے ٹربائین کس چیز سے چلنی ہے۔ صنعت بند ہو جائے گی۔ میں سینئر ایڈوائزر صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے حق کی بات کی ہے اور اس کے بعد کسی کو، ہم آپ کی عزت کرتے ہیں لیکن کسی بھی پارٹی کو، کسی بھی شخصیت کو تذلیل کی نگاہ سے دیکھیں اور نہ ہی ایسے الفاظ سے ان کو پکاریں۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! یہ جو آج اخبار میں اس طرح کی خبریں آئی ہیں اور ان دوستوں نے اس طرح کی نشاندہی کی ہے اگر خدانخواستہ کوئی ایسی بات ہو جائے تو پھر کیا اس کا کوئی علاج میرے اور آپ کے پاس ہے؟ (قطع کلامیاں)

پلیز، میری بات سنیں۔ ہم اس کو کل تک pending کر لیتے ہیں۔ آپ اس کی مکمل confirmation لے لیں۔ آپ کو وہاں سے جو اطلاعات ملتی ہیں کہ جس طرح انہوں نے نشاندہی کی ہے تو اگر کوئی پنجاب کے حقوق پر ڈکیتی کرتا ہے تو اس کو اجازت نہیں دی جا سکتی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

آپ بھی پنجاب کے ہیں۔ پارٹی کوئی بھی ہے، کسی پارٹی سے بھی ہو، پنجاب کا کسان ہے ہم سب کو مل کر ایسے معاملات کو الجھانے کی بجائے سلجھانے کی طرف چلنا چاہئے یہ بات آپ مکمل طور پر پتا کر لیں۔ خدانخواستہ اگر کوئی ایسی بات ہے تو ان سے بات کریں کہ ایسا نہ کریں۔

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): جناب سپیکر! مجھے اجازت ہے؟ میں آپ کی اس رائے سے سو فیصد متفق ہوں اور اگر سینئر وزیر کے الفاظ سے کسی کی دل آزاری ہوئی ہے تو میں ان کے behalf اور اپنی جماعت کے behalf پر معذرت چاہتا ہوں۔ ہم سب کا احترام کرتے ہیں۔ ان کو غالباً اس لئے یہ الفاظ استعمال کرنے پڑے کہ صدر پاکستان پر یہ الزام لگایا گیا ہے میں آپ کی توجہ چاہوں گا کہ جس اخبار نے یا جن اخبارات نے یہ خبر شائع کی ہے ان کو چاہئے تھا کہ وہ پہلے اس کی تحقیق کرتے لیکن میں آپ کی وساطت سے سینئر وزیر سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ خود بھی layman ہیں، میں بھی layman ہوں، آپ بھی layman ہیں۔ ہم ایسی خبر پڑھ کر پریشان ضرور ہوئے ہیں کیونکہ پنجاب کے پانی کے حصے کی بات ہو رہی ہے تو ٹیکنیکل رپورٹ آج کی اور کل کی جناب وزیر آبپاشی منگوا لیں کہ out flow کتنا ہے؟ تربیلا سے اور دیگر ڈیموں سے ریکارڈ منگوا لیں کہ پچھلے سال اس سیزن میں اس دن پانی کا کیا level تھا اور آج کیا ہے اور کس وجہ سے out flow کم کرنا پڑا ہے تاکہ اس ہاؤس کا

اطمینان ہونا چاہئے۔ ہمیں mislead نہ کیا جائے۔ اخبارات نے اگر mislead کیا ہے تو ان سے پوچھ سکتے ہیں۔ صدر کے اوپر الزام دینا مناسب نہیں ہے میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں لیکن یہ بات ہوئی ہے اخبارات نے اگر یہ غیر ذمہ دارانہ بات کی ہے تو ان کو سوچنا چاہئے کہ اس طرح جذبات بھڑکیں گے کوئی صوبہ اپنا حصہ نہیں چھوڑنا چاہتا۔ میں یہی درخواست کروں گا کہ وزیر آبپاشی کو آپ یہ ہدایت فرمائیں کہ وہ پچھلے پانچ چھ ایام کی detailed reports آج اور کل کی جو تازہ ترین ہوگی وہ رپورٹس منگوا لیں جو اس ہاؤس میں پیش کر دی جائیں تاکہ ممبران کا اطمینان ہو کہ پنجاب کا حصہ پنجاب کو مل رہا ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! میں عرض کروں گی کہ:

جناب سپیکر: محترمہ! آپ ان کو بات کرنے دیں۔ ہم ان سے جواب لے رہے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! مجھے انتہائی افسوس ہے کہ آپ اس ایوان کے custodian ہیں۔ آپ نے جو الفاظ کہے ہیں مجھے ان پر شدید اعتراض ہے۔ آپ نے کہا ہے کہ اگر ڈکیتی ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: میں نے کہا ہے کہ اگر حقوق پر ڈکیتی ہو رہی ہے۔

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میری بات سن لیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ ہمارے لئے انتہائی محترم ہیں، ہم آپ کی انتہائی respect کرتے ہیں لیکن میں بطور وزیر آبپاشی جب یہاں پر statement دے رہا ہوں کہ پنجاب کا ایک کیوسک پانی کوئی لے کر جا سکتا ہے اور نہ جائے گا اس کے بعد آپ نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں۔

جناب سپیکر: میں نے یہ نہیں کہا۔

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں انتہائی معذرت سے کہوں گا کہ مجھے بات کر لینے دیں پھر آپ کر لیں یا آپ کر لیں میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ فرمالیں۔ اگر میری بات سے آپ کی دل آزاری ہوئی ہے تو میں خود اس کے لئے معذرت خواہ ہوں لیکن میں حقوق کی بات کر رہا ہوں۔ حقوق پر کوئی compromise نہیں ہوگا۔(نعرہ ہائے تحسین)

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! اگر آپ پنجابی ہیں تو میں بھی پنجابی ہوں۔

جناب سپیکر: شاباش۔

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): اگر آپ رانا ہیں تو میں بھی رانا ہوں۔ جب میں نے یہاں ایوان میں statement دے دی ہے اس کے بعد آپ نے یہاں پر جو الفاظ کہے ہیں۔ میں یہاں پر وفاقی حکومت کا نمائندہ ہوں۔ میں پاکستان پیپلز پارٹی کا پہلے کارکن ہوں پھر وزیر ہوں۔ میں ایسی وزارت پر لعنت بھیجتا ہوں کہ جو میری پارٹی پر بات کرے اور میں اسے برداشت کروں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: میں نے آپ کی پارٹی کی بات نہیں کی ہے۔ میں نے کسی پارٹی کے بارے میں کوئی بات نہیں کی ہے۔ میں نے بات کی ہے کہ پنجاب کے حقوق پر اگر کوئی ڈاکہ ڈالے تو پھر خاموشی کس طرح ہو گی؟

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! وفاقی حکومت کس کی ہے؟ پاکستان پیپلز پارٹی کی ہے۔ صدر کس کے ہیں؟ پاکستان پیپلز پارٹی کے ہیں۔ ارسا کے پانچ نمائندے ہیں۔ چار صوبوں سے ہیں اور ایک وفاق کا ہے جو وفاق کا نمائندہ ہے وہ صدر مشرف نے بجائے فیڈرل کا کوئی neutral آدمی دینے کی بجائے اپنا ایک دوست سندھ سے دیا ہے اور ہمارا جو پنجاب سے ارسا کا نمائندہ ہے اس سے میری آج صبح بات ہوئی ہے اس نے کہا ہے کہ جناب ہمارا حصہ ایک کیوسک بھی نہیں کاٹا جا رہا ہے۔ جب میں نے یہاں پر statement جاری کر دی اگر پنجاب کے حقوق پر ڈاکہ ڈالا گیا۔۔۔

جناب سپیکر: اگر کوئی ڈاکہ ڈالے، میں آپ کی پارٹی کی بات نہیں کر رہا۔ کوئی بھی پارٹی کسی سے بھی اگر پنجاب کے حقوق کی تلفی ہوتی ہے تو یہ کس لئے ہمارے بھائی بیٹھے ہوئے ہیں؟

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! جب میں نے کہہ دیا ہے اور مجھے اپنی وفاقی حکومت پر اندھا اعتماد ہے کیونکہ ہماری جماعت چاروں صوبوں میں ہے اور وہ صوبہ پنجاب کو سب سے زیادہ اہمیت دیتی ہے۔ وفاقی حکومت صوبہ پنجاب کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی کہ اس کا ایک کیوسک پانی کاٹا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ جو statement میں نے جاری کی ہے اس کے بعد میں چاہوں گا کہ کل کوئی statement دوں نہ میں چاہوں گا کہ آپ اس بارے میں کوئی قرارداد لائیں۔ میں اب پھر بڑے واضح الفاظ میں کہہ کر اپنی بات ختم کروں گا کہ پنجاب کے حصے کا ایک کیوسک پانی بھی کسی اور صوبے کو نہیں جائے گا۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ اے پی پی کی official news ہے جو کہ سرکاری handout release کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ There are no Taunsa-Punjnad water for Punjab میں آپ کو مخاطب کرتے ہوئے آپ کی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ کسی کو بھی اور راجہ صاحب کو بھی یہ محسوس نہیں کرنا چاہئے کہ یہ ہمارے ساتھی ہیں اور ہمارے colleague ہیں اور انہوں نے بڑے فخر سے کہا ہے کہ ہم پنجابی ہیں تو ہمیں اس بات کا بھی بڑا احترام ہے اور اس ایوان کا حصہ ہیں لیکن یہ dictatorial attitude ہے کہ میں نے کہہ دیا تو قرارداد ہی کوئی نہ آئے اور ایک وزیر صاحب نے جو کہہ دیا تو اسے حرف آخر ہی سمجھ لیا جائے۔ Feed غلط کر دیا جاتا ہے مثال کے طور پر وزیر خزانہ صاحب نے کل کہا تھا کہ ہم نے چار کولڈ سٹوریج پچھلے سال شروع کروا دیئے تھے جن میں سے ایک ایئرپورٹ کے پاس مکمل ہو چکا ہے۔ انہیں یہ کسی نے لکھ کر دے دیا چار نہیں شروع ہوئے۔ وزیر اپنے تئیں ٹھیک اور آپ بجا فرما رہے ہوں گے۔ راجہ صاحب بالکل اپنے intellectual honesty سے صحیح بیان فرما رہے ہوں گے لیکن سپیکر، ڈپٹی سپیکر اور تمام وزراء سمیت ہم اس ایوان کے ممبران ہیں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے اس ایوان میں آتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے 25 سال ہو گئے ہیں۔ خدا کے لئے یہ کئی دفعہ اس دور سے گزرا ہے کہ جب ہم نے ایک غلطی کی ہے۔ یہ بہت نازک وقت سے گزر رہے ہیں۔ ہمیں

کوشش کرنی چاہئے کہ ہم دوسرا بجٹ بھی پیش کر سکیں اور ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہم یہاں پر پانچ سال کے لئے منتخب ہو کر آئے ہیں اور پانچ سال تک کام کر سکیں۔ اپنی ذاتی لڑائیوں سے، اپنی ذاتی انا سے، اپنے خاندانوں کی انا سے، اپنے ناموں کی انا کے اندر نہ الجھ جائیں۔ ہمیں عوام جن کی ایڑھیاں پھٹی ہوئی ہیں، جن بچوں کے پاؤں میں جوتیاں نہیں ہیں اور جن لوگوں کے پیٹ میں روٹی نہیں ہے۔ خدا کے لئے ان کے لئے سوچتے ہوئے اپنی انا کو چھوڑنا چاہئے۔ پارٹیاں اسی وقت تک ہیں جب پاکستان ہے۔ اگر پاکستان نہیں ہے تو پارٹی بھی کوئی نہیں ہے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں اور راجہ صاحب کی ہر بات کو مانتا ہوں اور ان کی پارٹی کی عزت کرتا ہوں، ان کے خیالات کی عزت کرتا ہوں اور ان کے خیالات کو صحیح مانتا ہوں اور ہو سکتا ہے کہ کوئی clerical mistake ہو۔ میں یہ چاہوں گا کہ کوئی قرارداد لائی جائے کیونکہ قرارداد لانا تو ایوان کا کام ہوتا ہے۔ اس سے کسی کی بے عزتی ہوتی ہے نہ کسی کا سر بلند ہوتا ہے۔ ہم آپ کے ہر کہے کو صحیح مانتے ہیں آپ اس کو جھگڑے کی طرف نہ لے کر جائیں بلکہ حقوق کی طرف لے کر جائیں۔ شکریہ

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں چودھری ظہیر صاحب کا انتہائی احترام کرتا ہوں۔ یہ میرے بھائی ہیں لیکن آج مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے کہ انہیں اس غریب کا خیال بھی آ گیا، اس یتیم کا بھی خیال آ گیا۔ اس مریض کا بھی خیال آ گیا۔ اس ان پڑھ بچے کا بھی خیال آ گیا۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی نشستوں سے کھڑے ہو گئے)

MR. SPEAKER: Order please, Order please

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): شکریہ۔ جناب سپیکر! مجھے ابھی وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف صاحب کی طرف سے ایک تحریری جواب ملا ہے کہ انہوں نے اس مسئلے کی سنگینی کا احساس فرماتے ہوئے آج شام کو میٹنگ بلائی ہے جس میں آپ کی قیادت میں اس ایوان کے نمائندے ہوں گے اور محکمہ کے افسران ہوں گے اور اس معاملے کی تحقیق کر کے رپورٹ کل آپ کے سامنے پیش کر دی جائے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میں سمجھتا ہوں کہ میرے اس بیان کے بعد اس معاملے پر مزید بحث کی گنجائش نہیں ہے۔
قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! ہم مطمئن ہیں اور تلخیوں کو ختم کرنے کے لئے ہماری طرف سے ایک لفظ یا ایک جملہ بھی ادا نہیں کیا جائے گا۔ (قطع کلامیاں)
(اس مرحلہ پر ایوان میں بہت سے اراکین پوائنٹ آف آرڈر پر اپنی اپنی نشستوں سے کھڑے ہو گئے)

سرکاری کارروائی

عام بحث

سالانہ بجٹ برائے سال 10۔2009 کے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری

(۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: معزز اراکین اسمبلی سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف کریں۔ اب گوشوارہ سالانہ بجٹ بابت سال 10-2009 کے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری ہو گی۔ اب ہم گوشوارہ سالانہ بجٹ بابت سال 10-2009 کے مطالبات زر پر کارروائی کا دوبارہ آغاز کرتے ہیں۔ کل کے مطالبات میں مطالبہ زر PC-21013 اور PC-21015 پر بحث اور رائے شماری مکمل کر لی گئی تھی۔ اب cut motions کے ذریعے مطالبات زر پر کارروائی آج ڈیڑھ بجے تک جاری رہے گی۔ اس کے بعد guillotine apply کر دی جائے گی۔ وزیر خزانہ پنجاب مطالبہ زر نمبر PC-21016 پیش کریں۔ جی، وزیر خزانہ!

مطالبہ زر نمبر PC-21016

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 22۔ارب 54 کروڑ 65 لاکھ 90 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''خدمات صحت'' برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 22۔ارب 54 کروڑ 65 لاکھ 90 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "خدمات صحت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی تحریک مندرجہ ذیل اراکین کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

چودھری ظہیر الدین خان، جناب محمد یار ہراج، جناب محمد محسن خان لغاری، چودھری مونس الٰہی، جناب طاہر اقبال چودھری، جناب محمد شفیق خان، جناب شیر علی خان، جناب خرم نواب، جناب خالد جاوید اصغر گھرال، میاں شفیع محمد، ڈاکٹر سامیہ امجد، محترمہ آمنہ الفت، سیدہ ماجدہ زیدی، محترمہ عائشہ جاوید، محترمہ ثمینہ خاور حیات، سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، محترمہ خدیجہ عمر، محترمہ قمر عامر چودھری، محترمہ آمنہ جہانگیر، محترمہ سیمل کامران، انجینئر شہزاد الٰہی!

آپ لوگوں میں سے اس کٹوتی کی تحریک کون پیش کرے گا؟

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! اس تحریک کو میں پیش کروں گی۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"22 ارب۔ 54 کروڑ 65 لاکھ 90 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ نمبر PC-21016 خدمات "صحت" کم کر کے ایک روپے کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"22 ارب۔ 54 کروڑ 65 لاکھ 90 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ نمبر PC-21016 خدمات "صحت" کم کر کے ایک روپے کر دی جائے۔"

وزیر صحت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! I oppose it

جناب سپیکر: وزیر صحت نے اس کو oppose کیا ہے۔ جی، محترمہ!

ڈاکٹر سامیہ امجد: نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ لوگوں کی مکمل توجہ اس امر کی طرف چاہتی ہوں کہ جو قوموں کی عزت اور قوموں کی صحت کے بارے میں ہے۔ آج پنجاب کے بجٹ کی خطیر رقم جو اس زمرے میں دی گئی ہے اس کو زیر بحث لانا انتہائی اہم ہے۔ میں پہلے بھی اپنی تقریر میں واضح کر چکی ہوں کہ جب بھی ہم health کی بات کرتے ہیں تو سب سے پہلے اس کے لئے ایک pyramid یا ایک تکون بنایا

جاتا ہے جس میں اس کی base رکھی جاتی ہے۔اس base میں سب سے زیادہ توجہ جس کو دی جاتی ہے وہ primary health care ہے۔یہ وہ شعبہ یا بنیاد ہے جس سے آپ 75 فیصد مریضوں تک پہنچتے ہیں اور صحت عامہ کا تمام کا تمام دار و مدار اس primary health care پر ہوتا ہے۔اس کے بعد ان مریضوں کو سنبھالنے کے لئے secondary health care یا وہ ادارے اور بڑے ہسپتال جن میں صرف اور صرف 25 فیصد مریض جاتے ہیں جیسے کینسر، ہیپاٹائٹس، ٹرانسپلانٹس، کڈنی وغیرہ۔اس کے بعد جو تیسرا tare یا تکون بنتا ہے یہ اس administration کا ہوتا ہے جو اس پورے معاملے کو smoothly چلانے کے پابند ہوتے ہیں اور یہ ایک فیصد اس تکون کا ہے۔جب آپ ان budgetary figures کو دیکھیں تو پنجاب کے بقراطوں اور سقراطوں نے بیٹھ کر جو یہ بجٹ بنایا ہے اس میں انہوں نے اس تکون کو بالکل الٹا کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: میں تمام معزز ممبران سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ اس ہاؤس میں بیٹھ کر ٹیلیفون کا استعمال بالکل نہ کیا جائے۔جی، محترمہ!

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! میں بات کر رہی تھی پنجاب کے ان بقراطوں کی جنہوں نے انٹرنیشنل فلسفہ اور اسے آسان سی بات سمجھ کر آنے والے فلسفوں کو الٹ دیا ہے۔میں اس ساری بات کو انتہائی easy words میں بیان کرنے کی کوشش کروں گی تاکہ عوام تک یہ message پہنچے کہ یہ جو primary health care ہے، اگر آپ white paper کے صفحہ 58 کے table 5.4 میں دیکھیں یا ان کی demand of grants کی Vol-II کو دیکھیں تو اس میں primary health care کے ساڑھے 6۔ارب روپے کو گھٹا کر 3.6۔ارب روپے کر دیا گیا اور پھر 9۔ارب روپے کو 1.8۔ارب روپے کر کے اس رقم کو گول مول کر دیا گیا ہے۔جس factor میں 75 فیصد مریض مستفید ہوتے ہیں اس کے بجٹ کو سیدھا سیدھا آدھا کر دیا گیا ہے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! ایک روایت بھی ہے اور اس روایت کو اچھے طریقے سے آگے بڑھاتے ہوئے کل وزیراعظم پاکستان نے ہاؤس میں ایک statement دی تھی اور انہوں نے cut motions میں سیکرٹری کا لفظ استعمال کیا تھا کہ cut motions پیش کرتے

ہوئے اگر سیکرٹری موجود نہیں ہوگا تو وہ اپنے آپ کو اس کرسی پر مت سمجھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ وزیراعظم صاحب نے کل بہت اچھی statement دی تھی۔ آج ہمارے ساتھی اپنے معروضات پیش کر رہے ہیں تو میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ کیا اس وقت سیکرٹری ہیلتھ تشریف فرما ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر صحت!

وزیر صحت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہاں پر ایڈیشنل سیکرٹری صاحب آئے ہوئے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! میں دوبارہ الفاظ دہراتا ہوں کہ Prime Minister نے کل کہا تھا کہ سیکرٹری اگر موجود نہیں ہوگا تو وہ اپنے آپ کو اپنی کرسی پر نہ سمجھے۔

وزیر صحت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں بحث میں نہیں پڑنا چاہتا میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ بات قومی اسمبلی میں ہوئی ہے اس کا یہاں اظہار نہیں ہوا ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ ایسا ہونا ضروری ہے اور اس پر انشاء اللہ تعالیٰ implement بھی ہوگا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ضروری ہے اور سیکرٹری صاحب کو ابھی بُلا لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: ان تمام محکمہ جات کے سیکرٹری صاحبان جن کا یہاں دن ہو ان کو موجو ہونا چاہئے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! آپ نے مجھے بات کرنے کا جو موقع دیا اور اس پر وزیر صاحب نے جو فرمایا ہے میں اس سے مطمئن ہوں کیونکہ سیکرٹریٹ کی طرف سے ایوان کی بالکل ہی پروا نہیں کی جا رہی ہے چونکہ اب آپ نے بھی ارشاد فرما دیا ہے ہم اس سے مطمئن ہیں، بہت بہت شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، محترمہ!

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہی تھی کہ primary health care میں 3.7۔ارب روپے کی جو رقم رکھی گئی تھی 75 فیصد امراض اور ان کے تدارک کے لئے ویکسینیشن وغیرہ کے لئے رکھی گئی تھی اس کو آدھا کر دیا گیا ہے۔ یعنی 75 فیصد مریضوں نے جس چیز سے مستفید ہونا ہے اس رقم کو آدھا کر دیا گیا ہے۔ یہ اس budgetary figures کا سب سے حیرت انگیز کارنامہ ہے۔ کیا یہ بجٹ عوام کے لئے بنا ہے یا نہیں؟ اس بجٹ کی یہ سب سے بڑی غلط بات ہے اور اس پر جتنی شدید تنقید، بر ہمی

اور افسوس کا اظہار کیا جائے وہ کم ہے۔ دوسرا یہ کہ secondary health care میں 2.8 یا 2.9۔ارب روپے کی رقم کو بڑھا کر 3.9۔ارب روپے کر دیا گیا ہے یعنی کہ اس کا ایک یا ڈیڑھ ارب نہیں بلکہ اس کو دگنا کر دیا گیا ہے۔ Secondary health care میں، میں پہلے بھی واضح کر چکی ہوں کہ یہ وہ white elephant hospitals یا وہ بڑے ہسپتال ہیں جو صرف پچیس فیصد مریض دیکھتے ہیں میں یہ نہیں کہتی کہ ان کو رقم نہ دی جائے لیکن یہ ایک comparison کے لئے ہے کہ primary health care کا پیسا تو آپ نے آدھا کر دیا لیکن secondary health care جو ایک چھوٹا segment ہے، بے شک وہ بھی بڑا ضروری segment ہے اس کا پیسا آپ نے دگنا کر دیا ہے۔

تیسری بات جو سب سے حیرت انگیز ہے کہ بیوروکریٹس، ایڈمنسٹریشن، ڈی ایم جی گروپ نے اس دفعہ ایک اور جسے کہتے ہیں "بیوروکریٹک گگلی" کرائی ہے۔ اگر آپ جیو پر کامران خان کا شو دیکھتے ہیں تو وہاں شوکت ترین نے بھی اس چیز کا اظہار کیا کہ فیڈرل گورنمنٹ کے بجٹ میں بھی بیوروکریٹس نے گگلی کرا کے دو چار وکٹیں politicians کی گرائی ہیں اور یہاں بھی یقیناً یہی ہوا ہے کیونکہ اگر آپ دیکھیں گے کہ 1.031۔ارب سے چار گنا اضافہ کر کے 4.662۔ارب روپے بیوروکریٹ کو ادا کر دیا گیا ہے تاکہ وہ اس چیز کو supersede کر جائیں۔

جناب عالی! ہیلتھ میں بے شک ان کو بھی facilitate کرنے کی ضرورت ہے مجھے اس چیز پر اعتراض نہیں ہے کہ ان کی facilities and working conditions کو بہتر کیا جائے لیکن مجھے اس چیز پر اعتراض ہے کہ primary health care کے بجٹ کو آدھا کر کے غریب عوام اور دکھی لوگوں کو supersede کر کے وہ لوگ جو اپنی جیب سے 1220 روپے یا 15 ڈالر انٹرنیشنل سٹینڈرڈ کے مطابق اپنی جیبوں سے خرچ کرتے ہیں اور کل فیڈرل گورنمنٹ 2 ڈالر اور پنجاب گورنمنٹ 3 ڈالر ادا کرتی ہے ان غریب لوگوں کا کیا قصور ہے ان کو چھوڑ دیں؟ یہ جو 240 روپے فی کس خرچ کر رہے ہیں اس میں تو صاف ظاہر ہے کہ یہ تو وہ بھی خرچ کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ اب یہ کل 120 روپے فی مریض خرچ کریں گے اور باقی کا سارا کچھ چار گنا ان بیوروکریٹس کی جیب میں چلا جائے گا۔ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ شوکت ترین صاحب نے یہ واضح لفظوں میں ٹی وی پر announce کیا ہے کہ اس کی investigation کی جائے گی اور میں آپ کی وساطت سے میاں محمد شہباز شریف اور منسٹر تک یہ بات پہنچانا چاہتی ہوں کہ اگر اس چیز پر ذرا غور کر لیا جائے کہ کیا یہاں کوئی گگلی یا کوئی یارکر تو نہیں ہو گیا؟ اس کو دیکھنا انتہائی

ضروری ہے کیونکہ ان بجٹ figures کے مطابق ان کو عوام کی کوئی فکر نہیں، ہاں! انہیں white elephant hospitals اور بیوروکریٹس کی فکر ہے۔

جناب سپیکر: ٹائم کا خیال کیجئے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! باتیں آج پوری ہوں گی۔ میں آپ کو دیہی علاقے یا primary health care کے بارے میں یہ بات کہنا چاہتی ہوں کہ 80-1970 کی دہائی میں بنیادی ہیلتھ مراکز اور دیہی مراکز یعنی DHQs and RHCs کا ایک نیٹ ورک قائم کیا گیا تھا۔ 80 کی دہائی میں قائم کئے گئے اس نیٹ ورک کے حالات دن بدن دگرگوں ہوتے چلے گئے اور ہماری حکومت نے repair and renovation کے لئے 295 RHCs and 2456 DHQs کے لئے 4.1 ارب روپے کی خطیر رقم خرچ کی اس رقم سے تمام RHCs یعنی 295 RHCs اور ایک ہزار DHQs پر کام ختم ہو گیا مگر باقی کے جو کام تقریباً 1200 یا 1500 DHQs پر رہ گئے ہیں اس کے لئے اس حکومت کا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے صرف 30 کروڑ روپے رکھے ہیں، 30 کروڑ روپے تو اونٹ کے منہ میں زیرے کے مترادف ہے اور یہ رقم اس سے زیادہ 50 DHQs کے لئے کافی ہو گی۔ یہ Basic Health Units جہاں پر دیہات کا مریض جاتا ہے، جہاں غریب مریض جاتا ہے، جہاں وہ مریض جاتا ہے جو ان quacks اور حکیموں کے ہتھے چڑھ کر اپنی بیماریوں کے کسی shelter کے لئے جاتا ہے اس کے لئے 30 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں، اس سے بڑا مذاق کیا ہوگا؟ اس رفتار سے اگر ان DHQs کو ٹھیک کرنے لگے تو ستر سال درکار ہیں۔

اب میں دوسرے پوائنٹ پر آتی ہوں کہ آپ نے tertiary health care میں نئے میڈیکل کالجوں کا قیام کیا ہے، بے شک WHO اور انٹرنیشنل سٹینڈرڈ یہ کہتے ہیں کہ ہر گیارہ سو مریضوں پر ایک ڈاکٹر کا ہونا بہت ضروری ہے۔ یہ بالکل صحیح ہے یہ ایک انٹرنیشنل سٹینڈرڈ ہے اور اس وقت پاکستان میں 2400 مریضوں پر ایک ڈاکٹر ہے یعنی کہ .We are short of doctors اس بات میں کوئی شک نہیں۔ مجھے یہ دیکھ کر خوشی محسوس ہوئی کہ شاید اس فلسفے کو زیر نظر رکھ کر پانچ میڈیکل کالجوں کی announcement ہوئی اور ان کے لئے خطیر رقم یعنی کہ ان کی رقم کو دگنا کیا گیا مگر کوئی ٹھنڈے دل سے غور کرے تو شاید ڈی جی خان کا جو میڈیکل کالج ہے جس کے لئے بہت تھوڑے پیسے رکھے گئے ہیں وہ تو شاید جائز ہے مگر باقی چار میڈیکل کالجوں کو دوبارہ، اس کے بارے میں سوچنا بہت

ضروری ہے۔ ہم ڈاکٹروں کی اتنی بڑی فیکٹری لگاکر ان کی کیا قدر کرتے ہیں یہ بات بھی سُن لیں تین ہزار ڈاکٹر جو کہ میڈیکل کالج سے نکلتے ہیں اس میں ستر فیصد خواتین ہیں کیونکہ خواتین ہیں ہی زیادہ لائق، وہ زیادہ اچھی ہیں، ستر فیصد سیٹیں لیتی ہیں اور تیس فیصد یہ ڈاکٹر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ ہمیں کیا کہہ رہی ہیں؟(قہقہہ)

ڈاکٹر سامیہ امجد: مگر اس میں کوئی شک نہیں کہ جب آپ ایک دفعہ ڈاکٹروں کی فیکٹری سے تین ہزار ڈاکٹر فی سال نکالتے ہیں تو ان ڈاکٹروں کا آپ کیا کرتے ہیں؟ خواتین جو ہیں وہ زیادہ تر شادی کر کے گھر بیٹھتی ہیں کیونکہ ان کے اوپر کوئی bond یا binding نہیں ہے کہ وہ ہسپتالوں میں ضرور serve کریں گی اور یہ خطیر رقم ان کے لئے جو مختص کی جاتی ہے وہ ان کے لئے کوئی چیز نہیں ہے اور دوسرا جو تیس فیصد مرد حضرات ہیں وہ باہر کے ملکوں کے service structure اور اُدھر کی بہترین pays لیتے ہیں۔ حب الوطنی کے ہر تصور، ہر گیت، ہر گانے اور ہر جھنڈے کو چھوڑ کر یہودیوں کی غلامی پر، ایڈز کے ہسپتالوں میں ہمارے لائق ترین بچے صرف رزق اور روٹی کے لئے جاتے ہیں۔ یہ بددلی کی وجہ ہے، اس بددلی کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے اپنے ان professionals کا کوئی خیال نہیں کیا، جب آپ ڈاکٹر بنالیتے ہیں تو کیا اس لئے بنالیتے ہیں کہ ایڈیشنل سیکرٹری جاکر انہیں باتھ رومز میں بند کر دیں، کیا آپ ان کو اس لئے بناتے ہیں کہ آپ ان کو سڑکوں پر گھسیٹیں، کیا آپ نے ان کا basic pay structure ٹھیک کیا ہے، کیا آپ نے ان کی payment کے لئے، ان کی professional pride کے لئے کچھ کیا ہے؟ نہیں۔ ڈی ایم جی گروپ کا جو service structure ہے ان کا تو ٹائم سکیل کے مطابق ٹائم پر ٹھیک ہو جاتا ہے اور سب سے خطرناک بات جو آپ کے اور اس سارے ایوان کی نظر میں ہے وہ یہ ہے کہ یہ ڈی ایم جی گروپ والے اب تمام بڑے ہسپتالوں کے چیف ایگزیکٹو بننے کے لئے شدید رسہ کشی کرتے ہیں۔ ان پروفیسر سے جنہوں نے ساری زندگی اس یونیورسٹی یا اس کالج میں لگائی ہوتی ہے میں پوچھتی ہوں کہ ایک ڈاکٹر کو کس بات کی سزا ہے، ڈاکٹر بننے کی سزا ہے؟ اگر وہ آفیشل ڈاکٹر بھی ہے، گورنمنٹ سروس میں بھی ہے اس کو بیسویں گریڈ سے اوپر کیوں نہیں جانے دیا جاتا؟ لاہور کی example دیکھیں اگر کسی بھی گورنمنٹ آفیسر کے ساتھ لفظ ڈاکٹر اور ایم بی بی ایس لکھا ہو اس کے لئے ایک گھر، ایک رہائش کا شجرہ ممنوعہ ہے یہ کیا working structure یا promotion کی باتیں ہیں؟ کوئی بھی شخص ڈی ایم جی گروپ کو supersede نہیں کر سکتا اور یہ ایک بیلنس ضروری

ہے یہ سیکرٹریٹ والے میرےrespectable بھائی سرآنکھوں پر، میں ان کی انتہائی عزت کرتی ہوں یہ highly qualified ہیں اور ان کے لئے میں نے پچھلے سال شاید CSS cadre کے لئے جتنی آواز اٹھائی تھی آپ پچھلے ریکارڈ کو اٹھالیں۔ میں ان کے خلاف نہیں ہوں، ان کے لئے جو کیا بہت اچھا کیا یہ بہتر کام کرتے ہیں بہتر ہے لیکن جو professionals اور ڈاکٹروں کی تذلیل اب ہو رہی ہے خدارا! اس پر نظر ڈالیں اگر آپ اپنے service structure پر یہ پیسا خرچ کرتے بہ نسبت روٹی سکیم کے 70۔ارب روپیہ بے نظیر سکیم میں گیا ہے اور 21۔ارب روپیہ روٹی کی سکیم میں گیا ہے کاش! یہ 91۔ارب روپیہ آپ نے ہیلتھ سیکٹر کے ان لوگوں کی طرف خرچ کر دیا ہوتا تو شاید وہ 2ڈالر اور 3ڈالر کا حساب، یہاں پاکستان میں ہمیشہ کے لئے یہ چیز ختم ہو جاتی۔

جناب سپیکر: روٹی نہیں ہو گی تو ہیلتھ کیسے ہو گی؟

ڈاکٹر سامیہ امجد: ہیلتھ نہیں ہو گی، یہ بھی ایک آسان بات آپ نے کہی ہے کہ کوئی بیماری سے بچے گا نہ روٹی کھانی پڑے گی۔ یہ بات نہ کریں۔ آج مجھے نہ روکیں، یہ میرا حق ہے اور میں بات پوری کروں گی۔ حکومت بے سمت پالیسیاں بنا کر پیش کرے اور اس کے بعد ہم بات بھی نہ کریں۔ یہ اگر ڈاکٹر کے management cadre کو notify کرتے، service structure بہتر کرتے تو بہتر تھا۔ میں ادھر حب الوطن ڈاکٹروں کی بات ضرور کروں گی۔ یہ ایسا نہیں ہوا کہ تمام ڈاکٹر باہر چلے گئے۔ پی ایم ڈی سی اگر آپ figures دیکھیں تو ایک لاکھ پچیس ہزار ڈاکٹر ان کے پاس رجسٹرڈ ہیں جن میں سے ایک segment جو ہے وہ specialists ہیں لیکن تقریباً پینتالیس ہزار general practitioners یہاں موجود ہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ سی ایم ای یا continuing medical education کے لئے ٹاسک فورس بنائی گئی ہے جس کے چیئر مین غالباً ڈاکٹر اسد ہیں۔ اس کے لئے صرف پانچ کروڑ روپیہ رکھا گیا ہے یعنی کہ جو ڈاکٹر آج سے بیس سال پہلے بنا تھا اس کو دوبارہ پڑھانے کی کوئی بات نہیں کی گئی۔

جناب والا! میں اس ایوان کی توجہ پچھلے ایوان کی طرف لے جانا چاہتی ہوں کہ جب ایک unanimous vote ان محب الوطن گھر میں رہنے والے practitioner domestic general کے حق میں دیا تھا۔ ڈاکٹر طاہر علی جاوید نے اس کو second کیا تھا، ڈاکٹر مظفر نے اس پرائیویٹ ممبر زبل کو second کیا تھا۔ یہاں اس طرف سے لے کر اس طرف تک کوئی شخص نہیں تھا کہ جس نے یہ کہا کہ اگر سنار کما سکتے ہیں، اگر سٹیل ملیں کما سکتی ہیں، اگر فارماسیوٹیکل کمپنیاں کما سکتی ہیں تو ڈاکٹر کیوں

نہیں کما سکتے؟ اگر ڈاکٹر، جنرل پریکٹشنرز کی آپ نے حالت ٹھیک نہیں کی، وہ محب الوطن شخص جو ہر سات کلو میٹر میں بیٹھا ایک جنرل پریکٹس کر رہا ہے تو اس کے لئے آپ کے پاس پانچ کروڑ روپے ہیں میں یہ سفارش کرتی ہوں کہ اس پانچ کروڑ روپے کی بجائے اس کو 5۔ارب روپیہ کیا جائے اور جنرل پریکٹشنرز کا ایک سیکرٹریٹ قائم کیا جائے جہاں آپ ان تمام چالیس ہزار ڈاکٹرز پنجاب کو اکٹھا کریں، ان کے لئے ایک وہ انٹرنیشنل سٹینڈرڈ یعنی کہ امریکن اکیڈمی آف فیملی فزیشنز، آسٹریلین اکیڈمی آف فیملی فزیشنز، رائل کالج آف فیملی فزیشنز جیسا کالج جس کے تمام documents یہاں موجود تھے، مجھے دوبارہ بڑے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ ایک بیوروکریٹ رئیس زیدی نے minutes of the meeting جس میں تیرہ ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹس موجود تھے اس کے minutes تبدیل کر کے، سبوتاژ اور modify کر کے ایک اتنے بڑے کاز کو بالکل ایک ایسے گڑھے میں پھینکا، ہم یہ میڈیکل کالج کھول کر کیا کر رہے ہیں؟ باہر کے لئے ایک انڈسٹری کھولی ہوئی ہے کہ لو ہمارے ڈاکٹر سستے بنتے ہیں، یہ لے جاؤ اور اپنے ملکوں کو ترقی دو۔ نہیں، یہ آپ کی پالیسی غلط ہے۔ اٹھائیے ان کاغذات کو جو بالکل final stages پر ہیں، جس میں صرف ایک سیکرٹری نے mala fide کی ہے، اٹھائیں اس کو کہ گورنر مقبول کہتا تھا کہ I will be proud to be pattern of this college. اگر میں نے جنرل پریکٹشنرز کو عزت دے دی تو میں نے ہسٹری میں ایک کام کیا۔ اٹھائیں وہ سارے کاغذات جہاں پر تمام political will کو صرف ایک سیکرٹری کے غلط قلم نے غلط کیا اور اس سی ایم ای میں جو صرف پانچ کروڑ روپے رکھا ہے اس کو دھکا دیا گیا ہے۔ یہاں کے موجود ڈاکٹروں کو ختم کیا گیا ہے۔ خدارا! اس کو revise کریں، اس کے لئے پالیسی بنائیں۔ چیف منسٹر میاں محمد شہباز شریف کو میں بتانا چاہتی ہوں کہ یہ ایک ایسا کاز ہے جس سے آپ کی international repute تھی۔ میں کہتی ہوں کہ ایشیئن ڈویلپمنٹ بنک 30۔ارب روپیہ اس پراجیکٹ کو دینے کے لئے تیار تھا لیکن صرف اور صرف ایک mala fide کی وجہ سے وہ خراب ہوا، اس کو آج بھی take up کیا جا سکتا ہے۔ پھر جو ڈاکٹر یہاں پر موجود ہیں، جو لوگوں کی خدمت کر رہے ہیں ان کے لئے آپ پانچ کروڑ روپیہ رکھ رہے ہیں، خدارا! اس کو سوچیں، یہ کہیں کا انصاف نہیں، میں اس بات کے لئے بھی آواز اٹھاتی ہوں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: نہیں، جناب!۔۔۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔ محترمہ!

جناب اعجاز احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! یہ انہوں نے notices of motions دیئے ہیں جس پر انہوں نے ابھی ڈیمانڈ نمبر PC-12043 پر بات کی ہے جس کے تحت ان کی ڈیمانڈ یہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آپ اپنی بات متعلقہ منسٹر صاحب کو بتا دینا۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! 22۔ارب روپے کا ہیلتھ کے لئے جو بجٹ منظور کیا جا رہا ہے اس کو ایک روپے تک کر دیا جائے۔ یہ وقت کا ضیاع ہے۔ یہ ڈیپارٹمنٹ کے انتظامی معاملات بھی ہیں۔

جناب سپیکر: اعجاز صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ بڑی مہربانی، وہ بات کر رہی ہیں، ان کو بات کرنے دیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! میں خوش ہوں کہ یہاں پر بھی کوئی بقراط بولا ہے اور وہ بھی غلط۔

جناب سپیکر: آپ نے یہ جواب نہیں دینا۔ آپ نے اس کو oppose نہیں کیا، جنہوں نے oppose کیا ہے وہ جواب دیں گے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! مجھے اپنی بات کو مکمل کرنے کے لئے صرف پانچ یا سات منٹ اور چاہئیں۔ از راہ نوازش میرے tempo کو نہ توڑیں، میں ایک image built کرنا چاہ رہی ہوں کہ یہاں کی ایک سوچ کی جو trend ہے اس کے لئے مجھے آواز اٹھانے کا اگر موقع ملا ہے تو میری بات سن لینے سے آپ کی کون سی، ایک روپیہ کیا، ایک روپیہ بھی نہیں دینا چاہئے۔ یہ کوئی بات ہے کہ آپ بات سننے کے لئے بھی تیار نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ اپنی بات کریں ناں۔ ان کو چھوڑیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: تیسرا ازمرہ اور آخری بات جو ہے وہ ڈیمانڈ LQ4179 P.H.S.R.P پروگرام کے بارے میں ہے۔ اس P.H.S.R.P پروگرام کے بارے میں، میں ایک چھوٹی سی تفصیل یہ بتا دوں کہ

"مرے کو مارے شاہ مدار" بات یہ ہے کہ ڈاکٹروں کے کیڈر کے اوپر اتنی قدغنیں ہیں، اتنے check and balances ہیں کہ یہ P.H.S.R.P پروگرام بھی ڈی ایم جی گروپ کا بنایا ہوا ایک ایسا کھیل تھا کہ

جسے ہماری حکومت نے پاس کیا تھا جس میں یہ کیا گیا تھا کہ جو BHUs اور RHCs خالی پڑے رہتے ہیں ان میں ڈاکٹروں کو لے جانے کے لئے ہم باہر سے ایک ماڈل لے کر آئیں اور وہ ماڈل ان کو سکھائیں، P.H.S.R.P کی ایک commitment تھی کہ ہم یہ پروگرام صرف پانچ سال کے لئے چلائیں گے اور ان لوگوں کو ٹریننگ دینے کے بعد ہم اس سے ایک exist strategy کے تحت آہستہ آہستہ کر کے باہر نکل جائیں گے۔ آج اس کے لئے 4 کروڑ 78 لاکھ روپے رکھے گئے ہیں، یہ ایک پرائیویٹ پبلک پارٹنر شپ تھی اور اس کو باہر اضلاع میں شروع کیا گیا تھا۔ میں exist strategy کی صرف ایک چھوٹی سی بات یہ بتا دوں کہ رحیم یار خان میں یہ exist strategy لاگو ہونی چاہئے مگر P.H.S.R.P کے جو ہیں میں ان کا نام نہیں لیتی کہ انہوں نے اس کے اوپر کیس کر دیا ہے کہ ہم نہیں جاتے۔ ہم اور پیسے لیں گے۔ ڈی ایم جی گروپ کے اس P.H.S.R.P پروگرام میں ان کو additional contract پر لیا جاتا ہے، یہ بیوروکریٹس اپنی اصل تنخواہ بھی لیتے ہیں اور اس کے علاوہ اور بھی مراعات لیتے ہیں۔ اس کو اگر پانچ سال کے لئے چلایا گیا کہ یہ educated لوگ ہر ضلع میں، ہر تحصیل میں پھیل کر وہاں کا running model جو تھا ان کو سکھا کر واپس چلے جائیں تو آج اس کیس کا کیا مطلب ہے اور جب پنجاب گورنمنٹ میں اچھی ایڈمنسٹریشن چلانے کی capability موجود ہے، یہ ایگزیکٹو، یہ ایڈمنسٹریشن اس کو چلانے کے لئے اہل ہے تو ایک پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ جو صرف پانچ سال کے for purposes of training کی گئی تھی اس کو role back کرنے کی بجائے اس میں دوبارہ رقم کیوں دی گئی ہے اور اس کو کیوں foresee نہیں کیا گیا؟ میں سب سے اہم جس بات کی طرف آ رہی ہوں، سب سے پہلے اس اپیل کے ساتھ آ رہی ہوں کہ خدارا! This is not personal سمجھیں کہ میں کسی پارٹی سے belong نہیں کرتی، سمجھیں کہ صرف ایک ڈاکٹر سامیہ امجد، جس نے 21 سال رورل ہیلتھ پریکٹس کی ہے، جس کی ایک ہی آواز اس اسمبلی میں ہے کہ ہیلتھ کے لئے آواز ہے، آج میں صرف اس ایک circle اور ایک bubble میں آپ سے بات کرنا چاہتی ہوں۔ مجھے یہ بتائیں کہ یہاں پر LQ 4162 grant in aid کی مد میں 4۔ ارب گیارہ کروڑ باون لاکھ چھپن ہزار روپیہ رکھا گیا ہے اس کی justification کیا ہے؟ یہ رقم جو grant in aid ہوتی ہے یہ چیف منسٹر کی صوابدید پر ہوتی ہے۔ 09-2008 میں 13۔ کروڑ روپے فقط revise expenditure میں تھی جو کہ اب ستاون کروڑ پر جا پہنچی، 13 کروڑ سے 57 کروڑ پر یہ رقم ساڑھے چار گنا زیادہ کر دی گئی جو کہ اب revise budget میں اس کو رکھا گیا

اور2009-10 میں اس کو 4۔ارب روپے پر لے جایا گیا۔ میں خدانخواستہ اس کو سول ڈکٹیٹر شپ نہیں کہتی۔ میں شاید شہباز شریف کی شیر دلی پر خوش ہوں گی کہ انہوں نے کہیں نہ کہیں اس ''گگلی'' کا ،بیوروکریٹک ''گگلی'' کا ایک اچھے چھکے سے جواب دیا ہے اور شاید انہوں نے یہ کوشش کی ہے کہ میں یہ رقم خود خرچ کر لوں مگر افسوس کہ جب انہوں نے پچھلے ڈیڑھ سال میں یہ کام کیا بھی ہے، اس کے اوپر head کر کے خود health ministry کی توان کے ارد گرد بہت ہی دانشمند قسم کے کچھ دوست اکٹھے ہو گئے۔ میں اس کی تین یا چار روشن مثالیں عرض کر کے اپنی یہ بات wind up کروں گی کہ سب سے پہلے مجھے بتائیں کہ شالیمار ٹرسٹ ہسپتال جو کہ ایک پرائیویٹ بزنس کے طور پر ٹرسٹ موجود ہے اس نے دو سکیموں میں 17 کروڑ50لاکھ روپے ایک پرائیویٹ میڈیکل کالج یا اپنے کسی پرائیویٹ بزنس کے لئے کس لئے grant in aid لئے ہیں؟ کیا اس 17 کروڑ50لاکھ روپے سے کسی تین چار BHU's کی دوائیاں پوری نہیں ہوتی تھیں، کیا یہ پرائیویٹ ٹرسٹ کو grant in aid میں جانے کا پورے business talks جن کے پیچھے ہیں، انہوں نے لوگوں کی صحت پر ایک اتنا بڑا بزنس بنایا ہوا ہے ان کو grant in aid دینے کی کوئی ضرورت تھی؟ اسی طرح ڈائیلائسز مشین کی طرف آ جائیں کہ D.H.Q's 35 میں، 39 تحصیل ہیڈ کوارٹروں میں اور 19 ٹرسٹی ہسپتالوں میں dialyzers لگائے گئے ہیں اور یہ ٹوٹل 93 جو facilities ہیں ان میں تین یا چار dialyzers فی جگہ لگائے گئے ہیں، میں آپ کی توجہ اس طرح دلانا چاہتی ہوں کہ یہ 372 یا 350 کے قریب جو dialyzers لگائے ہیں نمبر ایک انہیں چلائے گا کون؟ پورے پنجاب میں ہمارے صرف 12 Nephrologists specialists ہیں تو ان ساڑھے تین چار سو dialyzers کے ساتھ اسی طرح ہو گا جیسے cold chain کے حوالے سے ہوا۔ آج آپ جا کر BHUs میں دیکھیں کہ ایکسرے مشین میں مرغیوں نے انڈے دیئے ہوئے ہیں، وہاں پر بھینسیں باندھی ہوئی ہیں کیا ان dialyzers کے ساتھ یہی سلوک ہو گا؟ یہ dialyzers تو ویسے بھی بجلی پر چلتے ہیں۔ اب تو شاید سردیوں میں بھی بجلی نہ ہو۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ کس دانشمند نے dialyzers بیچنے کے لئے وزیر اعلیٰ کو ہاتھوں ہاتھ suggestions دی ہیں؟ پھر ان کو چلانے کے لئے جنریٹر لگائے ہیں تو اتنے ہی جنریٹر بکے ہیں۔ اگر ایمبولینسیں یا کاریں ہیں تو وہ بھی کسی ہر دلعزیز دوست نے لے لی ہیں۔

جناب والا! آپ ایئر کنڈیشنز کی طرف آ جائیں کہ 2- ارب روپے ان پر لگایا گیا ہے- یہ بھی شہباز شریف صاحب نے ایک بہت اچھا قدم اٹھایا اور انہوں نے کہا کہ ایک ہفتے میں تمام ہسپتالوں میں ایئر کنڈیشنز لگا دیں- جب ائر کنڈیشنز لگانے گئے تو پتا چلا کہ تاریں اور ٹرانسفارمر ان کا بوجھ نہیں اٹھا سکتے- جب ٹرانسفارمر اور تاریں بدلی گئیں تو پتا چلا کہ بجلی جا رہی ہے- جب بجلی کا کوئی انتظام نہ ہوا تو جنریٹر خرید لئے گئے- جب اس خطیر رقم سے جنریٹر خریدے گئے تو پتا چلا کہ اس کا fuel کہاں سے آئے گا؟ جی یہ لوکل گورنمنٹ دے گی لیکن لوکل گورنمنٹ وہ fuel دینے سے انکاری ہے اور 2- ارب روپے کے وہ ائر کنڈیشنز شاید کسی دوست کی پرائیویٹ کمپنی میں تو ان کا پیسا چلا گیا ہو گا لیکن وہ وہاں کھڑے اپنا ہی مذاق اڑا رہے ہیں کہ ہم ائر کنڈیشنز ہیں ہمیں چلاؤ تا کہ ہم کوئی ٹھنڈی ہوا بکھیریں-

جناب والا! اس قسم کے injudicious اور عجیب و غریب قسم کے امیر دوستوں سے میاں محمد شہباز شریف صاحب کو بچائیں- ان کو رورل ہیلتھ کی طرف لائیں، انھیں ان محب وطن ڈاکٹروں کی طرف لائیں- and last and not least میں ضمنی بجٹ پر بات نہیں کروں گی- عطا مانیکا صاحب اور دیگر کو جو سیاسی وجوہات کی بنا پر مہنگے علاج کے لئے بڑی بڑی grants دی گئی ہیں، بے شک ان کا استحقاق ہے اور میں دوبارہ اس چیز میں نہیں جاؤں گی کیونکہ کل کو ہم بھی بیمار ہو سکتے ہیں- میری یہ تقریر ختم ہوئی میں آپ سے صرف یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اس بجٹ میں جو سسٹم رکھا گیا ہے وہ الٹا ہے اور پرائمری ہیلتھ کا پیسا آدھا کرنے کا کسی کو کوئی حق نہیں تھا چاہے وہ کوئی بھی کیوں نہیں تھا- secondary health care میں بڑے ہسپتالوں میں آپ جو ڈاکٹر بناتے ہیں ان کو سنبھالیں - ایڈمنسٹریشن پر جو خرچ کرتے ہیں وہ کریں لیکن اس سے زیادہ پرائمری ہیلتھ پر کریں- grant in aid, civil dictatorship تحفے، دوست سب لوگوں کو سمجھیں اور پہچانیں- ہمیں دیکھیں ہمارے بھی کوئی دوست کام نہیں آئے- جنھوں نے مراعات لیں وہ سب سے پہلے چلے گئے- (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: شکریہ- جناب منسٹر صاحب!

قائد حزب اختلاف (چوہدری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! اب آپ question put کر سکتے ہیں- ہم تو اپنے ٹائم کے اندر اپنی cooperation extend کر رہے ہیں کہ آپ given time کے اندر اندر کر لیں-

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ نے اس کو oppose کیا اور ان کی باتیں سنی ہیں اب آپ جواب دیں- باتیں تو اچھی تھیں-

وزیر خوراک و صحت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے عرض کروں گا کہ جیسے محترمہ نے بہت مفصل طریقے سے اپنا point of view بیان کیا ہے- انہوں نے حقائق سے ہٹ کر باتیں کی ہیں اور یہ کوشش کی ہے کہ سیاسی باتیں زیادہ کریں- میرا خیال تھا کہ یہ اچھی طرح study کر کے آئی ہوں گی- محترمہ مجھے کل سے بتا رہی تھیں کہ میں نے بہت study کی ہے تو میں نے کہا کہ بڑی اچھی بات ہے، کرنی بھی چاہئے اور یہ ان کا حق ہے لیکن افسوس کی بات ہے کہ اس میں کوئی ایسے نکات نہیں اٹھائے گئے جن پر بہت زیادہ وضاحت کی ضرورت محسوس ہو رہی ہو- حقیقت یہ ہے اگر آج اسی بات کو لے لیا جائے جیسے---

جناب سپیکر: وہ پرائمری ہیلتھ پر stress کر رہی تھیں، آپ وہ بات کریں- (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر خوراک و صحت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں گے تو میں ساری بات کروں گا- انہوں نے جو بات کی ہے کہ اس کا ایک روپیہ مقرر کر دیا جائے- یہ ضرور روایات ہوں گی لیکن ان کے اندر sense بھی نظر آنی چاہئے- اگر آج خدانخواستہ یہ ایک روپیہ پاس ہو جائے تو بتائیں کہ ان مریضوں کا، پنجاب کی عوام کا، غریبوں کا کیا حال ہو گا، کیا حشر ہو گا اور کیا یہاں پر اپوزیشن صرف اسی لئے بیٹھی ہوئی ہے کہ وہ ایسی ایسی باتیں کرے؟ روایات کے ساتھ ساتھ کچھ ایسے points ہونے چاہئیں جن میں کوئی sense بھی نظر آئے- یہ بات نہیں ہے کہ یہاں کچھ بھی نہیں ہو رہا- میں بہت سی تیاری کر کے اور بہت سے points لے کر آیا تھا- انہوں نے جو باتیں کی ہیں یہ ان کا حق ہے کہ میں ان کے بارے میں بات کروں-

جناب سپیکر! پرائمری ہیلتھ کے بارے میں جو بات کی گئی کہ اس کے دائرے میں کمی کر دی گئی ہے اور اس میں پیسے کم کر دیئے گئے ہیں- میں بڑے ہسپتالوں کے بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا چونکہ ان کے بارے میں انہوں نے خود بات کر دی ہے کہ وہاں بہت سی آسائشیں مل رہی ہیں- ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال، تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال، BHUs اور RHCs کے لئے، چونکہ یہ خود ڈاکٹر ہیں اس لئے یہ اس بات کی گواہی دیں گی اور بھی بہت سارے ڈاکٹر یہاں تشریف فرما ہیں، یہاں ان جگہوں پر کوئی شخص جانے کو تیار نہیں ہے- تاریخ میں پہلی دفعہ ہوا کہ اس بجٹ میں رقم رکھی گئی ہے کہ ہم تحصیل

ہیڈ کوارٹر ہسپتال کی سطح پر ایک ماڈل ہسپتال قائم کریں جہاں ڈاکٹروں کو سہولت دی جائے کہ وہ وہاں پر رہائش رکھ سکیں۔رہائش نہ ہونے اور conveyance problem کی وجہ سے ڈاکٹر وہاں نہیں جاتے اور نہ ہی جا سکتے ہیں۔لہذا کسی حکومت نے پہلی دفعہ یہ کام کیا ہے کہ جب تک دیہات کی سطح تک، پرائمری یونٹ کی سطح تک اور BHU's کی سطح تک سہولتیں نہیں ملیں گی اس وقت تک ان علاقوں میں حالات بہتر نہیں ہو سکتے۔لہذا اس وجہ سے یہاں پر پیسے allocate کئے گئے ہیں، نہ صرف ہسپتال اور اس جگہ کو بہتر بنانے بلکہ وہاں پر ادویات کی مفت فراہمی اور اس کے ساتھ ساتھ وہاں ان کی رہائش کا بندوبست کرنا اس بجٹ میں دکھایا گیا ہے اور اس کے لئے پیسے رکھے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے جو secondary health care کے بارے میں بات کی ہے۔یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ secondary health care کے سلسلے میں یہ بات بالکل واضح ہو چکی ہے کہ اس کی بھی ایک انتہائی اہمیت ہے جسے کسی بھی لحاظ سے ignore نہیں کیا جا سکتا۔لہذا اس کے لئے بھی پیسے رکھنا ضروری تھا جو یقیناً پنجاب کی عوام کا حق ہے اس لئے اس پر بھی پیسے مختص کئے گئے۔میں نے BHUs کے بارے میں پہلے بھی explain کیا ہے اس کے لئے 30 کروڑ روپے ایک رکھے گئے ہیں اور health sector reforms کے تحت 50 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں ان کے علاوہ 80 کروڑ روپے مزید رکھے گئے ہیں۔لہذا وہ اس بارے میں بھی اپنا نقطہ نظر clear کر لیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: ساڑھے 4۔ارب روپے سے کم کئے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ interfere نہ کریں۔

وزیر خوراک و صحت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! انہوں نے 20 کروڑ روپے کا ذکر کیا تھا اس لئے میں نے ان کو بتایا ہے کہ اس کے علاوہ بھی چیزیں ہیں اگر یہ وہ بھی لکھ لیتیں تو شاید لوگوں کو پتا چل جاتا۔انہوں نے بتایا ہے کہ DMG کے افسران کے لئے بہت کچھ ہو رہا ہے۔پہلے جو ڈاکٹر contract basis پر رکھے جاتے ہیں اب انھیں regularize کیا جا رہا ہے اور اس وجہ سے اس sector میں بہت بہتری آنے کے امکانات ہیں۔ان کے بہتر career کے لئے، promotion کے لئے جو بہت عرصہ سے رکی ہوئی تھی اور میں یہ نہیں کہنا چاہتا کہ پچھلے سات آٹھ سالوں میں کیا ہوا لیکن ہم نے تو اپنا بتانا ہے کہ ہم کیا کر رہے ہیں؟ انشاء اللہ اس سے بھی ڈاکٹروں کو خاطر خواہ فائدہ ہو گا۔اس کے علاوہ جنوبی پنجاب کے شیخ زید میڈیکل کالج اور قائد اعظم میڈیکل کالج کے تدریسی عملے کو special pay package دیا گیا

ہے جس سے ان میڈیکل کالجوں میں خالی اسامیاں fill کرنے میں مدد ملی اور میڈیکل کے تعلیمی معیار کو بہتر بنانے میں بھی مدد ملی۔لہذا یہ special package بھی اسی لئے دیا جارہا ہے کہ جہاں یہ محسوس کیا جاتا ہے کہ ڈاکٹروں کو اچھا pay scale نہیں ملتا یا ان کو اچھی facilities نہیں ملتیں تو جب تک ہم ان کو ان کا حق provide نہیں کریں گے تو یقیناً وہاں وہ کمی رہ جائے گی اس لئے یہ عمل بھی جاری کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! پچھلے دور میں صرف ایمرجنسی کی حد تک مفت ادویات دی جاتی تھیں اس کے علاوہ indoor یا وارڈ کے لئے یہ ادویات مہیا نہیں کی جاتی تھیں لیکن اس وقت یہ ensure کیا جارہا ہے۔یہ جو بار بار کہہ رہی تھیں کہ ادویات کے لئے اتنے پیسے رکھے جارہے ہیں، یہ اس لئے کیا جارہا ہے کہ وہ غریب عوام جو ادویات حاصل نہیں کر سکتے انہیں مہیا کی جائیں۔وزیر اعلیٰ پنجاب، خادم اعلیٰ پنجاب کا یہ بہت بڑا کارنامہ ہے کہ جو غریب ادویات نہیں لے سکتے انہوں نے ان غریبوں کے لئے ہر ہسپتال میں ادویات مفت مہیا کرنے کے لئے پروگرام بنایا ہے۔نہ صرف DHQ ہسپتالوں میں بلکہ تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتالوں تک اس کا دائرہ وسیع کیا جارہا ہے۔اپوزیشن کے دوستوں نے اس لئے اس بات کا ذکر نہیں کیا کیونکہ یہ غریب عوام کی بات تھی۔میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ ضلعی حکومتیں بھی اس بارے میں بجٹ مختص کرتی ہیں۔

جناب سپیکر! یہاں انہوں نے ابھی ایک بات کی کہ 2۔ارب روپے کے ائر کنڈیشنز لگا دیئے گئے ہیں لیکن وہ چلیں گے کیسے؟ میں کہتا ہوں کہ ہمیں ہر چیز کا negative effect عوام کے سامنے پیش نہیں کرنا چاہئے، positive چیزیں بھی بتانی چاہئیں۔کیا کبھی کوئی سوچ سکتا تھا، آپ کی حکومت کبھی یہ سوچ سکتی تھی کہ تمام ہسپتالوں میں ائر کنڈیشنز لگ جائیں، وارڈوں میں ائر کنڈیشنز لگ جائیں؟ ان کے دور میں تو ایسی جگہوں پر ACs لگوائے کہ جہاں پر ضرورت نہیں تھی، وہاں پر صرف امراء بیٹھتے تھے۔ آج اگر ان غریب مریضوں کو ACs وارڈز مہیا ہو گئے ہیں تو اپوزیشن کو اسے appreciate کرنا چاہئے تھا۔اگر غریبوں کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب نے ائر کنڈیشنز لگوا دیئے ہیں تو یہ اس کو criticize کر رہے ہیں۔اگر ائر کنڈیشنز لگائے گئے ہیں تو انہیں چلانے کے لئے جنریٹرز بھی مہیا کئے گئے ہیں، صرف جنریٹرز ہی مہیا نہیں کئے گئے بلکہ ان کو چلانے کے لئے پورے ایک سال کے لئے ڈیزل یا پٹرول کے پیسے بھی allocate کئے گئے ہیں۔اگر اپوزیشن کے ساتھی اسے پڑھ لیتے تو شاید یہ بات نہ کرتے۔میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس کے لئے تقریباً ایک ارب روپے مختص کئے گئے ہیں تاکہ ان کو چلایا جا سکے۔

اس کے علاوہ میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ یہاں پر چیزیں تو بن جاتی ہیں، چیزیں آ جاتی ہیں لیکن ان کی maintenance کے لئے اس حکومت نے پہلی دفعہ ایک بڑی رقم مختص کی ہے۔ مثال کے طور پر اگر کسی ہسپتال میں dialysis machine ہے اور وہ خراب ہو جاتی تھی تو اسے ٹھیک کروانے میں مہینوں لگتے تھے۔ اس دفعہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس کے لئے بجٹ میں پیسے allocate کئے ہیں تاکہ یہ دیکھنا نہ پڑے کہ کہاں سے sanction آئے گی، وزارت خزانہ اس کے لئے کیسے پیسے دے گی، وزارت صحت کیسے درخواستیں لکھ کر بھجوائے گی۔ اس حوالے سے پہلے ہی بجٹ میں پیسے allocate کر دیئے گئے ہیں۔ اب فوری طور پر اس کی مرمت یا replacement ہو سکے گی۔

جناب سپیکر! یہاں پر خواتین ڈاکٹروں کے حوالے سے بات کی گئی، میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کا ایک valid point ہے جس کے ساتھ میں بالکل agree کرتا ہوں۔ مجھے افسوس ہے کہ جب ہم بات کرتے ہیں تو logically نہیں کرتے۔ انہوں نے خواتین ڈاکٹروں کے حوالے سے بات کی ہے کہ جو خواتین ڈاکٹر بنتی ہیں وہ اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد شادی کر لیتی ہیں یا اپنی practice کو continue نہیں کرتیں۔ اس حوالے سے اسی ہاؤس میں بحث ہو چکی ہے اور اس معاملے کو کمیٹی کے سپرد بھی کر دیا گیا تھا۔ پنجاب حکومت کوشش کر رہی ہے کہ اس کی کوئی ایسی ratio مقرر کی جائے کہ جو لوگ field میں رہیں انہیں زیادہ accommodate کیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کا ایک valid point ہے گو کہ یہ بجٹ سے related نہیں لیکن میڈیکل سے متعلقہ بات ہے اور میں ان کو ensure کرنا چاہتا ہوں کہ ہم اس پر already work کر رہے ہیں اور اس حوالے سے انشاء اللہ ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ کی معاونت بھی حاصل کریں گے تاکہ اس کے بہتر نتائج حاصل کئے جا سکیں۔

جناب سپیکر! نئے میڈیکل کالجوں کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔ اس وقت چار نئے میڈیکل کالج قائم کرنے کا پروگرام دیا گیا ہے۔ ابتدائی طور پر اس کے لئے 4۔ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ یہ میڈیکل کالج ڈیرہ غازی خان، ساہیوال، سیالکوٹ اور گوجرانوالہ میں قائم کئے جائیں گے ان کے علاوہ ایک میڈیکل کالج گجرات میں اس سال شروع ہو گیا ہے۔ میڈیکل کالج قائم ہونے سے یہ نہیں ہے کہ وہاں پر آفیسروں کو بہت ساری مراعات مل جاتی ہیں۔ میڈیکل کالج جہاں پر exist کر رہا ہوتا ہے تو اس علاقے کے لوگوں کو صحت کے حوالے سے بہت ساری سہولتیں میسر آ جاتی ہیں۔ میں ایک مثال دینے لگا ہوں، یہ نہ سمجھنا ساہیوال میرا شہر ہے اس لئے ذکر کر رہا ہوں۔ میں تو اس لئے بات کر رہا ہوں

بلکہ حقیقت عرض کر رہا ہوں کہ اگر ساہیوال میں میڈیکل کالج بنتا ہے تو جن لوگوں کو پہلے ملتان جانا پڑتا ہے یا لاہور آنا پڑتا ہے انھیں صحت کے حوالے سے وہ تمام سہولتیں وہیں ساہیوال میں ہی میسر آ جائیں گے۔اسی طرح بہاولنگر سے لے کر فیصل آباد تک کے لوگ بھی اس سے مستفید ہو سکیں گے۔یہ میڈیکل کالج ان علاقوں کے اندر بن رہے ہیں جو کہ عرصہ دراز سے اچھی medical facilities سے محروم ہیں لہذا اس پر تنقید کی بجائے appreciate کرنا چاہئے۔وزیر اعلیٰ پنجاب کا یہ عمل انشاءاللہ سنہری حروف میں لکھا جائے گا کہ صوبہ پنجاب میں اتنے میڈیکل کالج بنائے گئے،لوگوں کے doorsteps پر بنیادی ضروریات مہیا کی جا رہی ہیں،خدا کے لئے پنجاب کی عوام کے لئے سوچیں اور یہ سوچیں کہ ہم نے انھیں کیسے بہتر سے بہتر سہولتیں دینی ہیں۔

جناب سپیکر!شاید ان کی نظر سے نہیں گزرا، میں بتانا چاہتا ہوں کہ Millennium Development Goal Programme کے لئے 3۔ارب روپے رکھے گئے ہیں۔اس میں خاص طور پر ماں بچے کی صحت کے بارے میں تین چیزوں پر توجہ دی جائے گی۔یہ دیکھنا ہے کہ پیدائش سے لے کر ایک سال کی عمر تک جو بچے وفات پا جاتے ہیں اس کی کیا وجوہات ہیں،اس کا تدارک کیسے کیا جا سکتا ہے،میڈیکل میں انقلاب لا کر کیسے اس کے اوپر قابو پایا جا سکتا ہے؟دوسرا وہ مائیں جو زچگی کے دوران فوت ہو جاتی ہیں ان کی prevention کے لئے بھی یہ رقم استعمال کی جائے گی۔تیسرا لیبارٹریز اور اداروں کو جدید ترین ٹیکنالوجی سے مستفید کیا جائے گا تاکہ ان عوامل کی prevention ہو سکے۔

جناب سپیکر!ہمارے کچھ pro poor programme چل رہے ہیں،ان کے لئے اتنی زیادہ رقم مختص کی گئی ہے کہ شاید اس سے پیشتر کبھی نہیں ہوئی۔میں سمجھتا ہوں کہ یہ وزیر اعلیٰ پنجاب کی انسان دوستی اور غریب لوگوں کے ساتھ کی گئی commitments کو پورا کرنے کی طرف اقدامات ہیں۔وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے آج یہ وسائل اس غریب تک پہنچانے ہیں جو کہ اس کا حق دار ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ آج ہماری پنجاب حکومت اور یہ ایوان مبارک باد کا مستحق ہو گا کہ جب وہ اس demand کو منظور کرے گا۔بے شک اپوزیشن نے اس کی مخالفت کرنی ہے لیکن credit ان کو بھی جائے گا۔یہ وہ چیزیں ہیں جو کہ غریب عوام کو آج تک نہیں ملی تھیں لیکن آج وہ ان کی طرف خود بڑھ رہی ہیں۔

جناب سپیکر! ہماری حکومت نے dialysis کی سہولت ہر غریب شخص کو مہیا کرنے کا عزم کر رکھا ہے۔ان کے دور میں اس پروگرام کو روک دیا گیا تھا یا پھر ignore کر دیا گیا تھا۔ہر جگہ سے آواز اُٹھتی ہے کہ Hepatitis-C کا کیا بنے گا، Hepatitis-B کا کیا بنے گا، حکومت اس کے لئے کیا کر رہی ہے؟آج آپ دیکھیں کہ پورے پنجاب میں dialysis machines پہنچائی جا رہی ہیں۔اپوزیشن کی طرف سے ایک بڑا valid point اٹھایا گیا کہ ان مشینوں کو چلانے کے لئے لوگوں کو ٹریننگ دی جائے۔ایسے ڈاکٹرز اور عملہ ہو جو کہ باقاعدہ trained ہوں اور ان مشینوں کو چلائے۔میں بتانا چاہتا ہوں کہ اس کے لئے پوری working کی جا رہی ہے۔یہ نہیں کہ ایک ہسپتال کو dialysis مشین مہیا کر دی جائے اور اس کے ساتھ جو اس کے لوازمات ہیں یا جو requirements ہیں وہ پوری نہ کی جائیں۔میں ان کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ انشاء اللہ آپ کے اس مشورے پر بھی ہم عمل کریں گے۔حکومت پنجاب پہلے بھی اس کے اوپر کام کر رہی ہے۔اس کے علاوہ میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ شالامار ہسپتال کے بارے میں انہوں نے ایک بات کی ہے کہ 17 کروڑ روپے کی رقم وہاں پر دی جا رہی ہے۔ان کی اطلاع کے لئے میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہماری حکومت کی یہ روایت نہیں ہے کہ اگر کوئی اچھا کام پچھلے دور میں ہوا ہو تو ہم اس کو روک دیں۔یہ میں بتانا چاہتا ہوں کہ یہ شالامار میڈیکل کالج کے لئے grant کا سلسلہ پچھلی حکومت نے جاری کیا تھا۔جب یہ برسر اقتدار تھے تو اس وقت سے یہ سلسلہ جاری و ساری تھا۔آج ہم نے اس کو بہتر سمجھتے ہوئے یہ نہیں کہا کہ یہ کسی اور دور کی بات ہے اس لئے ہم اس کو discontinue کرتے ہیں بلکہ ہم نے یہ سمجھا کہ اگر ایک رقم صحیح جگہ پر جا رہی ہے اور ان کی ضرورت ہے تو جانی چاہئے۔اس لئے پنجاب حکومت نے یہ رقم مختص کی ہے۔واقعی وہاں پر اس کی ضرورت تھی لہذا اس کو جاری رکھا گیا۔

جناب سپیکر! آخر میں آپ سب کا اور خاص طور پر اپوزیشن کے نمائندگان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ جنہوں نے اس کے اوپر اپنی طرف سے جو points raise کئے تھے میں نے ان تمام points کو اپنے سامنے رکھا۔میری تقریر کچھ اور تھی میں نے بہت سے figures دینے تھے لیکن مناسب بات یہی تھی کہ جو بات انہوں نے عوام کے مفاد میں کی اور جس کمی کی انہوں نے نشاندہی کی میں نے ان کے تمام points کا جواب دیا۔اب میری اس ہاؤس سے یہ استدعا ہے اور خاص طور پر اپوزیشن سے یہ استدعا ہے کہ آپ ہماری اس رقم کو approve کریں تاکہ عوام جن کا یہ حق ہے۔۔۔

جناب سپیکر:ان کی جو تحریک ہے اس کی آپ مخالفت کر رہے ہیں؟

وزیر خوراک وصحت(ملک ندیم کامران):جی ہاں۔

جناب سپیکر:بس ٹھیک ہے۔

وزیر خوراک وصحت(ملک ندیم کامران):اب میں گزارش کرتا ہوں اور خاص طور پر اپنے اپوزیشن والے بھائیوں سے بھی کہوں گا کہ اس مد میں جو رقم مختص کی گئی ہے اس کی approval دی جائے۔ بہت بہت شکریہ

جناب سپیکر:ہاؤس کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سیکرٹری ہیلتھ پنجاب یہاں آفیسرز گیلری میں آچکے ہیں۔

معزز ممبران:اب آئے ہیں۔

جناب سپیکر:میں نے آپ کو اطلاع دے دی ہے اور آپ کی بات مانی گئی ہے۔(قطع کلامیاں)

اب سوال یہ ہے کہ:

"22۔ارب 54کروڑ65لاکھ 90ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ زر PC-21016خدمات صحت کو کم کرکے ایک روپیہ کردیا جائے۔"

(تحریک نامنظور ہوئی)

جناب سپیکر:اوراب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو22۔ارب54کروڑ65لاکھ90ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2010کو ختم ہونے والے مالی سال2009-10کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ "خدمات صحت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-13033

جناب سپیکر:وزیر خزانہ اگلا مطالبہ زر نمبرPC-13033 پیش کریں۔

وزیر خزانہ(جناب تنویر اشرف کائرہ):میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 90-ارب 2 کروڑ 6 لاکھ 26 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ "غلے اور چینی کی سرکاری تجارت" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 90-ارب 2 کروڑ 6 لاکھ 26 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ "غلے اور چینی کی سرکاری تجارت" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

مطالبہ زر نمبر 13033 میں کٹوتی کی تحریک مندرجہ ذیل اراکین کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

چودھری ظہیر الدین خان، جناب محمد یار ہراج، جناب محمد محسن خان لغاری، چودھری مونس الٰہی، جناب طاہر اقبال چودھری، جناب محمد شفیق خان، جناب شیر علی خان، جناب خرم نواب، جناب خالد جاوید اصغر گھرال، میاں شفیع محمد، ڈاکٹر سامیہ امجد، محترمہ آمنہ الفت، سیدہ ماجدہ زیدی، محترمہ عائشہ جاوید، محترمہ ثمینہ خاور حیات، سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، محترمہ خدیجہ عمر، محترمہ قمر عامر چودھری، محترمہ آمنہ جہانگیر، محترمہ سیمل کامران اور انجینئر شہزاد الٰہی!

محترمہ سیمل کامران: جناب والا! میں یہ وضاحت کرنا چاہوں گی کہ میرا نام سیمل کامران ہے۔ نام کو جب ہم تھوڑا سا بھی change کر لیتے ہیں تو اس کے مطلب بدل جاتے ہیں۔ الحمد للہ I am very much Muslim. پچھلے تین دن میرے میڈیا کے بھائی یہی پوچھتے رہے کہ بی بی آپ مسلمان ہیں؟

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب والا! وہ وضاحت کر رہی ہیں کہ میرا نام سیمل کامران ہے۔

جناب سپیکر: جی، درست ہے۔ محترمہ سیمل کامران!

محترمہ سیمل کامران: جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"90-ارب 2کروڑ 6لاکھ 26ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر PC-13033 "غلے اور چینی کی سرکاری تجارت" کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے بلکہ جناب! ایک روپیہ بھی نہ کی جائے۔"

وزیر خوراک و صحت (ملک ندیم کامران): جناب والا! میں اس کی مخالفت کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے oppose کر دیا ہے۔ مجھے پڑھنے تو دیں۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"90-ارب 2کروڑ 6لاکھ 26ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر PC-13033 غلے اور چینی کی سرکاری تجارت" کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے بلکہ جناب! ایک روپیہ بھی نہ کی جائے۔"

وزیر خوراک و صحت (ملک ندیم کامران): میں اس کی مخالفت کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: انہوں نے oppose کیا ہے۔ محترمہ سیمل کامران صاحبہ!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف کی بات کو ہی آگے بڑھانا چاہتی ہوں۔ انہوں نے فرمایا ہے اور میں بھی ان کی اس بات سے agree کرتی ہوں کہ ہم جب بات کرتے ہیں تو ہمیں logically کرنی چاہئے۔ (قطع کلامیاں)

جناب! جب ڈیڑھ بج جائے گا تو پھر آپ نے کہنا ہے کہ ٹائم ختم ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: جب ڈیڑھ بج جائے گا تو بات کریں گے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب! میں منسٹر صاحب کی بات کو آگے بڑھانا چاہتی ہوں۔ انہوں نے یہ فرمایا اور میں اس سے سو فیصد متفق ہوں کہ جب ہم بات کرتے ہیں تو ہمیں logically بات کرنی چاہئے۔ جب بھی Subsidy کی بات ہوتی ہے، جہاں تک پڑھنے میں آتا ہے اور یہی ہے کہ آٹا، چینی، چاول اور

specially سستی روٹی، subsidy کی بات کی جارہی ہے تو سب سے پہلے میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ subsidy word جو ہے اس میں کوئی طبقاتی چیز نہیں ہوتی کہ یہ طبقہ define کیا گیا ہے کہ فلاں طبقے کے لئے یہ subsidy ہے۔ logic کے تحت جب ہم بات کرتے ہیں تو سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ جتنے دن سے بجٹ آیا ہے میرے خیال میں Treasury Benches کی پوری concentration سستی روٹی بیچنے میں ہی لگی ہوئی ہے جس کے ذریعے فنانس منسٹر صاحب نے یہ فرمایا تھا کہ ہم سستی روٹی اور Food Stamp Scheme کے ذریعے غربت میں کمی کرنا چاہتے ہیں اور یہ عوام کو direct relief ہے۔ اس میں ان کا کوئی قصور نہیں ہے، انہیں Food Department نے جو بھی لکھ کر دے دیا اسے انہوں نے صرف پڑھ دیا ہے تو میں یہ گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ آئندہ جب بھی سستی روٹی کا نام آئے گا تو وہاں عمران خان کا نام ضرور آنا چاہئے کیونکہ اس نے یہ idea float کیا تھا لہذا یہ credit اس کو جانا چاہئے۔ آپ جب یہ بات کرتے ہیں کہ یہ direct relief ہے تو ہمیں یہ پتا تو چلے کہ آپ جو claim کر رہے ہیں وہ عوام کو واقعی relief دے رہے ہیں جبکہ میری نظر میں یہ صرف تندوری سیاست ہے، سستی روٹی کو تندوری سیاست کہا جائے تو وہ زیادہ بہتر ہے۔ آٹا مہنگا اور روٹی سستی، مجھے تو اس کی سمجھ نہیں آتی۔ اگر کسی کو آتی ہے تو وہ مجھے ضرور سمجھادے۔ اس طرح کی خیالی سکیموں سے آپ عوام کا پیسا ضائع تو کر سکتے ہیں لیکن آپ انہیں relief نہیں دے سکتے۔ آپ یہ تھوڑے سے حقائق دیکھ لیں کہ لاہور میں تقریباً 4ہزار تندور رجسٹر کئے گئے ہیں جن کو روزانہ 42لاکھ روپے کی سبسڈی دی جارہی ہے اور وہ تندور ان لوگوں کے ہیں جنہوں نے لاہور میں ان کی election campaign چلائی ہوئی ہے۔ یہ گھوسٹ تندوروں کے ذریعے اپنے ان لوگوں کو oblige کر رہے ہیں اور انہوں نے یہ جو 7.5۔ارب روپے دوبارہ مانگے ہیں اس سے ان لوگوں کو oblige کرنا ہے جو باقی بچ گئے ہیں۔ پورے پنجاب میں واحد لاہور نہیں ہے آپ دیکھیں کہ 34اضلاع کے برابر 30ہزار کا کوٹا صرف لاہور کو دیا جارہا ہے، انہوں نے لاہور کو فتح کرنا ہے، لاہور پر اتنی شفقت کیوں فرمائی جارہی ہے؟

جناب والا! میں آپ کو دوسری بات یہ بتانا چاہتی ہوں کہ انہوں نے جو چیئرمین روٹی مقرر کئے ہوئے ہیں ان کا عالم یہ ہے کہ انہوں نے ایک نجی چینل کے ٹاک شو میں بیٹھ کر روٹی کے figures دیئے ہیں کہ 76گرام کا آٹا ہے، 126گرام کا پیڑا بنتا ہے اور 100گرام کی روٹی معرض وجود میں آتی ہے۔ میں کم از کم پچھلے 10سال سے روٹی پکا رہی ہوں میں نے ایسی روٹی کبھی نہیں پکائی اور اگر کسی نے

پکائی ہے تو مجھے بتائے۔ جس چیئرمین کا یہ حال ہے کہ جس کے پاس اتنی poor information ہے اس روٹی کا خدا ہی حافظ ہے۔ اس بجٹ میں روٹی کو اتنی اہمیت دی گئی ہے کہ مجھے لگتا ہے کہ عنقریب اس کا ایک منسٹر روٹی بھی آ جائے گا اور اس کو ایک انڈسٹری کا درجہ بھی مل جائے گا، ہمیں اس وقت سے ڈرنا چاہئے۔

جناب والا! میں آپ کو یہ گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ کوئی بھی قوم یا کوئی بھی ملک اگر غربت کا خاتمہ چاہتا ہے تو میں آپ کو بتا دوں کہ روٹیاں بیچ کر غربت ختم نہیں ہوتی لہذا اگر آپ واقعی عوام کو relief دینا چاہتے ہیں تو seriously اس کو consider کریں۔

جناب سپیکر: بی بی! بات سنیں۔

محترمہ سیمل کامران: Sir, let me finish. یہ cut motion ہے، آپ مجھے بات کرنے دیں۔ آپ ہاؤس کے custodian ہیں، آپ پلیز غیر جانبدار رہیں۔ آپ بے شک کرسی ادھر موڑیں لیکن آپ حکومت کا دفاع نہ کریں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: بیٹھیں، بیٹھیں۔ آپ تشریف رکھیں Order, order. Order in the House. I say order in the House. آپ تشریف رکھیں، تشریف رکھیں۔ بی بی! آپ تشریف رکھیں۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر ایک وزیر آفیسرز گیلری کے پاس جا کر کچھ information لینے لگے)

جناب سپیکر: گیلری سے افسر کی بات سنی بھی جاتی ہے اور کہی بھی جاتی ہے اس میں ایسی کوئی بات نہیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! Treasury Benches کے ہمارے بھائیوں اور بہنوں کو بتا دیا جائے کہ cut motion پر تقریر کے دوران نہ ہی کوئی point of order ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی بات ہوتی ہے۔ معزز ممبر بات کر رہی ہیں آپ کے پاس تو ہمیشہ floor بھی ہوتا ہے اور سب کچھ ہوتا ہے۔ ہم نے ہاؤس کے ساتھ cooperate کرنے کے لئے جن پر speech کرنے والے تھے ان کو کم کر دیا ہے ہم ایک ایک پر لے کر جا رہے ہیں بلکہ میں نے اس کو wind up کرنا تھا میں اس پر بھی نہیں جا رہا۔ میں آپ سے استدعا کرنے والا ہوں کہ اس کے بعد ایک زراعت پر بھی cut motion ہے آپ مہربانی کر کے interference ختم کیجئے اس طرح دس، پندرہ منٹ ضائع ہو

گئے ہیں۔ آپ ہمیں یہ ٹائم دیجئے گا اور ہمیں agriculture پر بات کرنے کا ضرور موقع دیجئے گا اور interference بند کروائیے گا۔ ابھی ایک منسٹر صاحب بوٹی نوٹ لینے کے لئے گیلری میں گئے تھے یہاں سے ہمیں رانا ثناء اللہ صاحب ٹوکا کرتے تھے اور ہمیں شرمسار کیا کرتے تھے کہ منسٹر اٹھ کر سیکرٹری سے کوئی information لینے نہیں جا سکتا اس لئے آپ روکیں اور اس پر رانا صاحب نے ruling لی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: کون ادھر کھڑے ہیں؟ نہیں، اب کوئی نہیں آئے گا۔ آپ میری ایک بات سن لیں۔ listen carefully پنجابی میں کہتے ہیں کہ "ڈھڈھ نہ پئیاں روٹیاں تے سبھے گلاں کھوٹیاں۔"

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں آپ سے یہی گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ یہ روٹی سب کے پیٹ میں جانی چاہئے، مخصوص لوگوں کے پیٹ میں نہیں جانی چاہئے۔ اگر آپ مجھے بات کرنے کا موقع دیں گے تو میں بڑے اہم issue کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتی ہوں۔ انسان ہمیشہ اپنی غلطیوں سے ہی سیکھتا ہے۔ میں انہیں یہ بتا رہی ہوں کہ انہوں نے جو چیئرمین روٹی بھرتی کئے ہوئے ہیں جن کی باقاعدہ ایک ٹاسک فورس بنائی گئی ہے ان کا عالم یہ ہے کہ آج تقریباً 2 سال گزر رہے ہیں انہیں روٹی کے گراموں اور اس کی figures کا ہی نہیں پتا۔ ان کی ڈیوٹی لگائی گئی تھی کہ وہ coordinator بنائیں گئے اور انہیں on line کریں گے، جس کی ساری لائنیں ہی خراب ہوں جو خود off line ہو وہ coordinator کو کیا on line کرے گا؟ ہم reality کی بات کریں اور figures پر بات کریں۔ آپ پلیز مجھے میری بات کر لینے دیں۔ ان کے چیئرمین روٹی نے یہ فرمایا کہ یہ سکیم صرف urban areas کے لئے ہے، آپ لوگ دیہاتوں کو کیا یہ سزا دے رہے ہیں کہ انہوں نے چونکہ انہیں ووٹ نہیں دیا تو ان کی روٹی بھی بند، یہ کس قسم کا انصاف ہے؟ انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ یہ سکیم specially urban areas کے لئے ہے تو میں آپ کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ روٹی بانٹنے پر مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے، آپ نے عمران خان کا credit لینا ہے ضرور لیں اور روٹی بانٹنی ہے تو سب کو بانٹیں۔ گوالمنڈی میں دو روپے کی روٹی نہیں ملتی۔ این اے۔123 ایک موریہ پل، دو موریہ پل میں دو روپے کی روٹی نہیں ملتی۔ گرین ٹاؤن سکیم، جوہر ٹاؤن، علامہ اقبال ٹاؤن، واپڈا ٹاؤن، میں نے جتنی جگہوں کا نام لیا ہے یہ میرا ذاتی مشاہدہ ہے جو میرا بھائی جو میری بہن ساتھ جانا چاہتا ہے He or she is most welcome. میں انہیں لے کر جاؤں گی۔

جناب والا! آپ دوسری ستم ظریفی یہ دیکھئے کہ ایک طرف اسمبلی کے باہر آپ کے کلرک ہڑتالیں کر رہے ہیں، علامتی نماز جنازہ ادا کی جا رہی ہے، بھوک ہڑتالیں ہو رہی ہیں اور دوسری جانب 7.5۔ارب روپیہ تندوروں میں جھونکا جا رہا ہے۔ یہ کہاں کا انصاف ہے؟ پھر آپ اس کو categorize کر رہے ہیں، یہ کہہ کر طبقاتی جنگ کا آغاز کر دیا ہے آپ کا پورا بجٹ urban budget ہے، آپ کی education urban areas کے لئے ہے، آپ کی health urban areas کے لئے ہے، آپ کی روٹی urban areas کے لئے ہے، ہم دیہاتی لوگ کیا کریں ہمارے لئے تو آپ نے روٹی بھی نہیں چھوڑی۔ (قطع کلامیاں)

مجھے بات کر لینے دیں۔ آپ شور مچا کر حق اور سچ کو دبا نہیں سکتے ہیں۔

جناب والا! میں دوسری ایک بہت اہم بات کرنا چاہتی ہوں کہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ایک عوام دوست project ہے ہم اس کو start کرنے کی بات کرتے ہیں تو ہمیں سب سے پہلے اس کے proms and cons کو دیکھنا چاہئے، ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ یہ idea جس سے ہم لوگوں کو relief دینا چاہتے ہیں یہ کس طرح سے apply کرنا چاہئے۔ سب سے پہلے تو انہوں نے یہ سارا کوٹا TMAs کو دے دیا، اس کے بعد تندور والے، TMAs والے اور فلور ملز والوں کی ایک chain بن گئی۔ تندور والا اپنا کارڈ لے کر جاتا تھا، اپنی حاضری لگاتا تھا اور کوٹا لے کر اللہ حافظ۔ میں آپ کو on record بتانا چاہتی ہوں کہ داتا گنج بخش ٹاؤن کے TMO and TAR اس وقت روٹی کے ضمن میں کرپشن کے الزام میں انکوائریاں بھگت رہے ہیں۔ یہ روٹی دو سال سے پک رہی ہے، دو سال کے بعد بھی یہ عالم ہے کہ اس کی انکوائری منظر عام پر نہیں لانے دی جا رہی کیونکہ وہ ان کا اپنا چہیتا ہے۔ اس کو oblige کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! چیئرمین روٹی صاحب نے ایک نجی چینل پر بیٹھ کر یہ فرمایا ہے کہ subsidize آٹے کی قیمت 250 روپے ہے۔ ہم وہ آٹا تندور والے کو مہیا کرتے ہیں تو دو روپے کی روٹی معرض وجود میں آتی ہے۔ ایک کلو میں 100 گرام کی 10 سے 11 روٹیاں بنتی ہیں۔ اگر تندور والے نے صرف آٹے ہی کی روٹی بنا دینی ہے تو وہ آٹا گوندھنے والے کو پیسا کہاں سے دے گا، وہ روٹی لگانے والے کو پیسا کہاں سے دے گا، وہ بجلی کا بل کہاں سے دے گا اور وہ گیس کا بل کہاں سے دے گا؟ آپ یہ کس طرح کی سبسڈی لا رہے ہیں کہ ایک طبقہ جو آپ کا اپنا ہے اس کو oblige کر رہے ہیں اور تندور والے کا کیا قصور ہے، کیا اس

کا بال بچہ نہیں ہے اور اس کو متبادل کیا ریلیف دیا گیا ہے؟ آپ نے کچھ بھی نہیں دیا۔ یہ کس قسم کا ریلیف ہے، میں صرف یہی پوچھنا چاہتی ہوں اور مجھے میری بات ہی نہیں کرنے دی جا رہی۔

جناب سپیکر: آپ ابھی بھی یہ کہہ رہی ہیں کہ بات نہیں کرنے دی جا رہی۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! یہاں پر interruption ہی اتنی زیادہ ہے۔

جناب سپیکر: ٹائم ختم ہو گیا ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! نہیں، ٹائم ختم نہیں ہوا۔ 2 لاکھ ملازمین روٹی کے پیچھے لگائے ہوئے ہیں، اگر ان کی سروسز ملائیں تو روٹی 18 روپے سے زیادہ کی پڑتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کافی سینئر ممبران جو کہ عرصہ دراز سے یہاں آ رہے ہیں۔ یہ آپ کی discretion ہے کہ جب چاہیں guillotine apply کریں۔ اس guillotine کے لئے ہماری گردنیں حاضر ہیں وہ کٹ ہی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر! میں گزارش کرتا ہوں کہ guillotine سے پہلے جو وقت ضائع ہوتا ہے تو ہمیشہ آپ وزیر قانون صاحب سے مشورہ کر کے مزید تھوڑا سا وقت دیا کرتے ہیں۔ میں نے بات کرنی تھی لیکن میں نہیں کرتا مگر آپ ہمیں زراعت پر بات کرنے کے لئے 15 منٹ دے دیجئے گا۔

جناب سپیکر! آپ نے ابھی ایک شعر پڑھا تھا تو اس طرف سے بہت شور مچا تھا۔ اس میں استاد دامن نے کہا تھا کہ:

رج کھاندے نیں گلاں آندیاں نیں
آٹا لگے تے طبلے پٹاکدے نیں

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ میں زراعت کے لئے 15 منٹ کا وقت بڑھاتا ہوں۔ جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک و صحت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں صرف اتنی بات کہوں گا کہ انہوں نے 90۔ ارب کی بات کی ہے۔ یہاں پر جو آدھ گھنٹے کی تقریر کی گئی اس میں صرف ایک issue کا ذکر کیا گیا ہے اور وہ سستی روٹی ہے، اس کے علاوہ ان کو پتا ہی نہیں ہے کہ 90۔ ارب روپیہ کہاں جانا ہے، کیسے گندم آنی ہے اور کیسے دوسرے معاملات زندگی ہیں۔

جناب سپیکر! میں صرف یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ 2روپے کی روٹی کے سلسلے میں جتنی بھی بات کی جارہی ہے اس کو اس سنجیدگی سے لیا جائے کہ یہ خادم اعلیٰ پنجاب اور اس ہاؤس کا پہلا قدم ہے۔آپ پاکستان کے کسی بھی اور صوبے میں چلے جائیں تو آپ دیکھیں گے کہ سرحد کا بھی یہی مطالبہ ہے، بلوچستان کا بھی یہی مطالبہ ہے اور سندھ کا بھی یہی مطالبہ ہے کہ ہمیں بھی ایسے ہی 2روپے کی روٹی ملنی چاہیئے۔ یہ غریبوں کے لئے بنائی گئی سکیم ہے۔اس کے علاوہ میں سمجھتا ہوں کہ یہاں ہاؤس میں بیٹھا ہوا ایک ایک شخص یہ گواہی دے گا کہ یہاں پر کوئی ایسا شخص نہیں ہو گا جس نے 2روپے کی روٹی نہ لی ہو۔ یہ سب لوگ روٹی کھاتے بھی ہیں اور تنقید بھی کرتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر انہوں نے روٹی نہیں کھائی تو کھا کر دیکھیں کہ وہ 100 گرام کی ملے گی، وہ70 گرام کی نہیں ہے۔ بہر حال میری درخواست ہے کہ آپ مہربانی کر کے اس مطالبہ زر کو منظور فرمائیں۔بہت شکریہ

جناب سپیکر:کیا آپ کٹوتی کی تحریک کی مخالفت کر رہے ہیں؟

وزیر خوراک وصحت (ملک ندیم کامران):جناب سپیکر! میں مخالفت کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"90۔ارب2کروڑ6 لاکھ26ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر PC-13033غلے اور چینی کی سرکاری تجارت کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

(تحریک نامنظور ہوئی)

جناب سپیکر:اور اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 90۔ارب 2کروڑ6 لاکھ26ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ ''غلے اور چینی''کی سرکاری تجارت برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21018

جناب سپیکر: جی، اب وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-21018 پیش کریں گے۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

"ایک رقم جو 5۔ارب 41 کروڑ 54 لاکھ 19 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 5۔ارب 41 کروڑ 54 لاکھ 19 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

مطالبہ زر نمبر PC-21018 میں کٹوتی کی تحریک مندرجہ ذیل اراکین کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ چودھری ظہیر الدین خان، جناب محمد یار ہراج، جناب محمد محسن خان لغاری، چودھری مونس الٰہی، جناب طاہر اقبال چودھری، جناب محمد شفیق خان، جناب شیر علی خان، جناب خرم نواب، جناب خالد جاوید اصغر گھرال، میاں شفیع محمد، ڈاکٹر سامیہ امجد، محترمہ آمنہ الفت، سیدہ ماجدہ زیدی، محترمہ عائشہ جاوید، محترمہ ثمینہ خاور حیات، محترمہ خدیجہ عمر، محترمہ قمر عامر چودھری، محترمہ آمنہ جہانگیر، محترمہ سیمل کامران اور انجینئر شہزاد الٰہی، جناب شیر علی خان صاحب!

جناب شیر علی خان: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"5۔ارب 41 کروڑ 54 لاکھ 19 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر PC-21018 "زراعت" کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"5-ارب 41کروڑ54لاکھ19ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر PC-21018 "زراعت" کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

MINISTER FOR AGRICULTURE:(Malik Ahmad Ali Aulakh): I oppose it Sir.

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! ڈیمانڈ فنانس منسٹر نے کی ہے اور oppose وزیر زراعت کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ ڈیمانڈ زراعت سے متعلق ہے اور آپ کو پتا نہیں کہ وہ زراعت کے منسٹر ہیں۔ اس تحریک کے لئے ٹائم 15 منٹ مزید بڑھایا جاتا ہے۔ جی، شیر علی خان صاحب!

جناب شیر علی خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ نہ صرف پنجاب بلکہ پاکستان کا دارومدار زراعت پر ہے۔ انہوں نے تحریک میں لکھا ہے کہ اس کو ایک روپیہ کر دیا جائے۔ اگر میرے سے پوچھا جائے تو ان کو ایک دھیلا بھی نہیں دینا چاہئے۔ آپ بھی ایک زمیندار گھرانہ سے تعلق رکھتے ہیں اور بہت سارے میرے بھائی بہنیں زمیندار گھرانے سے ہیں۔

جناب سپیکر: شیر علی صاحب! جتنا ہو سکے مختصر کریں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: ان کے علاوہ اور کوئی نہیں بولے گا۔

جناب سپیکر: یہ دیکھیں کہ میں نے ایک منٹ سے 15 منٹ ٹائم بڑھایا تھا۔

جناب شیر علی خان: میں irrelevant بات نہیں کروں گا۔ گزارش یہ ہے کہ زراعت کے لئے جو 5-ارب روپے مختص کئے گئے ہیں اس میں statement یہ کہتی ہے کہ total employees related expenses 2382 million بنتے ہیں، اگر یہ نکال دیئے جائیں تو زراعت کے لئے صرف 3-ارب روپے رہ جاتے ہیں۔ سستی روٹی کے لئے 7.5-ارب، فوڈ سٹیمپ سکیم کے لئے 16.5-ارب اور زراعت کے لئے صرف 3-ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ میں اسی لئے کہتا ہوں کہ ان کو ایک دھیلا بھی نہ دیا جائے کیونکہ یہ کام تو کرتے نہیں ہیں۔ صفحہ نمبر 328 پر جو figures دیئے گئے ہیں اس میں "others" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اور پتا نہیں کہ یہ "others" کون ہیں، اس حوالے سے میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں کیونکہ آپ زمیندار ہیں لہذا آپ خود سوچیں کہ انہوں نے 6 کروڑ 94 لاکھ

روپے"others" کو دے دیئے ہیں جس کا اتا پتا ہی نہیں ہے کہ یہ کون صاحب ہیں؟ اس کے بعد انہوں نے publicity کے لئے تقریباً 85 ملین روپے رکھے ہیں اور پتا نہیں کہ یہ اس سے کس چیز کی تشہیر کریں گے؟ اس کے علاوہ پروفیشنل ٹیکنیکل یونیورسٹیوں/کالجوں کے لئے 82 ملین روپے رکھے ہیں۔ آپ اندازہ لگائیں کہ کتنی زیادتی ہے کہ یونیورسٹیوں اور کالجوں کے لئے 82 ملین روپے اور تشہیر کے لئے 85 ملین روپے رکھے ہیں۔ پتا نہیں کہ انہوں نے کس چیز کی تشہیر کرنی ہے؟ یہ اس 85 ملین سے زمینداروں کے لئے بیج ہی منگوا دیں تو میرا خیال ہے کہ production زیادہ ہو جائے گی لیکن تشہیر سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا۔ ریسرچ کے لئے تقریباً 4۔ ارب روپے کی رقم رکھی گئی ہے تو گزارش یہ ہے کہ یہ جتنی بھی رقمیں رکھی گئی ہیں، میں نے اس دن بھی کہا تھا کہ ہم جتنا بھی ریسرچ پر پیسا خرچ کر رہے ہیں سب ضائع کر رہے ہیں۔ ان کو یہ چاہئے کہ باہر سے اچھی قسم کا بیج منگوائیں، تشہیر پر پیسا نہ لگائیں اور زمینداروں کو نئی ٹیکنالوجی متعارف کروانے کے لئے زیادہ سے زیادہ پیسا یونیورسٹیوں کو دیں۔ میں آپ کو ایسی چیزیں بتاؤں گا کہ آپ بھی حیران ہوں گے۔

جناب سپیکر: میں تو پہلے ہی حیران ہو چکا ہوں۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! میں اب جو بات کرنے لگا ہوں اس کو سن کر سارا ایوان حیران رہ جائے گا اور یہ آپ کی کتاب کہتی ہے میں خود سے کوئی بات نہیں کر رہا۔ ہمارے پاس تو پرانی جیپیں بھی نہیں ہیں اور جہاز اور ہیلی کاپٹرز پر ہمارے کون سے افسر پھرتے ہیں جس کے لئے پچھلے سال 473 ملین روپے خرچ ہوئے اور اس سال 233 ملین روپے کی رقم مختص ہے، یہ ایک جگہ پر نہیں ہے۔ اس کے علاوہ واٹر کورسز والے کہتے ہیں کہ ہمیں جہاز اور ہیلی کاپٹروں کے لئے 3.69 ملین روپے چاہئیں، اب پتا نہیں انہوں نے کہاں ہیلی کاپٹروں پر بنانے ہیں۔ اسی طرح subordinate and expert staff والے کہتے ہیں کہ for POL charges planes, helicopters 4.6 million rupees چاہئیں۔ اس کے بعد صفحہ نمبر 357 میں Extension Service والے POL charges planes, helicopters کے لئے رقم مانگتے ہیں جو ایک دھیلے کا کام نہیں کرتے اور ان کے لئے 19 ملین روپے رکھے گئے ہیں، آپ خود دیکھیں کہ ظلم کی انتہا ہے بہر حال میں اس کی تفصیل میں نہیں جاتا۔ میں صرف دو چیزوں کی نشاندہی کروں گا۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں بعد میں ان سے حساب لیں گے۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! آپ نے ان سے حساب ضرور لینا ہے۔ صفحہ نمبر 405 میں ہے کہ انہوں نے ایک کمپنی پنجاب ایگریکلچر مارکیٹنگ کمپنی (P.A.M.C.O) بنائی تھی اس کے لئے پچھلے سال کے بجٹ میں 539,620,000 روپے کی رقم مختص کی گئی تھی اور صرف 27 ملین روپے خرچ ہوئے which is 5 percent only اس سال اس کے لئے 215 ملین روپے رکھا گیا جو 60 فیصد کم ہے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ بس اب آپ تشریف رکھیں۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! صرف ایک اور بات ہے جو میں کرنا چاہتا ہوں کہ I am pointing out one thing which is very very interesting آپ سنیں کہ زراعت کیا کر رہی ہے۔ میں گورنمنٹ گارڈنز کے حوالے سے بات کروں گا اور اللہ خیر! پتا نہیں یہ کس کے باغیچوں کے لئے ادھر رقم رکھ دی گئی ہے؟ Total employees related expenditures 39 millions and 17 millions اگر زراعت والوں نے اس قسم کے اخراجات کرنے ہیں تو پھر ان گورنمنٹ گارڈنز اور ان باغیچوں کو بند کر دیں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، وزیر صاحب! آپ صرف ایک منٹ میں wind up کریں اس سے زیادہ آپ کو وقت نہیں ملے گا۔ آپ بات کریں کہ جو انہوں نے بات کی ہے۔ آپ اس کو oppose کریں اور بات ختم کریں۔

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! زراعت کی اہمیت کے حوالے سے عرض کروں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: تفصیل کا وقت نہیں ہے۔ آپ ختم کریں۔

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! میرے بھائی نے جو کہا ہے اس حوالے سے عرض کروں گا کہ آج کل چونکہ میڈیا کا دور ہے اور کاشتکاروں کو میڈیا کے ذریعے motivate کیا جاتا ہے اور یہ محکمہ زراعت کی ذمہ داری ہے اور اس سائنسی دور میں میڈیا کا اہم کردار ہے اس لئے تشہیر بہت ضروری ہے اور یہ تشہیر محکمہ اپنی نہیں کر رہا بلکہ کاشتکاروں کو جدید ٹیکنالوجی کے بارے میں میڈیا میں تشہیر کے ذریعے motivate کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔

اب سوال یہ ہے کہ:

"5۔ارب 41 کروڑ 54 لاکھ 19 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر PC-21018 زراعت کو کم کرکے ایک روپیہ کر دیا جائے۔"

(تحریک نامنظور ہوئی)

جناب سپیکر: اور اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 5۔ارب 41 کروڑ 54 لاکھ 19 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسواء دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: جیسا کہ پہلے اعلان کیا گیا تھا کہ سات مطالبات زر پر کٹ موشنز بذریعہ کارروائی آج ڈیڑھ بجے تک کے لئے کی تھی لیکن بعد میں، میں نے پندرہ منٹ بڑھا دیئے تھے اور اس کے بعد باقی ماندہ مطالبات پر کارروائی قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997 کے قاعدہ (4)144 کے تحت گلوٹین کے اطلاق کے ذریعے براہ راست سوال کے ذریعے ہو گی۔ اب ہم قاعدہ (4)144 کے تحت گلوٹین کا اطلاق کرتے ہوئے کارروائی کا آغاز کرتے ہیں۔

مطالبہ نمبر PC-21001

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:۔

"ایک رقم جو 33 لاکھ 51 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسواء دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "افیون" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 33 لاکھ 51ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسواء دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "افیون" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 33 لاکھ 51ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسواء دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "افیون" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21002

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:۔

"ایک رقم جو 2 کروڑ 49 لاکھ 63ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسواء دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 2 کروڑ 49 لاکھ 63ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسواء دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔اب سوال یہ ہے کہ:۔

"ایک رقم جو 2 کروڑ 49 لاکھ 63 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسواء دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21003

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:۔

"ایک رقم جو 14 کروڑ 38 لاکھ 23 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسواء دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صوبائی آبکاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 14 کروڑ 38 لاکھ 23 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسواء دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صوبائی آبکاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 14 کروڑ 38 لاکھ 23 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے

ماسواء دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''صوبائی آبکاری'' برداشت کرنے پڑیں گے۔''

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21004

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

''ایک رقم جو 13 کروڑ 64 لاکھ 47 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسواء دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''اسٹامپ'' برداشت کرنے پڑیں گے۔''

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

''ایک رقم جو 13 کروڑ 64 لاکھ 47 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسواء دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''اسٹامپ'' برداشت کرنے پڑیں گے۔''

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔اب سوال یہ ہے کہ:

''ایک رقم جو 13 کروڑ 64 لاکھ 47 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسواء دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''اسٹامپ'' برداشت کرنے پڑیں گے۔''

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21005

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:۔

"ایک رقم جو ایک ارب 5 کروڑ 97 لاکھ 12 ہزار روپے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسواء دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک ارب 5 کروڑ 97 لاکھ 12 ہزار روپے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسواء دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔اب سوال یہ ہے کہ:۔

"ایک رقم جو ایک ارب 5 کروڑ 97 لاکھ 12 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسواء دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21006

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:۔

"ایک رقم جو 27 لاکھ 21 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسواء دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "رجسٹریشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:-

"ایک رقم جو 27 لاکھ 21 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسواء دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "رجسٹریشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔اب سوال یہ ہے کہ:-

"ایک رقم جو 27 لاکھ 21 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسواء دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "رجسٹریشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21007

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:-

"ایک رقم جو 3 کروڑ 14 لاکھ 62 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسواء دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اخراجات برائے قوانین موٹر گاڑیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:-

"ایک رقم جو 3 کروڑ 14 لاکھ 62 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے

ماسواء دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اخراجات برائے قوانین موٹر گاڑیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔اب سوال یہ ہے کہ:۔

"ایک رقم جو 3 کروڑ 14 لاکھ 62 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسواء دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اخراجات برائے قوانین موٹر گاڑیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-21008 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر PC-21008

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 7 کروڑ 45 لاکھ 42 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسواء، دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد دیگر "ٹیکس و محصولات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 7 کروڑ 45 لاکھ 42 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسواء دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد دیگر" ٹیکس و محصولات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو7کروڑ45لاکھ42ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال2009-10 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسواء دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد دیگر" ٹیکس و محصولات"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبرPC-21009 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبرPC-21009

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو8۔ارب59کروڑ68لاکھ66ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2010 کو ختم ہونے والے مالی سال2009-10 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسواء دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"آبپاشی و بحالی اراضی"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو8۔ارب59کروڑ68لاکھ66ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2010 کو ختم ہونے والے مالی سال2009-10 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"آبپاشی و بحالی اراضی"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو8۔ارب59کروڑ68لاکھ66ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2010کو ختم ہونے والے مالی سال2009-10کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"آبپاشی و بحالی اراضی"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر:وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبرPC-21010پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبرPC-21010

وزیر خزانہ (جناب تنویراشرف کائرہ):میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو9۔ارب16کروڑ93لاکھ55ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2010کو ختم ہونے والے مالی سال2009-10کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسواء دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"انتظام عمومی"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر:یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو9۔ارب16کروڑ93لاکھ55ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2010کو ختم ہونے والے مالی سال2009-10کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسواء دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"انتظام عمومی"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 9۔ارب 16 کروڑ 93 لاکھ 55 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسواء دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "انتظام عمومی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-21011 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر PC-21011

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 4۔ارب 30 کروڑ 46 لاکھ 81 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "نظام عدل" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 4۔ارب 30 کروڑ 46 لاکھ 81 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "نظام عدل" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 4-ارب 30 کروڑ 46 لاکھ 81 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "نظام عدل" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-21012 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر PC-21012

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 3-ارب 34 کروڑ 23 لاکھ 36 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جیل خانہ جات و سزا یافتگان کی بستیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 3-ارب 34 کروڑ 23 لاکھ 36 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جیل خانہ جات و سزا یافتگان کی بستیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 3۔ارب 34 کروڑ 23 لاکھ 36 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جیل خانہ جات و سزا یافتگان کی بستیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-21014 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر PC-21014

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 3 کروڑ 41 لاکھ 46 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "عجائب خانہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 3 کروڑ 41 لاکھ 46 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "عجائب خانہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 3 کروڑ 41 لاکھ 46 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "عجائب خانہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-21017 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر PC-21017

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 81 کروڑ 20 لاکھ 25 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صحت عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 81 کروڑ 20 لاکھ 25 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صحت عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 81 کروڑ 20 لاکھ 25 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صحت عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-21019 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر PC-21019

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 23 کروڑ 85 لاکھ 74 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ماہی پروری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 23 کروڑ 85 لاکھ 74 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ماہی پروری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 23 کروڑ 85 لاکھ 74 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ماہی پروری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-21020 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر PC-21020

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو ایک ارب 77 کروڑ 61 لاکھ 82 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ویٹرنری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ

"ایک رقم جو ایک ارب 77 کروڑ 61 لاکھ 82 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ویٹرنری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک ارب 77 کروڑ 61 لاکھ 82 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ویٹرنری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر PC-21021 جناب وزیر خزانہ!

مطالبہ زر نمبر PC-21021

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 8 کروڑ 87 لاکھ 35 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "امداد باہمی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 8 کروڑ 87 لاکھ 35 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "امداد باہمی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 8 کروڑ 87 لاکھ 35 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "امداد باہمی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر PC-21022 جناب وزیر خزانہ!

مطالبہ زر نمبر PC-21022

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 3۔ارب 40 کروڑ 64 لاکھ 26 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صنعتیں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 3۔ارب 40 کروڑ 64 لاکھ 26 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صنعتیں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 3۔ارب 40 کروڑ 64 لاکھ 26 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صنعتیں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر PC-21023 جناب وزیر خزانہ!

مطالبہ زر نمبر PC-21023

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 83 کروڑ 27 لاکھ 19 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرق محکمہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 83 کروڑ 27 لاکھ 19 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرق محکمہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 83 کروڑ 27 لاکھ 19 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرق محکمہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبرPC-21024جناب وزیر خزانہ!

مطالبہ زر نمبرPC-21024

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو2۔ارب34کروڑ64لاکھ99ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال10-2009کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد''سول ورکس'' برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو2۔ارب34کروڑ64لاکھ99ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال10-2009کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد''سول ورکس'' برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو2۔ارب34کروڑ64لاکھ99ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال10-2009کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد''سول ورکس'' برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبرPC-21025جناب وزیر خزانہ!

مطالبہ زر نمبرPC-21025

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو2-ارب59 کروڑ70لاکھ24ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2010 کو ختم ہونے والے مالی سال2009-10 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"مواصلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو2-ارب59 کروڑ70لاکھ24ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2010 کو ختم ہونے والے مالی سال2009-10 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"مواصلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو2-ارب59 کروڑ70لاکھ24ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2010 کو ختم ہونے والے مالی سال2009-10 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"مواصلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر PC-21026 جناب وزیر خزانہ!

مطالبہ زر نمبر PC-21026

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو ایک ارب 16 کروڑ 11 لاکھ 59 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک ارب 16 کروڑ 11 لاکھ 59 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک ارب 16 کروڑ 11 لاکھ 59 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر PC-21027 جناب وزیر خزانہ!

مطالبہ زر نمبر PC-21027

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 2 کروڑ 22 لاکھ 68 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ریلیف" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 2 کروڑ 22 لاکھ 68 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ریلیف" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 2 کروڑ 22 لاکھ 68 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ریلیف" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر PC-21028 جناب وزیر خزانہ!

مطالبہ زر نمبر PC-21028

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو19۔ارب روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پنشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو19۔ارب روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پنشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو19۔ارب روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پنشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبرPC-21029جناب وزیر خزانہ!

مطالبہ زر نمبرPC-21029

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو9کروڑ77لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 9 کروڑ 77 لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 9 کروڑ 77 لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر PC-21030 جناب وزیر خزانہ!

مطالبہ زر نمبر PC-21030

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 26۔ارب 70 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سبسڈیز" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 26۔ارب 70 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی

سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ”سبسڈیز“ برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 26۔ارب 70 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ”سبسڈیز“ برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر PC-21031 جناب وزیر خزانہ!

مطالبہ زر نمبر PC-21031

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو ایک کھرب 21۔ارب 10 کروڑ 91 لاکھ 95 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ”متفرقات“ برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک کھرب 21۔ارب 10 کروڑ 91 لاکھ 95 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ”متفرقات“ برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جوایک کھرب 21۔ارب 10 کروڑ 91 لاکھ 95 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرقات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر PC-21032 جناب وزیر خزانہ!

مطالبہ زر نمبر PC-21032

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 4 کروڑ 15 لاکھ 58 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شہری دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 4 کروڑ 15 لاکھ 58 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شہری دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 4 کروڑ 15 لاکھ 58 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شہری دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: مطالبہ زر نمبر PC-13034 جناب وزیر خزانہ!

مطالبہ زر نمبر PC-13034

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو ایک کروڑ 68 لاکھ 93 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "میڈیکل سٹور اور کوئلے کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک کروڑ 68 لاکھ 93 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "میڈیکل سٹور اور کوئلے کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک کروڑ 68 لاکھ 93 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "میڈیکل سٹور اور کوئلے کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-13035

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-13035 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 10 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے سرکاری ملازمین" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے:

"ایک رقم جو 10 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے سرکاری ملازمین" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 10 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے سرکاری ملازمین" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبرPC-22036 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبرPC-22036

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو86۔ارب22کروڑ5لاکھ 5ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''ترقیات'' برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے:

"ایک رقم جو86۔ارب22کروڑ5لاکھ 5ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''ترقیات'' برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو86۔ارب22کروڑ5لاکھ 5ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''ترقیات'' برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: جناب وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبرPC-12037 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبرPC-12037

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 9۔ارب 57کروڑ65لاکھ 24ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعمیرات آبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے:

"ایک رقم جو 9۔ارب 57کروڑ65لاکھ 24ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعمیرات آبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 9۔ارب 57کروڑ65لاکھ 24ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعمیرات آبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: جناب وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-12038 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر PC-12038

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 31کروڑ44لاکھ 59ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے

ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد'' زرعی ترقی و تحقیق'' برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 31 کروڑ 44 لاکھ 59 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد'' زرعی ترقی و تحقیق'' برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 31 کروڑ 44 لاکھ 59 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد'' زرعی ترقی و تحقیق'' برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-12040 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر PC-12040

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 2۔ارب 50 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد'' ٹاؤن ڈویلپمنٹ'' برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 2۔ارب 50 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ٹاؤن ڈویلپمنٹ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 2۔ارب 50 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ٹاؤن ڈویلپمنٹ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-12041 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر PC-12041

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 52۔ارب 4 کروڑ 83 لاکھ 5 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شاہرات و پل" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 52۔ارب 4کروڑ83لاکھ 5ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"شاہرات وپل" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 52۔ارب 4کروڑ83لاکھ 5ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"شاہرات وپل" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبرPC-12042پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبرPC-12042

وزیر خزانہ (جناب تنویراشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 27۔ارب 97کروڑ44لاکھ 8ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2010کو ختم ہونے والے مالی سال10-2009کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداا خراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"سرکاری عمارات"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 27۔ارب 97کروڑ44لاکھ 8ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2010کو ختم ہونے

والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرکاری عمارات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 27۔ارب 97 کروڑ 44 لاکھ 8 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرکاری عمارات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-12043 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر PC-12043

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 9۔ارب 61 کروڑ 39 لاکھ 85 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے میونسپلٹیز/خود مختار ادارہ جات وغیرہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 9۔ارب 61 کروڑ 39 لاکھ 85 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات

کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے میونسپلٹیز/ خود مختار ادارہ جات وغیرہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 9۔ ارب 61 کروڑ 39 لاکھ 85 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال 10-2009 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے میونسپلٹیز/ خود مختار ادارہ جات وغیرہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: میں تمام ہاؤس اور فنانس منسٹر صاحب کو یہ بجٹ اور اس کی cut motions جو پیش کی گئیں، ان کے جوابات دیئے گئے اور جس انداز سے آپ نے اس کو پیش کیا میں آپ تمام کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور خصوصی طور پر میں اپوزیشن کو بھی شاباش دیتا ہوں اور ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے جس طرح سے تعاون کیا۔ اب میں پنجاب کے صوبائی وزیر فنانس کو floor دینے لگا ہوں اگر وہ اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔ جی، وزیر خزانہ! (نعرہ ہائے تحسین)

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ جبکہ باعزت بجٹ پاس ہو گیا ہے اس سارے سلسلے میں محکمہ خزانہ پنجاب نے، میں نے ان کے ارشاد فرمانے سے پہلے جسارت کی ہے کیونکہ یہ اسی وقت relevant بنتا تھا ورنہ relevancy نہیں رہ جانی تھی۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: یہ معصوم وزیر خزانہ ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ اچھے ماحول کو خراب کرنے کی کوشش نہ کریں۔ پلیز! آپ کی بڑی مہربانی۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! محکمہ خزانہ کے عملہ اور پنجاب اسمبلی کے ملازمین نے چونکہ بہت محنت اور کاوش سے کام کیا ہے تو میں آپ کی وساطت سے گزارش کروں گا کہ ان کو traditionally ایک، ایک ماہ کی تنخواہ دی جائے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ بہت بہتر بات ہے۔ ہاؤس کی کیا رائے ہے؟

معزز ممبران: تنخواہ دے دی جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ایک ماہ کی تنخواہ منظور کر لی جائے۔ جی، وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): جناب سپیکر! میں تمام ہاؤس کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں اور سب کو مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ٹریژری بنچز کے ممبران نے ووٹنگ کا حق ادا کر کے اس بجٹ کو پاس کیا ہے۔ میں خصوصی طور پر اپوزیشن کا بھی مشکور ہوں اور لیڈر آف دی اپوزیشن کا بھی مشکور ہوں جس طرح انہوں نے اپوزیشن کو بڑے احسن طریقے سے lead کیا ہے اور یہاں سب موجود رہے ہیں۔ کورم کے حوالے سے بھی نشاندہی نہ کی اور ان کی طرف سے ہمیں پوری co-operation رہی ہے۔ اس موقع پر فنانس ڈیپارٹمنٹ اور اسمبلی سٹاف نے بھی بہت محنت اور جانفشانی کے ساتھ کام کیا ان کا پورا process رہا ہے، انہوں نے چھٹیاں بھی نہیں کیں، اتوار کو بھی کام کیا، انہوں نے لیٹ بیٹھ کر بھی کام کیا۔ اسمبلی کے تمام افسران اور ان کا سٹاف اور ہمارے سکیورٹی کے سٹاف نے بھی اس دفعہ بہت محنت کی۔ انہوں نے ensure کیا اور اس دفعہ تمام ممبران کی جان کے تحفظ کے لئے سپیشل انتظامات کئے۔ ان سب کو، تینوں محکموں کو میں اعلان کرتا ہوں کہ ایک، ایک ماہ کی اضافی تنخواہ دی جائے۔

جناب سپیکر! آپ کا اور ڈپٹی سپیکر صاحب کا بھی مشکور ہوں۔

جناب سپیکر: میں بھی آپ سب کا شکر گزار ہوں۔

معزز ممبران: جناب سپیکر صاحب کو بھی اضافی تنخواہ دی جائے کیونکہ انہوں نے بھی بڑی محنت کی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، میرا کوئی ایسا مطالبہ نہیں ہے۔ بہت مہربانی، سپیکر کا کوئی ایسا مطالبہ نہیں ہے۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): جناب سپیکر! میں آپ کا اور ڈپٹی سپیکر صاحب کا مشکور ہوں کہ جنہوں نے نہایت دانشمندی اور صبر و تحمل کے ساتھ اجلاس کو چلایا اور میں تمام ہاؤس کا دوبارہ بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں اور اس کے ساتھ ہی ایک اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ اور پریس والوں کا بے حد مشکور ہوں کہ انہوں نے بھی ہمارا ساتھ دیا اور جب بہت دیر تک بھی کام کرنا پڑا تو وہ

ہمارے ساتھ رہے۔ وہ پریس کے ہمارے دوست جو ہاؤس میں بھی موجود ہیں اور ہاؤس کے باہر گرمی میں بھی ہمارا ساتھ دیا اور ساتھ ہی میں اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ یہ روایت ہے کہ ہر سال فنانس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کھانے کا اہتمام کیا جاتا ہے اور خصوصی طور پر اپنے اپوزیشن ممبران کو بھی invite کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ضرور تشریف لائیں۔

جناب سپیکر: بہت اچھی بات ہے۔ میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے بڑی فراخ دلی کا ثبوت دیا ہے۔

سید ناظم حسین شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ سخاوت وہ ہوتی ہے جو بن مانگے دی جائے۔ اس ہاؤس کی یہ روایت رہی ہے کہ جب کوئی بھی اجلاس اختتام پر پہنچتا تو سپیکر صاحب بھی کھانا دیا کرتے تھے۔ اس لئے ماشاءاللہ ویسے بھی آپ راجپوت ہیں۔ میرے بھائی رانا پھول خان صاحب کے فرزند ارجمند ہیں۔ دیکھیں! رانا صاحب! راجپوت کی صفات میں بھی یہی ہے کہ ان کو سخی ہونا چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، جی۔

سید ناظم حسین شاہ: اس لئے جتنے بھی باقی اجلاس ہوئے ہیں تو آپ نے کھانا نہیں کھلایا۔ اس دفعہ آپ ہمیں اپنی محبت سے محروم نہ رکھیں۔ یہی میری گزارش تھی۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں، آپ کو اپنی محبت سے کیوں محروم رکھیں گے، کس نے کہا کہ آپ کو محروم رکھیں گے؟ ہم آپ سب کو کھانا ضرور دیں گے (نعرہ ہائے تحسین)

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! بڑی مہربانی، بہت شکریہ

جناب سپیکر: پہلے منسٹر صاحب کا کھانا ہے اس میں بھی یہ سب آئیں گے اور جو ہماری طرف سے ہوگا یعنی سپیکر اور ڈپٹی سپیکر صاحب کی طرف سے ہوگا۔

آوازیں: آپ بھی صاحب ہیں۔

جناب سپیکر: وہ صاحب ہیں میں اپنے آپ کو صاحب نہیں کہہ رہا۔ڈپٹی سپیکر صاحب ہیں۔اس میں بھی میں ان سب کو میں مدعو کروں گا اور ان سب کو آنا چاہئے۔۔۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! روایت بھی یہی رہی ہے کہ سپیکر صاحب کھانا دیتے ہیں کیونکہ سپیکر پورے ہاؤس کا سپیکر ہے تو اس لئے جب ان کی طرف سے کھانا ہوتا ہے۔آپ کے والد مرحوم کو خدا غریق رحمت کرے جب وہ 1973 میں موجود تھے تو اس وقت وہ بھی موجود ہوتے تھے اور علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب اپوزیشن لیڈر بھی ہوتے تھے۔

جناب سپیکر: جی، اب اجلاس بروز جمعتہ المبارک مورخہ 26۔جون کو صبح 9 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔